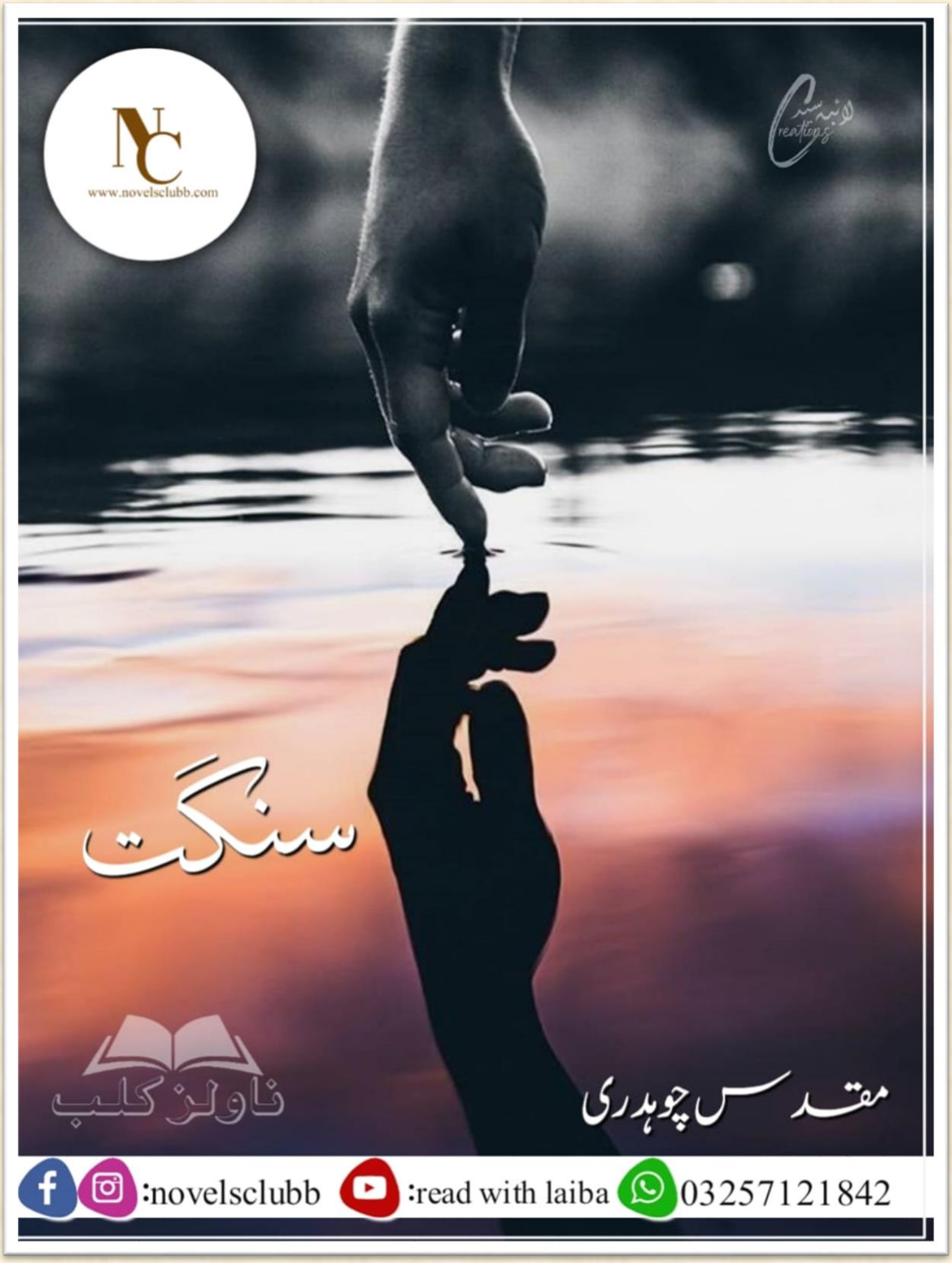
www.novelsclubb.com
سنگت
ناولز کلب
مقدس چوہدری
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

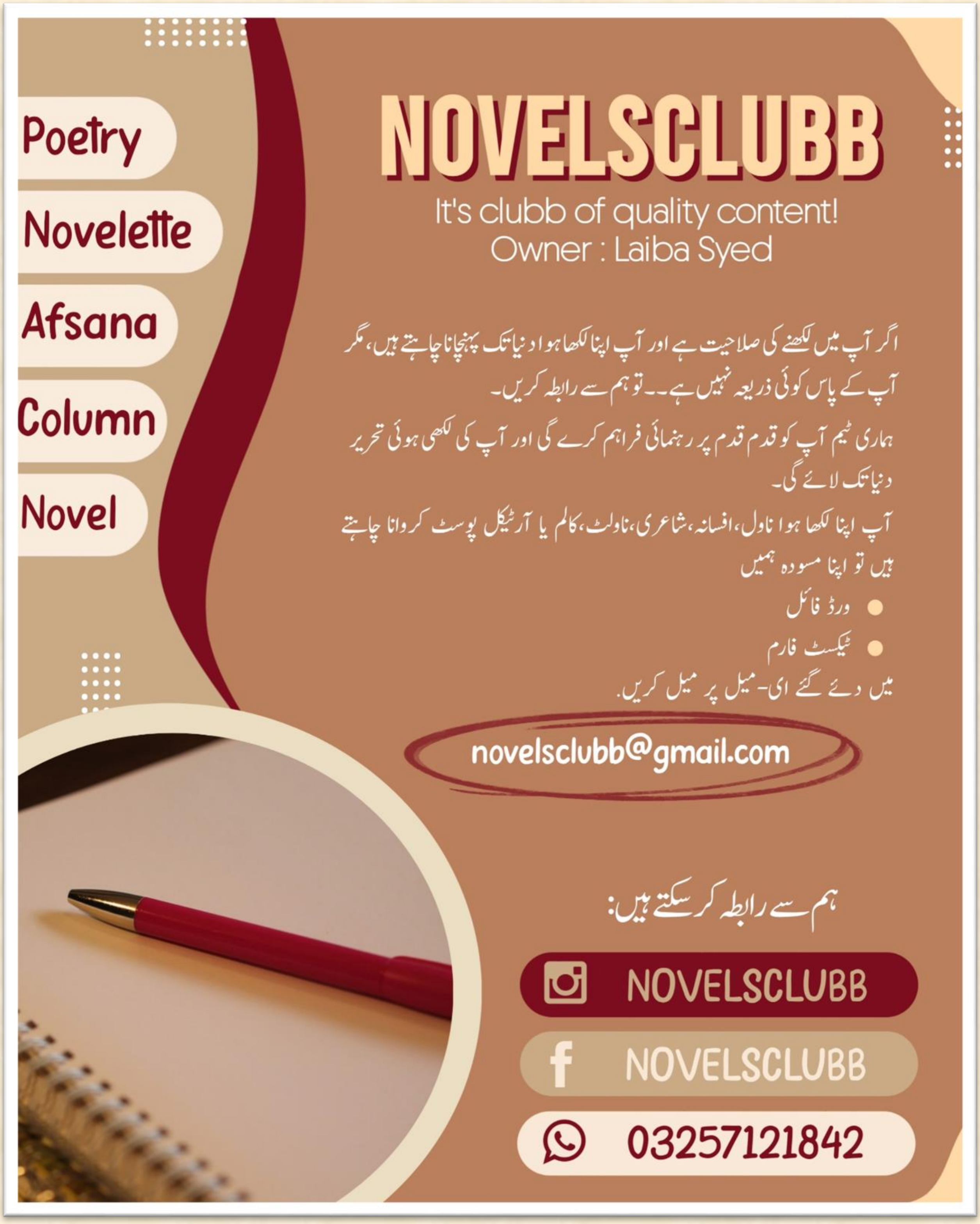

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سنگت

از قلم

مقدس چوہدری

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ دوستی کے نام..........

ہارون کبیر،زارون کبیر

"سنگت"

بارش کے نرم قطرے درختوں کی شاخوں پر ٹکرانے لگے۔ ہر پتی، ہر پتہ، گلاب کی طرح بھیگ کر روشنی کے قطرے جھیل رہا تھا۔ ہوا کے ہلکے جھونکے شاخوں کو جھنجھوڑ رہے تھے، اور پتوں کی سرسراہٹ ایک خاموش موسیقی کی مانند گونج رہی تھی۔

وہی ایک سیاہ گاڑی تیز رفتار کے ساتھ ہر شے کو چیرتی ہوئی گزر رہی تھی

ناول کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی میں بلکل سناٹا تھا

وہ چار فٹ کی لڑکی میرا یعنی "زارون کبیر "کا مقابلہ کریں گئ

ہاہاہا..........

ایک طنز بھرا قہقہ گاڑی کے اندر گونجا۔انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ ہلکے نشے میں ہے

کچھ زیادہ ہی فنی ہے!!!!اس نے آپنا ادھورہ جملہ پورا کیا

زارون سامنے دیکھ کر گاڑی چلاؤ!!!!!!ولی کی آواز سنجیدہ تھی

زارون نے سر ہلاتے ہوئے "ولی کی طرف ایک نظر ڈالی، جو خاموشی سے سڑک پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

جو بھی ہے ویسے ماننا پڑے گا دم ہے اس میں!!!!!کچھ دیر کی خاموشی کو پھر زارون کی آواز نے توڑا

مجھے لگتا ہے تمھیں اسکے بارے بات کرنے میں مزہ آرہا ہے!!!!ولی نے مدھم لہجے میں کہا

ہاں!!!مجھے ہمشہ آپنے دوشمنوں کے بارے میں بات کرنے میں مزہ آتا ہے اورا گر دوشمن "سماہا حبور" جیسا ہو تو بات ہی کچھ اور ہے!!!!!!!

زارون کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی

بارش بدستور شیشوں پر برس رہی تھی

ولی دوبارہ کچھ نہیں بولا

تھوڑی دیر بعد گاڑی سفید ولا کے باہر آکر رکی

سامنے پھیلا ہوا "کبیر ولا" اپنی پوری شان کے ساتھ کھڑا تھا—سفید سنگِ مرمر کی دیواریں، شیشے کے وسیع دروازے اور بالکونیاں جن سے روشنی ایسے پھسل رہی تھی جیسے پانی پر چاندنی۔ ولا کے بیچوں بیچ ستونوں پر قائم داخلی راستہ کسی شاہی محل کا گمان دلاتا تھا۔

سامنے بنے پانی کے حوض میں ہلکی سی جنبش تھی، پانی کی سطح پر ولا کی عکس بندی اسے اور بھی پر شکوہ بنا رہی تھی۔ سیڑھیاں نپی تلی ترتیب سے لان کی طرف اترتی تھیں، اور تراشے ہوئے پودے اس شان و شوکت کے خاموش محافظ لگ رہے تھے۔

اوپر شیشے کی بالکونیوں کے پیچھے روشن کمروں کی جھلک نظر آ رہی تھی—آرام، دولت اور طاقت کا اعلان۔ یہ کوئی عام گھر نہیں تھا، یہ وہ جگہ تھی جہاں فیصلے ہوتے تھے، اور جہاں داخل ہونا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

گاڑی کے اندر بیٹھے زارون کبیر نے ایک لمحے کے لیے ولا کو دیکھا، ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

چل۔۔۔!!!! گاڑی کا دارواز کھلا تو زارون گاڑی سے اترا

اس نے سفید شرٹ پہن رکھی تھی جس کی آستینیں کہنیوں تک موڑی ہوئی تھیں،——

کوئی غیر ضروری بناوٹ نہیں۔

سیاہ پینٹ، چمکتے ہوئے پالش شدہ جوتے،

اس کے بال ہلکے سے پیچھے کی طرف سیٹ تھے، نہ زیادہ سنورے ہوئے نہ بکھرے——

بالکل اس کی شخصیت کی طرح متوازن۔

چہرے پر وہی سنجیدگی، سیاہ آنکھیں چشمے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی زارون نے گاڑی کا دروازہ

بند کیا، اور پھر چل پڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا چلنے کا انداز تیز نہیں تھا، مگر ہر قدم مضبوط اور ناپا تلا ہوا——

کندھے سیدھے، گردن ہلکی سی اونچی، نظریں سامنے——

وہ ایک دم لڑ کھڑایا جس حالت میں تھا زمین بوس ہو جاتا لیکن دو مظبوط ہاتھوں نے اسے

گرنے نہیں دیا ہمشہ کی طرح

چھوڑو مجھے ہاتھ مت لگاؤ تم مجھے نفرت ہے مجھے تمہارے لمس سے !!!!!زارون سیدھا کھڑا ہوا اور سامنے موجود "ہارون کبیر" کی طرف دیکھا

زارون پھر پی کر آئے ہو تم۔۔!!!!ہارون نے اس کے زہریلے جملوں کو نظرانداز کر دیا، مگر الفاظ کا اثر کہیں زیادہ گہرا تھا جتنا وہ ظاہر کر رہا تھا۔

تووو۔۔!!!"توو...؟!"

زارون نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا

تمھیں کیا ہے اس سے میں پیو یا نہ پیو تم آپنے کام سے کام رکھا کرو!!!!!

کچھ لمحوں کے لیے دونوں کے درمیان خاموشی تن گئی۔ہارون کی آنکھوں میں غصہ نہیں تھا، بس ایک تھکن...اور ایسی فکر جو زارون کو سب سے زیادہ ناگوار گزرتی تھی۔

تمھیں اس وقت آرام کی ضرورت ہے زارون!!!!ہارون نے اسکا بازو آپنے کندھے پر رکھا

زارون نے تلخی سے ہنسی اڑادی۔

کتنے ڈھیٹ ہو تم یار نئی جانا مجھے تمہارے ساتھ سمجھی نہیں آرہی تمھیں!!!!!!

اگلے ہی لمحے زارون کا ضبط ٹوٹ گیا۔اس نے ہارون کو زور سے دھکا دیا۔

ہارون ایک قدم پیچھے لڑکھڑایا، پھر سنبھل گیا

"مجھے کسی کی ہمدردی نہیں چاہیے، ہارون۔ خاص طور پر تمہاری نہیں۔"!!!۔آنکھوں میں وہی ضد، وہی انکار۔

وہ چند قدم چلا اور قدم ڈگمگا گئے لیکن ہارون کے ہوتے ہوئے وہ گر نہیں سکتا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا

واقع بہت ڈھیٹ ہو۔۔!!!!زارون کی آواز مدھم ہوتی گئی اور آرام سے وہ ہارون کے کندھے پر سر رکھ گیا

ہارون کمرے کا دارواز ہ کھول کر اندر داخل ہوا زارون کو بیڈ پر لیٹا یا اسکے جوتے اتارے چہرے پر سنجیدگی تھی

کمبل اس کے اوپر اچھے سے دیا اور وہاں سے پلٹ گیا

مجھے.... تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے۔۔!!!! زارون کی نیند میں ڈوبی آواز ہارون کے کانوں میں پڑی آواز بہت آہستہ اور مدھم تھی اتنی کے ہارون کو بہت مشکل سے سنائی دی

ہارون نے گردن گھوما کر اسکی طرف دیکھا چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ آئی اور بڑے بڑے قدم لیتا وہ کمرے سے نکل گیا

****

صبح کی روشنی چار سو پھیل چکی تھی ہر چیز سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی اور ایسا ہی کچھ منظر کبیر ولا میں تھا

ہر چیز آب وتاب کے ساتھ چمک رہی تھی

اونچی چھت سے لٹکتے شفاف فانوس جھومر پورے طرح روشن تھے

یوں لگتا تھا جیسے رات کی خاموشی ابھی تک فانوس کے جھومتے عکس میں قید ہو۔سنگِ مرمر کی ٹھنڈی فرش صبح کی تازگی اپنے اندر جذب کیے ہوئے تھی،اور ہر قدم کے ساتھ ہلکی سی بازگشت پیدا ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی گول میز پوری ترتیب اور وقار کے ساتھ سجی ہوئی تھی۔

اس میز کے ارد گرد دس کرسیاں سجی ہوئی تھی دو کرسیاں آمنے سامنے موجود تھی

درمیان میں رکھے گئے نفیس برتنوں میں تازہ پھلوں کی پلیٹر تھی——سیب، انگور، اسٹرابیری جن پر ہلکی سی نمی صبح کی تازگی کا پتہ دے رہی تھی۔ایک طرف مکھن لگی ٹوسٹ بریڈ، کراسان اور نرم پین کیکس ترتیب سے رکھے تھے، ساتھ شہد، جام اور چاکلیٹ اسپریڈ کے چھوٹے پیالے۔

چاندی کے ڈش کورز کے نیچے آملیٹ، اسکرambledایگز اور ہلکی مسالے دار فرائیڈ ایگز تھے، جبکہ ایک علیحدہ پلیٹر میں ساسیجز اور گرِل کی ہوئی سبزیاں رکھی تھیں۔

گرم گرم چائے اور کافی کے جگ میز کی زینت بنے تھے، ساتھ تازہ نچوڑا ہوا اورنج جوس اور ایپل جوس شفاف گلاسوں میں رکھا تھا۔

سامنے والی کرسی پر "سلطان کبیر" اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے

انکے ساتھ خانم کبیر (سلطان کبیر کی بیوی) موجود تھی——اپنے مخصوص وقار کے ساتھ بیٹھی تھیں۔خانم کبیر کے ساتھ والی کرسی پر ایک آٹھ سال کی مہا کبیر موجود تھی چھوٹی

چھوٹی انگلیاں میز کے کنارے سے کھیل رہی تھیں۔مہا کبیر کے بلکل سامنے زارون کبیر بیٹھا ہوا تھا چہرے پر سنجید گی میں طنز اور غرور فطری طور پر شامل تھا اس کی نگاہیں سامنے تو تھیں، مگر توجہ کہیں اور الجھی ہوئی لگ رہی تھی

زارون کے ساتھ والی کرسی خالی تھی اسکے ساتھ ریفاہ کبیر موجود تھی

وہاں پر ایک خاموشی پھیلی ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی کا انتظار کیا جا رہا ہو

Ded !!!

اچانک مہا کبیر اپنی کرسی سے پھسلتی ہوئی اٹھی اور بھاگتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف لپکی۔

سب کی نظریں بیک وقت اسی سمت اٹھ گئیں۔

میرا بچہ !!!!ہارون کی آواز خوشی سے بھر گئی۔وہ اسے آتا دیکھ کر فوراً جھک گیا اور اپنے بازو ہوا میں پھیلا دیے۔

مہا دوڑتی ہوئی ان بازوؤں میں سما گئی۔

ہارون نے اسے زور سے اپنے سینے سے لگالیا، جیسے دنیا کی ساری تھکن اسی ایک لمحے میں اتر گئی ہو

Good morning Ded !!

مہا کی آواز میں خوشی تھی...

اور میز پر بیٹھے باقی سب کے لیے یہ لمحہ خاموشی سے بہت کچھ کہہ گیا۔

زارون کبیر کی نظریں ایک لمحے کے لیے اس منظر پر ٹھہر گئیں——منظر نئ نئ اسکی نظریں ہارون پر تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Dad, you're late today. I got to the table before you."

(ڈیڈ آج آپ لیٹ ہے میں آپ سے پہلے ٹیبل پر آگئ !!!!!)

مہا دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر معصوم سی سنجیدگی کے ساتھ کھڑی تھی۔

“Sorry, Dad had a lot of work last night,

sweetheart—that’s why.”

(سوری ڈیڈ کو رات میں بہت سارا کام تھا بچے اس لیے)

ہارون نے ایک لمحہ اسے غور سے دیکھا، پھر ہنستے ہوئے سر ہلا دیا——

جیسے جواب قبول کر لیا ہو۔

میز پر خاموشی بدستور قائم تھی،

مگر اب اس خاموشی میں ایک احساس شامل ہو چکا تھا...

ایسا احساس جو زارون کبیر کو ناگوار بھی لگ رہا تھا

اور کسی حد تک بے چین بھی کر رہا تھا۔

ہارون مہا کو آپنی گود میں اٹھاتا ٹیبل کی طرف بڑھا پہلی نظر ہی زارون پر پڑی جو ناگواریت

کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

البتہ ہارون کی آنکھوں میں کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا نہ پیار کا نہ سنجیدگی کا نہ غصے کا اور نہ نرمی کا اور یہ چیز زارون کو اور بھی زہر لگتی تھی

ہارون مہا کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا

کچھ سیکنڈ

تم سماہا کو تلاق کب دے رہے ہو؟؟

زارون کے ناشتہ کرتے ہوئے ہاتھ روکے اور آپنی ماں کی طرف دیکھا جو سنجیگی کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہی تھی

پھر اس کی نگاہ ہارون پر جا ٹھہری، جو خاموشی کے ساتھ مہا کو ناشتہ کروا رہا تھا، جیسے اس سوال کا اس سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

کبھی نہیں!!!!

جواب تو خانم کبیر کو دیا گیا تھا لیکن نظریں ہارون پر تھی جیسے یہ جواب اسے دیا گیا ہو

زارون!!!

سلطان کبیر کو ہمشہ دیے جانے والے جواب پر غصہ آیا تھا

ناشتہ تو خاموشی سے کر لیں سب بعد میں چاہے تو تلواریں پکڑ لئیجے گا!!!!

ہارون نے باری باری سب کی طرف دیکھا لیکن زارون کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کیا اور

زارون کا دل کیا سامنے پڑے چاقو سے اسکی گردن اڑا دیں

نہیں ہارون کب تک آخر کب تک یہ سب چلتا رہے گا رکھنا یہ اسے نہیں چاہتا چھوڑنا یہ نہیں

چاہتا کرنا کیا چاہتا ہے یہ؟؟

خانم کبیر غصے سے بولی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور زارون ڈھیٹوں کی طرح ناشتہ کر رہا تھا

کم سے کم بچی کا تو خیال کر لیں آپ سب اس معاملے میں بعد میں بھی بات ہو سکتی ہے!!!!!

ریفاہ کبیر نے گہری سانس لی اس روز روز کے بحث سے وہ تنگ آ گئی تھی

بچی کا خیال ہی ہمیں چپ رکھے بیٹھا ہے ورنہ۔۔۔۔

سلطان کبیر کی بات ادھوری رہ گئی۔

ریفاہ آپ مہا کو باہر گارڈن میں لے جائے!!!!ہارون نے ان کی بات کاٹ دی۔

آجاؤ بچے پھوپھو آپکو نئی پودے دیکھائے گئی!!!!!ریفاہ مہا کو گود میں اٹھاتی باہر کی طرف چل دی

دروازہ بند ہوا تو ہال میں ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

پورے دن میں صبح کا ایک یہ وقت.........

ہارون کی آواز پہلی بار بلند ہوئی،

جب ہم سب یہاں اس ٹیبل پر اکھٹے ہو کر بیٹھتے ہیں اس میں تو خاموش ہو جایا کریں آپ سب

اس نے سب پر ایک نظر ڈالی۔

اور جو حالات ہو گئے ہے یہ وقت بھی جلدی ختم ہو جائے گا جب تک یہ وقت ہے اسے سمبھال لے ورنہ اس وقت کو آپ سب ترسیں گئے!!!!!!!

ہارون کا ضبط ٹوٹ چکا تھا——اور یہ ٹوٹنا صرف آواز میں نہیں،

Clubb of Quality Content

فضا میں بھی محسوس ہو رہا تھا۔

ہارون بلکل ٹھیک کہہ رہا پورا دن پڑا ہے ان ساری باتوں کے لئے!!!!!!!ہاشم کبیر (سلطان کبیر کا چھوٹا بھائی) نے بھی ہارون کی بات پر اتفاق کا اظہار کیا

پورا دن ہوتا ہے ضرور ہوتا ہے ان ساری باتوں کے لئے لیکن........

زارون نے بات آگے بڑھائی، مگر لہجے میں ٹھہراؤ نہیں تھا

زارون نے طنز نظروں کے ساتھ ہارون کی طرف دیکھا

لیکن کوئی ایسا ہے جو پورا دن یہاں نہیں ہوتا جس سے یہ باتیں کرنے میں زیادہ مزہ آتا ہے !!!!!ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

ہارون نے بے تاثر نظروں کے ساتھ اسے دیکھا

نکالوں گا ضرور نکالوں گا میں تمہارے لئے ان ساری باتوں کے لئے وقت اور جس دن میں نے وہ وقت نکال لئے نہ زارون کبیر..........

وہ دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر آہستہ سے آگے جھکا

تو میں بھول جاؤ گا کے میرا اور تمہارا رشتہ کیا ہے اور..........

آواز ذرا سی دھیمی ہوئی، مگر وزن اور بڑھ گیا۔

ایک لمحے کا توقف۔

دعا کرنا میں یہ نہ بھولوں کے میرا اور تمہارا رشتہ کیا ہے!!!!!!

زارون نے آہستہ سے گلاس میز پر رکھا۔

ایک خفیف سی آواز ابھری—مگر اس میں کسی قسم کی جلد بازی نہیں تھی وہ ہارون کی طرف متوجہ ہوا، آنکھوں میں نہ غصہ تھا نہ دفاع...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صرف سکون۔

"وقت نکالو گے تو اچھی بات ہے۔"

آواز ہموار تھی، جیسے کسی عام بات پر تبصرہ ہو رہا ہو۔

"میں ہمیشہ وقت نکالنے والوں کا انتظار کر لیتا ہوں۔"

اس نے ذرا سا سر جھکایا، نگاہیں ہارون سے ہٹائے بغیر۔

"اور جہاں تک رشتے کی بات ہے..."

ایک مختصر سا توقف۔

"تمہیں اسے یاد رکھنے کی دعا کرنی چاہیے، ہارون۔"

ایک لمحہ رکا۔

پھر وہی پر سکون لہجہ —

"کیونکہ میں اس رشتے کو بہت پہلے کا بھول چکا ہوں۔"

ہارون کے اندر بہت شدت سے کچھ ٹوٹا تھا شاید دل لیکن چہرہ وہ ہمشہ کی طرح سنجیدہ اور بے تاثر تھا

ہارون وہاں سے چلا گیا اور زارون کرسی کے ساتھ ٹیک لگائے جوس پی رہا تھا

کسی نے کچھ نہیں کہا۔ کیونکہ کچھ جواب ایسے ہوتے ہیں جن کے بعد صرف انجام باقی رہ جاتا ہے۔

****

Clubb of Quality Content

مجھے کیا پتا ادھر کہیں پڑی ہو گئی؟؟

زرینہ کبیر نے آنکھوں پر عینک چڑھائی اور نظریں پورے کمرے میں دوڑادیں۔

اللہ مریم نواز کی جوان اور میری پریشانی کبھی ختم نہیں ہو گئی!!!! سماہا نے جھنجھلا کر کہا۔ کمرہ جیسے الٹ پلٹ ہو چکا تھا، مگر مطلوبہ فائل کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔

مل جائے گئی لیکن آرام سے ڈھونڈو!!!

زرینہ کبیر پیچھے پیچھے بکھری چیزیں سمیٹتی جارہی تھیں۔

مل گئی!!! سماہا نے ایک چادر اٹھائی جس کے نیچے شاید وہ فائل موجود تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شکر ہے!! زرینہ کبیر نے بھی سکھ کا سانس لیا

اچھا سنو؟؟

سماہا کے باہر بڑھتے ہوئے قدم زرنیہ کبیر کی آواز نے روکے

پھر سوچ لو وہ بچی کبھی نہیں دے گا!! زرینہ کبیر چلتی ہوئی اسکے پاس آئی

سماہا نے پلٹ کر دیکھا۔ آنکھوں میں تذبذب نہیں تھا، بس ضد اور عزم۔

سوچ لیا میں آپنی بیٹی اسکے ہلق سے نکلواؤ گئی!!!

اس کی آواز پر سکون تھی، مگر اندر طوفان چھپا تھا

کمرے سے نکل گئی زرینہ کبیر کسی گہری سوچ میں چلی گئی آنے والے وقت سے خوف تھا انکو

وہ زارون کبیر کے خلاف جانے کا سوچ رہی تھی جیسے ہارنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا وجہ اسکے پیچھے موجود ہارون کبیر تھا

اور اس وقت پوری دنیا جانتی تھی زارون اور ہارون ایک دوسرے کے خلاف کھڑے تھے

دو طاقتیں، ایک ہی خاندان میں، آمنے سامنے۔ تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اس وقت دونوں کو توڑنا بہت آسان ہے

سماہا باہر آئی آپنی گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی "جبور محل" سے نکل گئی

گاڑی فضا کو چیرتی ہوئی گزر رہی تھی ذہن کہیں بہت دور نکل گیا تھا

"تمھیں تڑپا تڑپا کے مارو گا سماہا جبور کبیر"

"آپنی موت آپنی آنکھوں سے دیکھو گئی تم"

زارون کے جملے ایک ایک کر کے اس کے کانوں میں زہر کی طرح گھلتے جا رہے تھے۔

"تلاق میں تمھیں کبھی نہیں دوں گا اسی رشتے میں ذلیل کر کے ماروں گا"

آہہہ!!!!گاڑی ایک دم رک گئی۔

سماہا نے زور سے آنکھیں بند کیں، پھر کھولیں۔سانس بے ترتیب تھی۔

"تمہاری موت دنیا آپنی آنکھوں سے دیکھے گئی زارون کبیر"!!!!

اس نے مضبوطی سے اسٹیئرنگ پکڑ لیا۔آنکھیں غصے اور تکلیف کی شدت سے سرخ تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آٹھ سال...

آٹھ سال اس نے اس جہنم میں گزارے تھے۔لیکن آج وہ جب نکلی تھی تو کچھ سوچ کر نکلی تھی یا تو آر یا تو پار

گاڑی ایک دفع پھر سٹارٹ ہوئی اور پھر اسلام آباد ہائی کورٹ کے باہر جا کر روکی

سماہا ابھی گاڑی میں ہی بیٹھی تھی جب بلکل اسکی گاڑی کے سامنے دوسری طرف ایک اور گاڑی روکی

سماہا کے تاثرات ایک دفع پھر سنجیدہ ہوئے اسٹیئرنگ پر پکڑ پھر مظبوط ہوئی بھوری آنکھوں میں غصے کی سرخی تھی نظریں سامنے والی گاڑی پر تھی جہاں سے زارون کبیر باہر نکلا

زارون کبیر نے ایک سیاہ سنہری لائنوں والا رسمی سوٹ پہنا ہوا تھا، جو اس کی شخصیت کی طرح سنجیدہ اور طاقتور دکھائی دے رہا تھا۔ نیچے سیاہ پینٹ اور چمکدار بلیک آکسفورڈ جوتے تھے اس کی بالوں کی ترتیب بالکل درست اور سنبھالی ہوئی تھی، ہلکی سی ہوا سے بھی بال ایک طرف ہلے تو وہ فوراً اپنی جگہ پر آ گئے۔

سماہا نے آپنی گاڑی کا دارواز ہ کھولا اور باہر نکلی اور چلتی ہوئی آپنی گاڑی کے سامنے آ کر روکی ہیل کی ٹک ٹک نے زارون کبیر کو اس کی طرف متوجہ کیا چہرے پر وہی مغرور سی مسکراہٹ

Hello babies !!!

زارون نے ہوا میں ہاتھ ہلایا چہرے پر وہی غرور سیاہ آنکھوں میں وہی طنز جو اسکی ذات کا حصہ تھا

سماہا نظریں پھیر گئی

اتنی بے رونخی سویٹ ہارٹ!!!!زارون نے افسوردگی سے کہا جیسے اسے بہت برا لگ رہا ہو جو نہیں لگ رہا تھا

اتنے میں ان دونوں کے بیچ ایک اور سیاہ کار آکر رکی ایک سائیڈ پر زارون کھڑا تھا اور دوسری طرف سماہا اور درمیان میں وہ گاڑی

ایک تو یہ سالہ بیچ میں آجاتا ہے!!!!زارون زہر آگلوتی نظروں سے اس گاڑی کو دیکھا جس میں سے ہارون کبیر باہر نکلا

اس کے لباس نے لمحے میں ماحول بدل دیا— سفید رنگ کی شرٹ اور اوپر سے سیاہ رنگ کا کوٹ پہن رکھا تھا،، سنبھالی ہوئی ٹائی۔ جوتے چمکدار، بال بالکل سنبھالے ہوئے،اور ہر قدم میں اعتماد اور ایک عجیب سا مغرور پن جس نے فضا کو سرد کیا ہوا تھا سیاہ آنکھیں اس وقت کالے چشمے کے پیچھے ہوئی تھی

چلو سماہا!!!!!جب بلکل آپنے پیچھے سے آدم کی آواز سنائی دی سماہا ان دونوں کو دیکھتی اندر کی طرف بڑھ گئی

یہ کسی دن میرے ہاتھوں سے مارے گا کمینا!!!!!زارون کی نظریں اسکے ساتھ جاتے ہوئے آدم پر تھی اور پھر چلتا ہوا ہارون کی طرف آیا

سوچ لو ہارون کبیر میرے خلاف جا کر مطلب زارون کبیر کے خلاف جا کر اس کا ساتھ دوں گئے!!!!!زارون کی آواز دھیمی تھی مگر کاٹ دار

ہارون نے چہرہ اسکی طرف کیا جیسے کہنا چاہتا ہو کے وہ کبھی آپنے زارون کے خلاف جا سکتا ہے زارون نظریں ہی پھیر گیا وہ کمبخت نظروں سے جواب دینا جانتا تھا اور آفسوس یہ تھا کے ان نظروں کو پڑھنا زارون کبیر کو آتا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

’’میں کسی کے خلاف نہیں جاتا،زارون،‘‘

اس نے سکون سے کہا،

’’میں صرف حق کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں

زارون کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری —— مگر آنکھوں میں نفرت کی آگ دہک رہی تھی

"پھر تیار رہو، وکیل صاحب..."

وہ ایک قدم پیچھے ہٹا،

"کیونکہ اس جنگ میں........میں صرف جیتنے نہیں...توڑنے آیا ہوں۔"

ہارون کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ آئی

اور اگر توڑنے والا واقعی زارون کبیر ہو...

تو ہارون کبیر اس ٹوٹنے کے لاکھوں، کروڑوں بار صدقے دے سکتا تھا۔

زارون ساکت اسے دیکھ رہا تھا ہارون آنکھوں پر چشمہ لگتا آگے کی طرف بڑھ گیا

چل زارون!!! ولی نے اسے بازو سے پکڑ کر ہوش دلانا چاہا

عدالت کا ہال وسیع اور سنجیدہ تھا۔ بلند چھتیں، شیشے کی بڑی کھڑکیاں، اور لکڑی کے سیاہ فرنیچر نے پورے ہال کو ایک اقتدار اور وقار کی فضا میں ڈھال دیا تھا۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی، صرف کاغذوں کی سرسراہٹ اور کبھی کبھار وکیل کے قدموں کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وکلاء اپنے بورڈز، فائلز اور لیپ ٹاپس کے ساتھ بیٹھے تھے۔کچھ فائلیں کھلی ہوئی تھیں، کچھ کو سنبھال کر رکھا گیا تھا—ہر کوئی اپنی حکمت عملی پر غور کر رہا تھا۔

My lord !!

ولی کی آواز ہال میں گونجی

آج سے آٹھ سال پہلے ایک فیصلے پر زارون سلطان کبیر اور

سماہا جبور کبیر کی شادی کی گئی تھی اور یہ شادی کیا تھی یہ پورا کبیر محل جانتا تھا زارون کبیر کو

مجبوری میں سماہا سے شادی کرنی پڑی وجہ جبور کبیر تھے

ولی محمود نے اپنی بات کا آغاز کیا

زارون لاپرواہی کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا سماہا کی نظریں ہارون کبیر پر تھی

ہمارے مخالف سما..........

تم اسے مس کبیر بھی کہہ سکتے ہے!!!! ہارون نے کاٹ دار نظروں سے ولی کی طرف دیکھا

ولی کو ایک لمحے کے لیے ایسا لگا جیسے وہ صرف نظر سے ہی چبا جائے گا

زارون کے چہرے پر طنز مسکراہٹ آئی اور چلی گئی

ہمارے مخالف مس حبور کبیر اس رشتے میں شروع سے ہی نہیں رہنا چاہتی تھی اور انکو اپنی بیٹی مہا کبیر میں بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن ایک ضد اور زارون کبیر کو ہارنے کے لئے وہ ان سے انکی بیٹی چھیننا چاہتی ہے سیدھی سیدھی سی بات وہ اپنی لڑائی میں مہرہ مہا کبیر کو بنا رہی ہے !!!!!!

ولی نے اپنی بات مکمل کی

ہارون نے آپنی آنکھیں بند کی جیسے وہ آپنا غصہ کنٹرول کر رہا ہو

زارون ویسے ہی پر سکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا

سماہا کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے نمی تیر گئی وہ آپنی بیٹی کو مہر بنائے گئی وہ تلخی سے مسکرا دی

Your turn Mr . Haroon Kabeer !!!

جج صاحب نے ہارون کو طرف دیکھا

Thanks my lord !!!

ہارون کھڑا ہوا

My lord !!

انکے کہنے کے مطابق کے مس کبیر اس شادی میں نہیں رہنا چاہتی تھی

زارون کبیر کی نظریں ہارون پر جم گئ

لیکن یہ شادی تو مس کبیر کی مرضی سے ہوئی تھی !!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون نے سماہا کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

ولی محمود کے کہنے کے مطابق وہ اپنی بیٹی میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی تھی لیکن..........

آب نظریں زارون پر تھی

لیکن ان آٹھ سالوں میں ہر ایک دن ہر ایک رات مہا کبیر کے پاس اسکی بیماری اسکی تکلیف میں زارون کبیر نہیں بلکے مس کبیر موجود تھی اور یہ بات آپکو مہا کبیر بھی بتا سکتی ہے !!!!!

تو سب سے پہلے انکے الزامات غلط ہے

آب نظریں ولی پر تھی

ایک سیکنڈ کے لئے مان بھی لیا یہ الزامات غلط ہے تو پھر.......

ولی نے ہارون کی طرف دیکھا

تو پھر مہا کبیر ہمشہ یہ کیوں کہتی ہے کے انکو آپنے ڈیڈ کے پاس رہنا ہے وہ صرف آپنے ڈیڈ کے پاس رہنا چاہتی ہے !!!!

اور یہی وہ بات تھی جو وہاں موجود کسی کو سمجھ نہیں آتی تھی یہاں تک کے ہارون کی سمجھ سے باہر تھی سوائے زارون کبیر کے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جانتا تھا وہ جس ڈیڈ کی بات کرتی ہے وہ زارون کبیر نہیں ہارون کبیر ہے

اور یا بات زارون کبیر کے لئے کافی فایدہ مند تھی اس لئے وہ خاموش تھا

اور اگر وہ مس کبیر کے ساتھ رہنا چاہتی تھی تو انکے پاس بیھجنے پر وہ کبیر محل واپس کیوں آجاتی تھی ؟؟؟؟ ولی کے چہرے پر

پر اعتماد مسکراہٹ تھی

اور یہی بات ہارون کبیر کے قدموں کو جکڑے ہوئے تھی ہارون نے زارون کی طرف دیکھا جس نے شررات سے ایک آنکھ ونک کی جیسے اسکی بے بسی کا مذاق اڑا رہا ہو

یوں ہی ایک دوسرے کو دلیل دیتے دیتے کورٹ کا وقت اپنے آختتام کو پہنچا اور فیصلہ اگلی پیشی پر مہا کبیر کو ساتھ لانے کا تھا

مجھے سمجھ نہیں آتی وہ اسکے ساتھ رہنا کیوں چاہتی ہے؟؟؟ سماہا کی آواز میں نمی تھی

ضرور اس زارون نے ہی کچھ کیا ہو گا!!! آدم نے دور کھڑے زارون کی طرف دیکھا جو ولی سے کوئی بات کر رہا تھا

ہارون کے پاس ابھی کوئی الفاظ نہیں تھے جو سماہا کو تسلی دیں دیتے

شاید وہ حق نہیں رکھتا تھا

فکر نہیں کریں سب ٹھیک ہو جائے گا!!! اسکے پاس بس یہ ہی جملے تھے ہمشہ کی طرح

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

سماہا نے اسکی طرف دیکھا تو ہارون نظریں ہی جھکا گیا ان آنکھوں میں جو شکوے تھے ان کا بوجھ اٹھانے کی ہمت وہ نہیں رکھتا تھا

میری بیٹی کا خیال۔۔۔۔

بے فکر رہے وہ ہارون کبیر کے پاس محفوظ ہے!!!! ہارون نے

نے اسے تسلی دینی چاہی

سماہا وہاں سے چلی گئی

ہارون نے ایک گہری سانس ہوا میں خارج کی جو آب تک روک رکھی تھی

مجھے سمجھ نہیں آتا ہارون جیسے انسان کو یہ اتنی سی بات سمجھ میں کیوں نہیں آرہی کے وہ تمہاری نہیں بلکے اسکی بات کرتی ہے!!!!!!!! ولی کی آواز میں کافی حیرانگئی تھی

ہمارے لئے تو یہ اچھا ہے نہ جس دن اسکو یہ بات سمجھ آگئی ایک سیکنڈ میں.......

زارون نے ہارون کبیر کی طرف دیکھا جو فون پر بات کر رہا تھا

ایک سیکنڈ میں کیس ہار جائے گئے!!!! اس نے آپنا ادھورہ جملہ پورا کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ایک سیکنڈ جب ہوا میں گولی کی آواز گونجی

گولی ہارون کے کندھے کو چیرتی ہوئی گزر گئی

آہہ !!ہارون جو بے دیہانی کے ساتھ فون پر بات کر رہا تھا بے آختیار زمین بوس ہوا

زارون کی سانس ہی رک گئی،دل دھڑک رہا تھا،اور بے اختیار اس کی طرف دوڑا

ہارو۔۔۔۔

ہارون..........!!!

اسکے پاس زمین پر بیٹھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آہ!!!!تکلیف کی شدت آنکھوں میں محسوس ہو رہی تھی

ولی گاڑی سٹارٹ کرو!!!

زارون نے جیسے حکم صدر کیا ہو

ٹھیک....ہوں میں مرا نہیں ہوں جو یوں چلا رہے ہو!!!ہارون نے اسکا ہاتھ دور جھٹکا

بکواس بند کرو...........!!!!

زارون کی جان ہی نکل گئی تھی اسکے جملے سے

مجھے کہی نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔۔!!!!!

وہ بھی ہارون کبیر تھا

ہارون ضد نہیں کرو زخم گہرا بھی ہو سکتا ہے!!!! زارون کو غصہ آیا تھا اس کی بات پر

کیا کہہ رہے تھے صبح تمہیں توڑنا زیادہ پسند ہے۔۔۔۔

ہاں لیکن وہ میں توڑوں گا میں کسی کو حق نہیں دیتا کے وہ میرے ہارون کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ جائے آنکھیں نکال لوگا میں اسکی سمجھے!!!! زارون نے اسے زبردستی اٹھایا اور گاڑی کی طرف چل دیا

گاڑی میں بیٹھایا اور خود آکر گاڑی سٹارٹ کی اور گاڑی ہوا کو چیرتی ہوئی وہاں سے ھوں نکل گئی

ولی نے اپنے اطراف میں دیکھا لیکن جیسے گولی چلانے والے ڈھونڈ رہا ہو لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا

Clubb of Quality Content

وہ تیز رفتار کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا

ہارون !!! زارون نے اسے پکارا جو شاید تکلیف کی وجہ سے بیہوشی میں جا رہا تھا

گولی کندھے میں پوری طرح پیوست ہوئی تھی اس لئے تکلیف کی شدت زیادہ تھی

40 منٹ کا فاصلہ زارون کی گاڑی نے بیس منٹ میں طے کیا تھا

وہ اس وقت وارڈ کے باہر بے چینی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ چکر لگا رہا تھا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا آنکھیں بے چین تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مسٹر زارون کبیر !!!

جب وارڈ سے نرس باہر آئی

میرا بھائی کیسا ہے ؟؟؟ آواز دل کی حالت بیان کر رہی تھی

وہ ٹھیک ہے گولی ہڈی پر لگی تھی جس وجہ سے تکلیف کی شدت زیادہ تھی آپ مل سکتے ہے

!!!! ڈاکٹر پروفشنل انداز میں کہتی آگے کی طرف بڑھ گئی

یااللّٰہ!!!زارون نے منہ پر ہاتھ پھیرا،آنکھیں بند کیں،اور آہ بھری

میرا بیٹاہارون!!!!اتنے میں وہاں رابیل کبیر کی فکر میں ڈوبی آواز گونجی

وہ اندر۔۔۔

زارون کچھ کہتاجب وہ اسکے دیکھتی کمرے میں داخل ہو گئی

انکے پیچھے ہی ہاشم کبیر بھی اندر چلے گئے

ہارون کیسا ہے؟؟سلطان کبیر وہی زارون کے پاس روک گئے

ٹھیک ہے وہ!!!آواز بے تاثر تھی

گولی کس نے چلائی؟سلطان کبیر نے گہرائی سے پوچھا

وہی جیسے شاید اپنی زندگی نہیں پسند!!!!جواب سکون بھرا تھا

کس نے؟؟؟سلطان کبیر نے ناسمجھی سے اسکی طرف دیکھا

وہی جو زارون کبیر کے ہاتھوں مرنے کے لئے پیدا ہوا تھا!!!

پھر وہی انداز

Clubb of Quality Content

سلطان کبیر نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہنا چاہتے ہو کے یہ انکی بس کی بات نہیں اسکے دیکھتے اندر کی طرف چل دیے

اور زارون ہسپتال سے نکل گیا

میں ٹھیک ہوں ماں!!! ہارون بار بار انکو یہی کہہ رہا تھا کے وہ ٹھیک ہے لیکن رابیل بیگم روئے جا رہی تھی

کیسے ہو بیٹا؟؟ سلطان کبیر نے فکرمندی سے پوچھا

ٹھیک ہوں!!! جواب تو سلطان کبیر کو دیا تھا لیکن نظریں دارواز ہ پر تھی جیسے کسی کے آنے کو انتظار کر رہا ہو شاید زارون کبیر کے

ایک گھنٹے کے بعد ہارون کو ڈسچارج مل گیا تھا ڈاکٹر ابھی ڈسچارج کرنا نہیں چاہتے تھے لیکن ہارون آب وہاں اور رہنا نہیں چاہتا تھا

وہ گھر آ گئے تھے

ہارون صوفے پر بیٹھا تھا ٹیک لگائے آنکھیں بند تھی

Clubb of Quality Content

بیٹا تمھیں آرام کرنا چاہے!!! خانم کبیر بلکل اسکے برابر میں بیٹھی تھی

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ سب فکر نہیں کریں!!! ہارون تنگ آگیا تھا انکی اس فکر سے جس کی فکر کے لئے کان بے چین تھے وہ یہاں تھا ہی نہیں

بھائی۔۔

ریفاہ کے جملے ادھورے رہ گئے

مہا کہاں ہے؟؟ ہارون نے اسکی بات کاٹ دی

سو رہی ہے!! ریفاہ نے جواب دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ادھر آؤ۔۔!!! ہارون نے ریفاہ کی طرف اشارہ کیا

"بھائی..."

ریفاہ کے ہونٹ ہلے، مگر جملہ ادھورا ہی رہ گیا۔

ریفاہ ایک لمحہ بھی نہ رکی۔ وہ آگے بڑھی اور روتے ہوئے ہارون سے لپٹ گئی،

بھائی میں بہت ڈر گئی تھی!!!!!

ہارون نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کرلیں،ایک ہاتھ آہستہ سے اس کے سر پر رکھا——

ٹھیک ہوں !!!ہارون نے نرمی سے اسکے بالوں پر ہونٹ رکھے

آپ ہمشہ ٹھیک ہی رہے بھائی......اپکی جانب سے مجھے ہمشہ خیر کی خبر آئے امین

!!!!!____

اسکی بات پر ہارون بے آختیار گہرا مسکرایا

****

شام آہستہ آہستہ ڈھل رہی تھی رات کواندھیرہر چیز پر پھیل رہاتھا

آرام سے!!!رابیل کبیر آہستگی سے بولیں،

اور نوالہ بنا کر ہارون کے منہ کی طرف بڑھادیا۔

ماں میں کھالو گا!!!!ہارون کئی بار کہہ چکا تھا،

مگر وہ جیسے سننے پر آمادہ ہی نہ تھیں۔

چپ کرکے کھاؤ!!!رابیل کبیر سختی سے بولیں

ہارون خاموش ہو گیا۔

اس لمحے بحث کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔

تھوڑی دیر پہلے زرنیہ کبیر، سماہا کبیر اور آنابیہ کبیر بھی کبیر محل آ گئے تھے ہارون سے ملنے وہ

سب ابھی بھی نیچے ہی تھے

"مجھے یقین نہیں آتا..."

رابیل کبیر نے آخری نوالہ ہارون کو کھلایا،

آواز میں لرزش تھی،

"کہ زارون... تم پر گولی بھی چلا سکتا ہے!!!"

ہارون نے انکی طرف دیکھا

آپ کو کس نے کہا کہ زارون نے گولی چلائی ہے!!!! ہارون پر سکون مگر سنجیدہ لہجے میں بولا

اسکے علاوہ یہ کام کون کر سکتا ہے وہی تمھیں اپنے راستے سے ہٹانا چاہتا ہے!!!!!

وہ بولیں، تو آواز میں یقین تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایسا نہیں ہے!!!!اور یقین ہارون کی آواز میں بھی تھا

ایسا کیوں نہیں ہے کہاں ہے پھر وہ ایک دفع بھی تمہاری خبر لینے نہیں آئے!!!!!رابیل کبیر غصے سے بولیں

"آئے گا...ضرور آئے گا،"

ہارون کے لبوں پر گہری، پراسرار مسکراہٹ ابھری۔

"مگر تب، جب میں سوچ چکا ہوں گا۔"

رابیل کبیر نے چونک کر اسے دیکھا۔ہارون کی آواز میں عجیب سا یقین تھا——

"اس وقت..."

وہ لمحہ بھر کو رکا، پھر آہستہ مگر معنی خیز لہجے میں بولا،

"وہ میرے اوپر گولی چلانے والے کے ساتھ دو دو ہاتھ کر رہا ہو گا!!!"

اور تھا بھی کچھ ایسا ہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اس وقت آپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے دونوں ہونٹوں کے درمیان سیگریٹ رکھے کھڑا تھا بے نیاز پر سکون اور نظریں سامنے موجود گھر پر تھی جو پوری طرح آگ کی لپیٹ میں تھا شعلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے

اور دھواں رات کو نگلتا جا رہا تھا

"تمہیں کیسے پتا چلا کہ گولی چلانے والا یہی ہے؟"

ولی نے وہ سوال پوچھ لیا جو اس کے ذہن میں کب سے گردش کر رہا تھا۔

زارون گہرا مسکرایا۔

سگریٹ کا ایک لمبا کش لیا، راکھ زمین پر گرائی، اور نظریں جلتے ہوئے گھر سے ہٹائے بغیر بولا،

بس اس کی موت مجھے یہاں تک لے آئی!!!

ولی نے سانس ہوا میں خراج کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر تم یہ سب کر و گئے تو اسے ہارے گئے کیسے تمہاری یہ فکر ہمیں جنگ ہارا دیں گئ!!!! چاہا

وہ اسے سمجھانا چاہ رہا تھا، روکنا چاہ رہا تھا۔

زارون نے آہستہ سے سر گھمایا اور ولی کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں میں وہ خاموش آگ تھی جو چیخے بغیر سب کچھ جلا ڈالتی ہے۔

وہ چلتا ہوا ولی کے بالکل قریب آگیا۔ولی لاشعوری طور پر دو قدم پیچھے ہٹا۔

"اس جنگ میں ہونے والا ہر نقصان.......

زارون نے جملہ ادھورا چھوڑا، پھر سیدھا ولی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا،

میں زارون کبیر اسے خود دے گا کسی تیسرے کو اسکا بال بھی نہ دوں اس نے تو پھر گولی چلائی تھیں اسی کندھے پر جہاں ایک عمر گزاری ہے زارون کبیر نے

آگ کی لپٹیں تیز ہو گئیں،

رات اور گہری ہو گئی،

میرا بچہ ماما آپکو جلدی ہی یہاں سے لے جائیں گئی!!!! سماہا نے مہا کے ماتھے پر ہونٹ رکھے

مہا سو رہی تھی اور سماہا اسکے ساتھ بیڈ کے کنارے پر بیٹھی تھی

آپی امی کہہ رہی ہے گھر کے لئے نکالنا ہے آجائے!!! آنا بیہ نے دار وازہ سے ہی سماہا سے کہا

ہمم!!!! سماہا نے بس اتنا ہی کہا اس کا دل نہیں کر رہا تھا وہاں سے جانے کو

وہ پھر کافی دیر اسے ہی اسکی پاس بیٹھی رہی پھر اٹھی اچھے طریقے سے کمبل اس پر دیا اور وہاں سے پلٹی

اس کے قدم خود با خود رک گئے سامنے دار وازہ کے ساتھ ٹیک لگائے زارون کبیر کھڑا تھا

زارون سیدھا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک لمحہ اس کی نظر بستر پر سوئی مہا پر گئی، پھر واپس سماہا پر ٹھہر گئی۔

سماہا اسے نظر انداز کرتی وہاں سے آگے بڑھ گئی

ارے ارے ارے ارے کہاں؟؟؟ زارون نے اسکا راستہ روکا

سماہا نے اسکی طرف دیکھا

بابا کی بیٹی سے مل لیا آب بیٹی کے بابا سے بھی مل لو!!!! زارون چلتا ہوا اسکے قریب آیا آواز میں شوخی تھی مگر آنکھیں سنجیدہ۔

بکواس بند کرو اور راستہ چھوڑو میرا!!! سماہا نے دانت بھینچ کر کہا،

نظریں ایسی تھیں جیسے ابھی کھا جائے گی۔

اتنا غصہ!!! اس نے آہستہ سے کہا

تم پر غصہ اچھا نہیں لگتا سویٹ ہارٹ تم پر پروہ اچھی لگتی ہے

"پروا؟

پرواتب ہوتی ہے جب سامنے والا انسان ہو، تم تو صرف ایک مسئلہ ہو، زارون کبیر!"

زارون ایک پل کو ٹھہر گیا۔

پھر ہلکا سا مسکرایا۔

چلو چھوڑو اصلی موعدے پر آتے ہے!!!! انداز ایسا تھا جیسے اسے سماہا کی باتوں سے کوئی فرق نہ پڑ رہا ہو

مجھے تم سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرنی راستہ چھوڑو؟؟

سماہا کے لہجے میں بیزاریت تھی

آپنی ضد سے پیچھے ہٹ جاؤ ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا.........

زارون نے سماہا کی آنکھوں میں دیکھا جہاں صرف سنجیدگی تھی

کیوں کہ جب میں سیریس ہوا تو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑوگا سمجھی نہ میں تمھیں تلاق دوں گا اور نہ مہا....

اپنا وقت بھی ضائع کر رہی ہو اور میرا بھی!!! زارون نے کاٹ دار لہجے میں

سماہا نے ایک سیکنڈ اسے دیکھا پھر ہلکا سا مسکرائی

تم سے تلاق بھی لو گئی اور آپنی بیٹی بھی!!!! پھر پر اعتماد لہجے میں بولی

زارون کے ہونٹوں پر تلخ سی مسکراہٹ آئی

کیا ہے؟؟؟

تمہارے پاس سوائے جبور کبیر کے نام کے علاوہ جو تم زارون کبیر کا مقابلہ کرنے کھڑی ہو گئی ہو کس کے نام پر اتنا اوچھل رہی ہو تم ؟؟؟

سماہا چلتی ہوئی اسکے قریب آئی اور پھر گہرا مسکرائی

میرے پاس ہارون کبیر ہے !!!! اور یہ جواب زارون کو لاجواب کر گیا وہ ساکت اسے دیکھ رہا تھا بغیر کسی رد عمل کے

کیا ہوا بولتی کیوں بند ہو گئی !!!! سماہا نے طنز کرتے ہوئے کہا

وہ آب بھی ویسے ہی کھڑا تھا بے جان بے حسو و حرکت

سماہا نے ایک لمحے کو بھی پلٹ کر نہ دیکھا اور تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی۔

"میرے پاس ہارون کبیر ہے"

زارون کے کانوں میں پھر وہی سماہا کے جملے گونجے زارون نے مٹھیاں بھینچ لی

آنکھیں لال ہو گئی یہ وہ جملہ تھا جو وہ لوگوں کو کہتا تھا کہ "میرے پاس ہارون کبیر ہے" اور آج یہ جملہ کوئی اور بول کر گیا تھا آپنے لئے

Clubb of Quality Content

دل میں تکلیف کی شدت کچھ زیادہ تھی لیکن وہ ویسے ہی بے تاثر کھڑا رہا اسکو آج سماہا پہلے سے زیادہ زہر لگی تھی

"دوستی ہو یا محبت تیسرا ہمشہ زہر ہی لگتا ہے"

اور یہاں معاملہ ہی ہارون اور زارون کا تھا

نظریں بیڈ پر لیٹی مہا پر گئی جیسے آج تک اس نے کبھی اپنی گود میں نہیں اٹھایا تھا

وہ وہاں سے نکل گیا

اسکے قدم ہارون کے کمرے کے باہر روکے وہ کچھ پل اسے ہی اس دارواز ے کو دیکھتا رہا

دارواز ہ کھول کر اندر داخل ہوا کمرے میں آندھیرہ تھا ایک ہلکی سی روشنی تھی کمرے میں وہ آہستہ آہستہ قدم لیتا اسکے بیڈ کے پاس آیا ہارون کی تیز اور گہری سانسوں سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ سو چکا ہے

ہارون نے آپنی شرٹ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھی اور اسکے ساتھ ہی لیپٹ گیا کسی چھوٹے بچے کی طرح

"یہ صرف میرا ہے" آواز میں نمی تھی

اسکے ذہن میں وہی گونج رہا تھا میرے ساتھ ہارون ہے

کوئی کتنے حق سے یہ لفظ کہہ کر گیا تھا——

اور یہ الفاظ اس کے سینے میں کسی تیز دھار کی طرح لگے تھے

جسکی تکلیف ابھی تک وہ آپنے دل میں محسوس کر رہا تھا

اسکے کندھے پر سر رکھتے وہ آنکھیں بند کر گیا

اس لمحے طاقت، غرور اور جنگ سب کہیں پیچھے رہ گئے تھے——

اور صرف ایک خوف باقی تھا: کہ جو اس کا تھا، وہ کہیں اس سے چھن نہ جائے۔

کیا سوچ رہی ہو بچے!!!!! سماہا زرینہ کبیر کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی

سماہا نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں، پھر جیسے برسوں کا بوجھ

ایک سانس میں باہر نکال دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہی کیسے میں اسکے ساتھ آٹھ سال گزار گئی ایک کمرے میں ایک گھر میں ایک چھت کے نیچے
!!!!

اس کا لہجہ حیرت سے بھرا تھا، جیسے وہ خود اپنے آپ پر یقین نہ کر پا رہی ہو۔

ہر جملہ اس کے دل پر ایک سوال بن کر گرا۔ وہ ذرا رکی،

آواز میں تلخی شامل ہو گئی۔

"وہ اس قابل ہی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ زندگی گزاری جاتی۔

اس نے کبھی مجھے بیوی سمجھ کر عزت نہیں دی۔

Clubb of Quality Content

میری تو خیر...

اس نے اپنی بیٹی کو بھی کبھی سینے سے نہیں لگایا۔"

آنکھوں میں نمی ابھر آئی۔

"مجھ جیسی آزاد خیال لڑکی... جو سانس بھی اپنی مرضی سے لینا جانتی تھی،

وہ آٹھ سال اس کے ساتھ کیسے رہی، ماں؟

کیسے...؟"

زرینہ کبیر نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا، سینہ تھپتھپایا۔

جب ایک لڑکی بیوی بنتی ہے نہ پھر جب وہ ماں کا درجہ لیتی ہے تو وہ آپنے بچے کے لئے رہنا سیکھ لیتی ہے

تم نبھانا چاہتی تھیں۔اس رشتے کو آپنے لئے نہیں تو مہا کے لئے بس اس لئے آٹھ سال گزر گئے

آج میرے بابا زندہ ہوتے تو وہ زارون کا گربان پکڑ کر پوچھتے کہ کیوں کیا میری بیٹی کے ساتھ یہ!!!!آواز میں نمی گل گئی

Clubb of Quality Content

زندگی کے سب مقامات پر مجھے لگا انسان کے پاس اور کچھ ہو نہ ہو باپ ضرور ہونا چاہے!!!!

اس نے آپنی ماں کے ڈوپٹے کو مظبوطی سے پکڑ لیا

"بیٹیوں کو تو باپ کا مان ہی کافی ہوتا ہے"

میں آپنی بچی لے کر رہو گئی اس سے چاہے دنیا ادھر کی ادھر کیوں نہ ہو جائے!!!!! سماہا کی آنکھوں سے خاموش آنسو بہہ نکلے۔

انشاءاللہ!!! زرینہ کبیر نے اسکے بالوں پر ہونٹ رکھے

ہاں ٹھیک ہے کوشش کرو گئی لیکن وعدہ نہیں کر رہی!!!! ریفاہ نے آہستہ آواز میں کہا وہ شاید فون پر کسی سے بات کر رہی تھی

میں انتظار کرو گا!!!!! دوسری طرف سے مدھم سی آواز گونجی

ریفاہ نے فون بند کر دیا

وہ اس وقت چھت پر کھڑی تھی آہستہ آہستہ سڑھیاں اتر کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی آرام سے داروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی نظر بیڈ پر لیٹی مہا پر گئی اور آرام سے اسکے ساتھ آ کر لیٹ گئی

****

سماہا کی آنکھ کھولی تو اپنا سر بھاری سا محسوس ہوا

بولنا چاہا تو آواز نہیں نکلی جب وہ آہستہ آہستہ بیدار ہوئی تو آپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ باندھا ہوا محسوس کیا

اسکے ہاتھ اور پاؤں رسی کے ساتھ باندھے ہوئے تھے منہ کو کسی کپڑے کے ساتھ بندھا ہوا تھا وہ مسلسل مذاحمت کر رہی تھی لیکن ناکام

اسکی اسی مذاحمت کے بیچ دار وازہ کھولا اور کمرے میں ہلکی سی روشنی داخل ہوئی روشنی کے ساتھ ایک سایہ بھی نمودار ہوا

وہ آہستہ سے چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور لائٹ جلادی

Clubb of Quality Content

سماہا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی

اس نے آگے بڑھ کر سماہا کے ہونٹوں سے کپڑا کھولا

تم!!!! سماہا کے منہ سے پہلا لفظ ہی یہ نکلا

زارون ایک کرسی کھینچ کر بلکل اسکے سامنے بیٹھ گیا

میرا یہ سب کرنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن کل تم مجھے بہت تکلیف دے کر آئی ہو جو مجھے بہت بے چین کر رہی ہے اور مجھے تکلیف دینے والے چین کی نیند نہیں سو سکتا!!!!!زارون نے سیگریٹ جلائی اور ایک گہرا کشش لیا

سماہا نے ناسمجھی کے ساتھ اسکی طرف دیکھا

کچھ بھی کہتی لیکن "میرے ساتھ ہارون ہے" ہے یہ نئ کہنا چاہے تھا!!!!زارون نے جیسے اسکی ناسمجھی کو دور کیا ہو

میں تمہارا منہ توڑ دوں گئ زارون میرے ہاتھ کھولو!!!! سماہا اس سر پھرے کو دیکھتی رہ گئ جو اسے اسکے گھر سے اس لئے اٹھا لیا تھا کیوں کے اس نے وہ جملہ بولا تھا سماہا کا سچ میں دل کر رہا تھا کے وہ اسکا منہ توڑ دے

اتنی بڑی بڑی باتیں نہیں کرتے سویٹ ہارٹ بعد میں مہنگی پڑ سکتی ہے!!!!زارون نے سیگریٹ کا کشش لے کر دھوا اسکے منہ پر چھوڑا دیا

زارون تم اس قابل ہی نہیں ہو کے تم سے کوئی رشتہ رکھا جائے تم سے محبت کی جائے پیار کیا تم کسی چیز کے قابل نہیں ہو!!!! سماہا نے کھانستے ہوئے ترک لہجے میں کہا

ہاہاہااس لئے تو میری اور محبت کی بنتی نہیں ہے........

زارون اٹھ کر سماہا کے زار قریب ہوا

محبت غلامی مانگتی ہے اور میں رہا زارون کبیر!!!!!اسکی آنکھوں میں دیکھ کر آپنا جملہ مکمل کیا

میرے ہاتھ کھولو!!!!سماہا مسلسل مذاحمت کر رہی تھی

نئی آج کا پورا دن تمہارے شوہر کے نام سویٹ ہارٹ!!!!

سماہا نے پوری قوت سے رسیوں کو جھٹکا، آنکھوں میں غصہ تھا، خوف نہیں۔

"تم پاگل ہو گئے ہو، زارون! یہ سب کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟"

اس نے سگریٹ کی راکھ ایش ٹرے میں جھاڑی،

اور ذرا سا آگے جھک آیا۔

کچھ نہیں سویٹ ہارٹ آپنی بیوی سے تھوڑا ٹائم ہی تو مانگ رہا ہو!!!!!لہجے میں بے نیازی تھی

زارون میں تمہارا منہ نوچ لو گئی کمینے گھٹیاں انسان مجھے کھولو!!!!

سماہا نے دانت بھینچ لیے

مجھے نہیں پتا تھا سویٹ ہارٹ کہ میری پسلی اتنی ٹیڑھی ہے!!!!! وہ بے فکری کے ساتھ
کرسی پر بیٹھا سیگرہٹ پی رہا تھا کبھی دھوا ہوا میں چھوڑ دیتا تو کبھی سماہا کے منہ پر

نہیں جانتی میں ہارون وہ رات کو میرے ساتھ سو رہی تھی پورا گھر دیکھ لیا لیکن وہ کہی پر بھی
نہیں ہے!!!! زرینہ کبیر کو رو رو کر برا حال ہو گیا تھا

آنابیہ پانی لے کر آؤ!!! ہارون نے آنابیہ کی طرف اشارہ کیا

چچی جان وہ یہی کہی ہو گئی آجائے گئی آپ فکر نہیں کریں!!!!! ہارون کی سمجھ سے باہر تھا
فون اسکا گھر پر پڑا ہوا تھا اور پچھلے تین گھنٹوں سے وہ گھر پر نہیں تھی

مجھے لگتا ہے یہ سب اس بغیرت زارو۔۔۔۔

زبان کو لگام دوں آدم ورنہ زبان ہلق سے کھینچ لینا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے!!!!!!

ہارون کی آواز میں وہ سختی تھی جس نے پورے کمرے کو ساکت کر دیا۔

آدم ایک لمحے کو خاموش ہو گیا، مگر آنکھوں میں جلتا غصہ بدستور موجود تھا۔

زرینہ کبیر نے روتے ہوئے ہارون کا بازو پکڑ لیا۔

''بیٹا... میرا دل گھبرا رہا ہے۔وہ کبھی ایسے غائب نہیں ہوئی

ہارون نے گہری سانس لی،

اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرا جیسے دماغ میں بکھرے خدشات کو سمیٹ رہا ہو۔

''چچی جان،''

اس کی آواز اب نرم مگر

''گھبرانے سے کچھ نہیں بدلے گا۔ سماہا مضبوط ہے

ناول کلب
Clubb of Quality Content

آدم نے تلخی سے ہنستے ہوئے کہا،

''مگر جس کے ہاتھ میں ہے نا، وہ اسے مضبوط رہنے نہیں دے گا۔''

ہارون کی نظریں سختی کے ساتھ آدم پر جم گئیں۔آدم نظریں ہی پھیر گیا

آپ فکر نہیں کریں وہ کچھ ہی دیر میں آپکے پاس ہو گئی!!!! ہارون نے بہت نرمی کے ساتھ

انکے آپنے ساتھ لگا یا اور باہر کی طرف بڑھ گیا

لیکن آدم کے پاس ایک سیکنڈ کے لئے روکا اور پھر باہر کی طرف بڑھ گیا

ایک بھائی اٹھا کر لے گئے اور دوسرا بچانے جا رہا ہے حد ہو گئی !!! آدم مذاق آڑاتی ہوئی نظروں سے ہارون کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

پہلا کام جو اس نے باہر پہنچ کر کیا،

وہ تھا اپنا فون نکالنا اور زارون کو کال کرنا۔

مجھے کھولو زارون !!! وہ مسلسل چلا رہی تھی لیکن زارون ویسے ہی ڈھیٹوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اسکے موبائل پر رینگ ہوئی

پتا چل گیا سب کو کے تم غائب ہو !!!! زارون نے فون دیکھے بغیر کہا

ایک تو سالہ کچھ بھی برا ہو جائے سب کو پہلے میں ہی کیوں یاد آتا ہوں !!!!!

فون نکالا سامنے نام دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ خود با خود نمودار ہوئی

سب سے پہلے اس کو مارو گا پھر تمھیں !!!! زارون نے موبائل کی سکرین سماہا کی طرف کی

جہاں صرف ہارٹ والی یموجی تھی

ہم بولو!!!زارون نے کال اٹھائی فون ہاتھ میں ہی پکڑا ہوا تھا اسکا سپیکر اون کیا اور نظریں سماہا کی طرف کی

ہارون یہ گھٹیاں کمینا انسان مجھے پتا نہیں کہاں لے کر آیا ہے!!!!سماہا نے اونچی آواز میں کہا

دوسری طرف سماہا کی آواز سن کر ہارون نے زور سے آنکھیں بند کی

زارون یہ کیا حرکت ہے؟؟ہارون نے خود پر ضبط بنائے رکھا

کچھ زیادہ نہیں آپنی بیوی کے ساتھ ٹائم گزارنے کی کوشش ہے!!!دوٹوک جواب

ابھی کے ابھی سماہا کو واپس لے کر اؤ زارون ورنہ۔۔۔۔

ورنہ!!!زارون نے اسکی بات کاٹی

ورنہ خود کے لئے مجھے بہت برا پاؤ گئے!!!ہارون نے کس ضبط سے کھڑا تھا یہ وہی جانتا تھا

جاؤ نہیں چھوڑ رہا جو کرنا ہے کر لو!!!زارون نے فون بند کر دیا

یا اللہ مجھے صبر دے!!!!ہارون نے بے بسی سے سانس ہوا میں خراج کی

Clubb of Quality Content

"غلط کر گئی ہو، سویٹ ہارٹ..."

زارون کی آواز میں ٹھنڈک تھی، ایسی ٹھنڈک جو اندر سے جلا دیتی ہے۔

"میں خود بتا دیتا اُسے... لیکن——"

وہ لمحہ بھر رکا، پھر ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"خیر...اس کا انجام تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھو گی۔"

وہ پلٹا، دروازہ کھولا، اور بغیر پیچھے دیکھے کمرے سے نکل گیا۔

"زارون!!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سماہا کی آواز کمرے میں گونجی، مگر جواب میں صرف خاموشی تھی۔

وہ جا چکا تھا۔

ابھی چند ہی سیکنڈ گزرے تھے کہ سماہا نے ایک عجیب سی بو محسوس کی——جلنے کی بو.......

سماہا کی سانس سینے میں ہی آٹک گئی دل بے قابو دھڑکنے لگا۔

آنکھیں پھیل گئیں۔

"زارون!!!" اس نے پوری قوت سے چیخا۔

مگر اس کی آواز دیواروں سے ٹکرا کر واپس اسی کے پاس لوٹ آئی۔

کوئی نہیں تھا۔

بچاری اچھی تھی لیکن.......

اس نے دوسری سیگرہٹ جلائی

دوست کو دوست کے خلاف کرتی تھی۔۔۔!!!! زارون نے آپنا ادھورہ جملہ پورا کیا

اتنے میں ایک گاڑی اس سے تھوڑا دور آ کر روکی

ہارون گاڑی سے نیچے اترا سامنے جلتی ہوئی جگہ نظر آ رہی تھی

وہ تیز قدموں سے زارون کی طرف بڑھا

تمہارا دماغ تو نئی خراب ہو گیا زارون!!!! ہارون نے اسے کاٹ دار نظروں سے دیکھا

زارون نے سکون سے اسے دیکھا، چہرے پر وہی بے نیاز سی مسکراہٹ۔

"دماغ سیدھا ہوتا..."

اس نے ہلکے سے کندھے اچکائے،

"تو یہ آگ تھوڑی نہ لگاتا۔"

اگلے ہی لمحے ہارون الٹے قدم اندر کی طرف بھاگا

زارون ایک سیکنڈ کے لئے سیدھا کھڑا ہوا کیوں کے آگ چاروں طرف پھیل چکی تھی

سماہا!!!

ہارون کی آواز آگ کے شور میں دب گئی۔دھواں آنکھوں کو جلا رہا تھا،سانس لینا مشکل ہو رہا تھا

وہاں صرف دو کمرے تھے۔ہارون نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر

آگ سے بچتا ہوا ایک کمرے کی طرف لپکا۔دروازہ شعلوں میں گھرا ہوا تھا۔

اس نے پوری قوت سے ہاتھ مارا—دروازہ چرچراتا ہوا

ٹوٹ کر اندر گرا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آگ کی لپٹ اس کے چہرے کے قریب سے گزری، گرمی نے سانس روک دی، مگر وہ اندر داخل ہو گیا۔

"سماہا!!!"

آواز کانپ گئی۔ سامنے کرسی نظر آئی——سماہا اس سے بندھی ہوئی تھی۔ سر ایک طرف ڈھلکا ہوا، چہرہ راکھ اور دھوئیں سے اٹا ہوا۔

ہارون کی سانس جیسے سینے میں اٹک گئی۔

"سماہا...!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ تیزی سے اس کے پاس پہنچا، کندھوں کو ہلایا، چہرہ تھپتھپایا۔

کوئی ردِ عمل نہیں۔

دھواں گاڑھا ہو چکا تھا، آنکھیں جلنے لگیں، سانس لینا اذیت بن رہا تھا

اور فوراً اپنی شرٹ اتار کر سماہا کے منہ اور ناک پر رکھ دی۔ رسیوں کی طرف ہاتھ بڑھا——

گرمی سے جلتی ہوئی، مگر اس نے پروانہ کی۔

سماہا کا بے ہوش وجود

اس کی بانہوں میں ڈھلک گیا۔

ہارون نے اسے مضبوطی سے اپنی گود میں اٹھایا

وہ باہر نکلا بغیر زارون کو دیکھے آپنی گاڑی کی طرف دوڑا

زارون سنجیدگی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

اگلے ہی پل وہ ہسپتال موجود تھے

نرسز فوراً آگے بڑھیں۔ سماہا کو اسٹریچر پر منتقل کیا گیا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

آکسیجن ماسک

اس کے چہرے پر رکھا گیا۔ سانسیں ہلکی تھیں، نبض کمزور۔

ڈاکٹر نے فوراً ہدایات دیں——

بلڈ پریشر چیک ہوا....... آکسیجن لیول مانیٹر پر آیا....... دھوئیں کے اثر کے لیے نیبولائزیشن

.......جلنے کے نشانات کا معائنہ

اس کی پیشانی، بازو اور گردن پر ہلکے برن مارکس تھے ــــ نرس نے ٹھنڈی سالوشن سے زخم صاف کیے، جلنے کی مرہم لگائی۔

IV لائن لگائی گئی تاکہ جسم میں پانی اور ادویات پہنچ سکیں۔

ہارون ! !

اوٹی کے باہر کھڑا ہاتھ مٹھیوں میں بند کیے ہر سیکنڈ گن رہا تھا۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا ــــ

"خطرے سے باہر ہے... دھوئیں کی وجہ سے بیہوش ہوئی تھی۔

جلد ہوش میں آجائے گی۔"

یہ سنتے ہی ہارون نے آنکھیں بند کرلیں ــــ جیسے برسوں بعد سانس لی ہو۔

میری بیٹی ! ! ! اتنے میں زرینہ کبیر آدم اور آنابیہ بھی وہاں آگئے تھے

چچی جان وہ بلکل ٹھیک ہے ابھی اسے شفٹ کریں گئے تو مل لیجیے گا ! ! ! ! ہارون نے انکو پر سکون کرنا چاہا

لیکن یہ سب ہوا کیسے ؟؟آنابیہ نے سوالیہ نظروں سے ہارون کی طرف دیکھا

ہارون نظریں جھکا گیا کچھ نہیں بولا

کیسے بتائے گا شرمندگی ہو رہی ہو گی بتاتے ہوئے !!!آدم نے طنز بھاری نظروں سے ہارون کو دیکھا

البتہ ہارون نے کوئی رد عمل نہیں دیا

اسی لمحے اوٹی کا دروازہ کھلا۔

ڈاکٹر باہر آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مریضہ کو وارڈ میں شفٹ کر رہے ہیں۔خطرے سے باہر ہے،

لیکن مکمل ہوش میں آنے میں کچھ وقت لگے گا۔"

جیسے ہی سماہا کو شفٹ کیا گیا ہارون تو وہاں سے چلا گیا تھا باقی سب آ بھی وہی تھی

پتا نہیں یہ سب کیسے ہو گیا؟؟زرینہ کبیر سماہا کا تھامے بیٹھی ہوئی تھی

بتاتو رہا ہو پھوپھو یہ سب اس زارون نے کیا ہے!!! آدم کی آواز میں غصہ بھی تھا اور یقین بھی۔

زرینہ کبیر نے چونک کر آدم کی طرف دیکھا،

''نہیں… نہیں آدم، ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ اتنا گرا ہوا نہیں ہو سکتا…''

وہ سماہا کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے بیٹھی تھیں

آنابیہ نے بے اختیار لب بھینچ لیے۔

''فون گھر پر تھا، وہ تین گھنٹے غائب رہی، پھر آگ…اور ہارون بھائی اتنی جلدی اور اتنی آسانی سے آپی کو لے بھی آئے اور جب ان سے پوچھا یہ سب کس نے کیے ہے تو وہ کچھ نہ بولے

یہ سب اتفاق نہیں لگتا

میں تو اس زارون پر کیس کرنے والا ہوں اس کی حرکتیں دن بادن بڑھتی جا رہا ہے!!!!!

آدم نے سوچتے ہوئے کہا

مجھے بھی یہ ٹھیک لگتا ہے اب خاموش رہنا خود سماہا آپی کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔"!!!آنابیہ نے بھی اسکی بات پر سر ہلایا

زرینہ کبیر کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر سماہا کے ہاتھ پر گر گئے۔

"میری بچی نے ہمیشہ صبر کیا..."

ان کی آواز کانپ گئی۔

"میں نے اسے صبر سکھایا تھا،

یہ نہیں سکھایا تھا کہ کوئی اس کی جان لینے پر آجائے..."

آدم نے نظریں جھکا لیں۔

"پھوپھو، اب صبر نہیں...

اب انصاف ہوگا۔

چاہے مجھے اکیلا ہی کیوں نہ کھڑا ہونا پڑے۔"

آنابیہ نے ایک گہری سانس لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرینہ کبیر نے آنسو صاف کیے اور پہلی بار آنکھوں میں کمزوری کے بجائے حوصلہ ابھرا۔

"اگر میری بیٹی کو کچھ ہو جاتا نا..."

انہوں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا،

مگر ان کی خاموشی ہی سب کچھ کہہ گئی۔

کمرے میں مشینوں کی بیپ بیپ جاری تھی

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زارون.......

زارون.......

ہارون کی آواز کبیر محل میں گونجی ایک کے بعد ایک

"کیا ہوا بیٹا؟"

رابیل بیگم کچن سے تیزی سے باہر آئیں، چہرے پر گھبراہٹ صاف جھلک رہی تھی۔

"اس طرح کیوں پکار رہے ہو؟"

زارون کہاں ہے؟؟؟ آواز میں ضبط تھا، جس کو کنٹرول کرنے کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو گئی تھی

رابیل بیگم ایک لمحے کو ٹھٹک گئیں۔

آپنے کمرے میں!! کیا بات ہے؟؟ خانم کبیر بھی وہاں آگئی تھی

ہارون کی نظر سیڑھیوں سے اترتے زارون پر پڑی تو ضبط کی دیوار ہل گئی۔

مٹھیوں میں بندھے ہاتھ سفید پڑ گئے، مگر وہ خود کو قابو میں رکھے ہوئے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ کیا حرکت تھی زارون؟؟؟ وہ جس حد تک خود کو کنٹرول کر سکتا تھا وہ کر رہا تھا

لیکن بیٹا، ہوا کیا ہے؟ تم اتنے بدحواس کیوں لگ رہے ہو؟"

خانم کبیر نے گھبرا کر دوبارہ ہارون کی طرف دیکھا۔

ہارون کی نظریں ایک پل کو بھی زارون سے نہ ہٹیں۔ ہر لفظ جیسے پتھر بن کر گرا۔

"سماہا کو کمرے میں بند کر کے... وہاں آگ لگا دی۔"

یااللہ!!! خانم کبیر نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا

رابیل کبیر کا بھی یہی حال تھا

زارون چلتا ہوا نیچے آیا اور صوفے پر بیٹھ گیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

"ہارون۔"

زارون نے بے نیازی سے کہا،

"وہ زندہ ہے نا؟ بس پھر بات ختم۔"

یہ سننا تھا کہ ہارون کے ضبط کی آخری لکیر بھی ٹوٹ گئی۔ وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا،

زارون کی قمیض کے کالر پر ہاتھ ڈالا اور اسے صوفے سے اٹھالیا۔

"زندہ ہے... اس لیے؟!"

آواز کانپ رہی تھی، آنکھیں سرخ تھیں۔

"اگر آج کچھ ہو جاتا نا... تو میں خود تجھے زندہ نہ چھوڑتا، زارون!"

خانم کبیر چیخ پڑیں:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہارون! چھوڑو اسے!"

زارون تو بس ہارون کو دیکھ رہا تھا جو اسکا کلر پکڑ کر کھڑا تھا آنکھوں میں بے یقینی تھی حیرت تھی

وہ رات کو دن اور دن کو رات مان سکتا لیکن ہارون کبیر نے زارون کبیر کا کالر پکڑا ہوا تھا یہ اسکے لئے ماننا مشکل تھا

ہارون نے ایک جھٹکے سے اسکا کالر چھوڑا

اتنا تو سوچ لیتے کے وہ تمہاری بیٹی کی ماں ہے!!!!ہارون اسکی آنکھوں میں دوبارہ نہیں دیکھ سکا تھا

جب اگلی بار لگاؤ گا تو سوچ لو گا!!!!!وہی بے نیاز سے جواب

یااللہ مجھے صبر دے!!!!وہ مسلسل ہارون کے ضبط کو آزمارہا تھا

زارون جس دن میرا صبر اور ضبط ٹوٹ گیا نہ اس دن اس نفرت کی آگ میں سب سے پہلے تم اؤ گئے!!!!ہارون دو قدم اسکے نزدیک ہوا

ابھی بھی وقت ہے سمبھل جاؤ کچھ بھی نہیں بگڑا اور جو بگڑ گیا ہے وہ میں ہارون کبیر سمبھال لے گئے لیکن........

ہارون کے لہجے میں نرمی تھی

جس دن یہ سب ہاتھ سے نکل گیا اس دن سمبھالنے کے لئے میں بھی تمھیں نہیں ملوگا!!!!

زارون ایک پل کو ساکت رہا۔

پھر آہستہ سے ہنسا—وہ ہنسی جس میں خوشی نہیں، صرف زہر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم ہمیشہ دھمکیاں ہی دیتے آئے ہو، ہارون۔

اور میں ہمیشہ وہی کرتا آیا ہوں جو مجھے کرنا ہوتا ہے۔"

ہارون نے آنکھیں بند کر لیں۔اس لمحے اسے غصہ نہیں آیا،

صرف شدید تھکن نے آگھیرا۔

"میں دھمکی نہیں دے رہا، زارون..."

آواز مدھم تھی، مگر وزن رکھتی تھی۔

"میں تمہیں آخری بار بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

اس بار اس کے چہرے پر بے نیازی نہیں تھی،

بلکہ ایک ضدی سنجیدگی تھی۔

"بچانے؟"

وہ ہارون کے قریب آیا۔

"مجھے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں۔نہ تمہاری،نہ کسی اور کی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون نے گہری سانس لی

مہا کہاں ہے؟؟؟وہ موضوع ہی بدل گیا

زارون ہستے ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ گیا

وہ ابھی سکول سے آئی ریفاہ کے ساتھ کمرے میں ہے!!!رابیل کبیر نے نرمی سے کہا اور کچن کی طرف چلی گئی

ہارون بغیر زارون کو دیکھے اوپر کی طرف چلا گیا

زارون تم پاگل ہو گئے ہو آگ ہی لگادی سماہا کو!!!! خانم کبیر نے روخ زارون کی طرف کیا

ماں آپ تو آپنے بیٹے کی سائیڈ لے!!!!

خانم کبیر کا دل دھک سے رہ گیا۔۔ وہ چند لمحے زارون کو دیکھتی رہیں، جیسے اس کے چہرے میں اپنے بیٹے کو ڈھونڈ رہی ہوں اور وہاں کوئی اجنبی کھڑا ہو۔

"بیٹا... سائیڈ لینے اور حق کا ساتھ دینے میں فرق ہوتا ہے،"

آواز بھرا گئی۔

"تم نے آگ لگادی، زارون... آگ! اگر ہارون وقت پر نہ پہنچتا تو آج سماہا زندہ نہ ہوتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زارون نے بے زاری سے رخ موڑ لیا۔

"زندہ ہے نا؟ بس پھر مسئلہ کیا ہے!"

یہ سن کر رابیل کبیر تڑپ کر آگے بڑھیں۔

"یہ مسئلہ نہیں، جرم ہے!"

آنکھوں میں آنسو تھے، آواز کانپ رہی تھی۔

"تم کس راستے پر چل پڑے ہو میرے بیٹے؟"

زارون نے تلخی سے ہنستے ہوئے کہا:

"اسی راستے پر جس پر آپ سب نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا۔

جب سب سماہا اور اس بچی کے گرد گھوم رہے تھے،

تب کسی نے نہیں پوچھا کہ زارون کے اندر کیا جل رہا ہے۔"

خانم کبیر نے ایک قدم آگے بڑھ کر اس کا بازو تھام لیا۔

"دل جلنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ دوسروں کو بھی جلا دو، زارون۔

ہارون سے پوچھ کے دیکھو کتنی تکلیف ہوتی ہو گئی اسے

جیسا وہ انسان ہے نہ آج تم جیل میں ہوتے

سماہا تمہاری بیوی رہی ہے... اور مہا تمہاری بیٹی ہے!"

زارون نے آہستہ سے اپنا بازو چھڑایا۔

آنکھوں میں اس لمحے غصے کے ساتھ ایک لمحاتی درد بھی جھلکا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مگر وہ فوراً چھپا گیا۔

"بیوی؟"

وہ سرد لہجے میں بولا۔

"جن رشتوں میں عزت نہ ہو، وہ صرف نام رہ جاتے ہیں، ماں۔"

خانم کبیر کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"اور باپ کا رشتہ؟"

انہوں نے ٹوٹتی آواز میں پوچھا۔

"کیا وہ بھی صرف نام رہ گیا ہے؟"

زارون ایک لمحے کو خاموش ہو گیا۔

پھر بغیر جواب دیے پلٹا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

پیچھے سے خانم کبیر کی دعا کانوں میں پڑی:

"یا اللہ... میرے بیٹے کو خود سے بچا لے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس سے پہلے کہ وہ سب کچھ جلاڈالے——

خود کو بھی۔"

لیکن وہ روکا نہیں آگے کی طرف بڑھ گیا

ہارون نے مہا کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر گہری سانس لی جیسے وہ اپنا غصہ اپنی تکلیف ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہو پھر چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائی اور دار وازہ نوک کیا

دار وازہ کھول کر اندر داخل ہوا

Ded !!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہا بیڈ سے اترتی ہوئی ہارون کی طرف بڑھی

میرا بچہ !!!ہارون نے ہمشہ کی طرح اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا

"I am upset with you, Dad."

(میں آپ سے ناراض ہو ڈیڈ)

مہا نے اپنے گال پھولاتے ہوئے کہا

“Why, my child? Why are you upset?”

(“کیوں بچہ ؟ناراض کیوں ہے ؟”)

ہارون نے اسکی گالوں پر باری باری ہونٹ رکھے

زارون کے قدم خود باخود رو کے

You didn’t meet me the whole day yesterday"

So.... “

(کل پورا دن آپ مجھ سے نہیں ملے اس لئے,)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ohhhh “Sorry, dad was very busy !!

(بابا مصروف تھے سوری)

ہارون نے مسکراتے ہوئے کہا

No .... No .... No ..!!

مہا نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

“Okay, today the whole day is for your daughter.”

(ٹھیک ہے آج کا پورا دن اپنی بیٹی کے نام)

Really, Dad? Really ?

اس نے ہارون کے گلے سے لپٹ کر کہا:

(واقعی،ڈیڈ؟واقعی؟)

ہارون نے مسکراتے ہوئے کہا:

Yes, sweetheart. No work, no distractions. Just you and me

ناول کلب
Clubb of Quality Content

(ہاں،بچے۔کوئی کام نہیں،کوئی مصروفیت نہیں۔بس تم اور میں۔)

زارون جو ابھی بھی کمرے کے دروازے پر کھڑا تھا،اپنے قدم خود بخود روکے،اور اس منظر کو دیکھتے ہوئے دل میں ہلکی سی گرمائش محسوس کی۔وہ جانتا تھا کہ ہارون کے ساتھ مہا کی خوشی اور تحفظ کا تعلق کتنی مضبوط محبت سے ہے۔

مہانے ہارون کے گالوں پر زور سے بوسے دیے اور کہا:

“I missed you so much, Dad

(میں نے آپ کو بہت یاد کیا، ڈیڈ!)

I miss you too !!

ہارون نے مسکراتے ہوئے کہا

ایک بات اور!!! مہا ہارون کی گودی میں بیٹھی ہوئی تھی

دو بولو میری جان!!! ہارون پیار سے اسکے بال سہلا رہا تھا

آپ زارو کو بھی بولے گئے ہمارے ساتھ آنے کو!!!

زارون کا دل بے آختیار زور سے دھڑکا

زارو؟

ہارون نے نا سمجھی کے ساتھ اسے دیکھا

زارون بھائی!!! ساتھ بیٹھی ریفاہ نے بتایا

اؤ.......ہم کیوں نہیں ویسے تو آجکل وہ میری کوئی بات نہیں مانتا لیکن کہہ کر دیکھو گا!!!!

ہارون نے نرمی سے کہا

Oo thanku ded!!

بہت ضدی ہے!!!ریفاہ نے نفی میں سر ہلایا

بیٹی کس کی ہے۔۔؟؟زارون کبیر کی!!

ہارون کی بات پر زارون نظریں پھیر گیا اور وہاں سے چلا گیا

بھائی کھانا!!!!ریفاہ نے ڈیش آگے رکھی

آپنی ماما سے ملنے گئی تھی آپ!!!ہارون نے ایک نوالہ مہا کی طرف بڑھایا

نئی کل جاؤ گئی بہت مصروف تھی!!!!مہا نے وہ نوالہ کھایا

ریفاہ اور ہارون بے آختیار مسکرائے

ایسا کیا کر رہا ہے میرا بیٹا جو بہت مصروف ہے!!!!ہارون نے پیار سے پوچھوں

School Ded School !!

Clubb of Quality Content

مہانے ذرااتراتے ہوئے کہا

ہم پھر تو بہت مصروف ہو ! ! ہارون نے اسکے بالوں پر نرمی سے ہونٹ رکھے

وہ بلکل زارون کی پرچھائی تھی رنگ روپ یہاں تک کے ضد میں بھی وہ زارون پر گئی تھی

اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کا ہر انداز زارون پر ہی گیا تھا

ہارون نے بہت غور سے اسے دیکھا پھر گہرا مسکرایا

وہ زارون کبیر کی فیمیل ورژن تھی "مہازارون کبیر"

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سماہا گھر آگئی تھی ڈاکٹر نے آرام کا کہا تھا

کیا سوچ رہی ہے آپی ؟؟ آنابیہ کے پاس ہی بیٹھی تھی زرینہ کبیر کچھ کھانے کو لینے گئی تھی

جب سے سماہا ہسپتال سے واپس گھر آئی تھی یوں ہی چپ تھی بلکل خاموش نظریں اوپر چھت پر کسی خالی جگہ پر جمائے ہوئی تھی، کسی سے بات کیے بغیر، جیسے اپنے اندر ایک طوفان چھپا کر رکھے ہو

سماہا نے صرف ایک لمحے کے لیے نظریں اٹھا کر آنابیہ کی طرف دیکھا، پھر دوبارہ نیچے جھکا لیا۔

دل میں وہ سوالات گھوم رہے تھے

ہمارا ابھی ایک بھائی ہونا چاہیے تھا؟؟ آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر بیڈ پر جذب ہو گئے

سماہا کی بات نے آنابیہ کے دل کو ہلکا سا جھنجوڑ دیا:

بھائی کا ہونا ضروری ہوتا ہے زندگی میں؟

سماہا نے آہستہ سے سر ہلایا

ہم بہت ضروری ہوتا ہے جہاں کوئی نہ ہو ساتھ وہاں بھائی کھڑے ہوتے ہے!!!!

جیسے زارون کے لئے ہارون!!! آنابیہ آہستہ سے سرگوشی کی

سماہا نے آہستہ سے سر ہلایا

اتنے میں دارواز ے پر دستک ہوئی

ان دونوں نے ایک ساتھ پیچھے دیکھا خانم اور رابیل کبیر دارواز ہ پر کھڑی تھی

آسلام علیکم!! آنابیہ نے احترام سے کہا

واعلیکم آسلام!!وہ اندر آئی

لیٹی رہو بچے آرام کرو!!

رابیل بیگم نے آہستہ سے سماہا کے بال سہلائے اور نرم لہجے میں کہا

خانم کبیر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سماہا کی طرف دیکھا

وہ کافی دیر اسے ہی بیٹھی رہی نہ کچھ بولنے کے لئے سماہا کے پاس تھا انکے پاس

ہم نیچے زرینہ کے پاس جاتی ہے تم آرام کرو!!!خانم کبیر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

وہ دونوں نیچے چلی گئ

یہ سب اتنے اچھے ہے پتا نہیں زارون بھائی کس پر گئے ہے!!!آنابیہ دانت پیس کر بولی

سماہا خاموش رہی کچھ نہ بولی

میں اندر آجاؤ؟؟ہارون کی آواز نے انکو آپنی طرف متوجہ کیا

جی جی بھائی!!آنابیہ جلدی سے کھڑی ہوگئ

یہ میڈیسن ہے وقت پر دینی ہے یہ والی ابھی دودھ کے ساتھ دینی ہے!!ہارون نے ایک لفافہ آنابیہ کی طرف بڑھایا

آنابیہ نے پکڑلی اور کمرے سے نکل گئی شاید دودھ لینے کے لئے

ہارون نے ایک نظر سماہا کی طرف دیکھا

طبیعت کیسی ہے؟؟ بہت ہمت کرنے کے بعد یہ لفظ ادا ہوئے

آپکے بھائی کے مہربانی کے ساتھ ٹھیک ہوں!!!آواز میں چھپا طنز ہارون کو صاف محسوس ہوا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسکی طرف سے میں..........

کب تک ہارون۔۔۔۔

سماہا اٹھ کر بیٹھی

اسکی طرف سے آپ معافی مانگتے رہے گئے وہ دن بادن بگڑتا جارہا ہے اپکی یہ ڈھیل کل اس سے کچھ بڑا کروا دیں گئ!!!!سماہا نے انتہائی سنجیدگی سے کہا

ہارون کے پاس کچھ نہیں تھا بولنے کو

میں کیسے آپنی بیٹی وہاں اسکے رحم وکرم پر چھوڑ دوں؟؟

سماہانے اپنے دل کی بھڑاس نکالی، آنکھوں میں تھکن اور غصے کے ساتھ۔

وہ میرے پاس محفوظ ہے!!! ہارون نے سانس گہرا لیا

کل اپکی شادی ہو جائے گئ آپکے خود کے بچے۔۔۔۔

میں اس ٹوپک پر بات نہیں کرنا چاہتا جب تک ہارون کبیر زندہ ہے مہا کی طرف سے آپکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے!!! ہارون نے اسکی بات کاٹ جیسے یہ موضوع بے معنی بے فضول ہو

سماہانے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں، سانس اندر لیے اور آہستہ سے باہر نکلا

ہارون کی موجودگی میں مہا محفوظ ہے، مگر زارون کبیر کے حوالے سے اس کا خوف ابھی بھی برقرار تھا۔

بس میں چاہتا ہوں آپ ایک اچھی زندگی گزارو!!!!

چاہیے زارون کے ساتھ لیکن آپ خوش رہو!!!

ہارون نے سانس گہرا لیا، آنکھوں میں خاموشی اور جذبات کی مکس کیفیت تھی۔

اور آپ ایسا کیوں چاہتے ہے؟؟؟ سماہا نے سوالیہ نظروں سے ہارون کی طرف دیکھا

مجھے پروہ ہے آپکو پریشان نہیں دیکھ سکتا!!!!وہ صرف سوچ سکا کہا آج بھی نہیں

آپی دودھ!!!اتنے میں آنابیہ کمرے میں داخل ہوئی

آپکو آرام کرنا چاہے پھر ملتے ہے!!!ہارون وہاں سے نکل گیا

سماہا کی نظریں ابھی بھی دارِوازے کی طرف تھی جہاں سے وہ گیا تھا

مجھے لگتا ہے ہارون بھائی آپکو آج بھی پسند کرتے ہے!!!!آنابیہ نے دودھ کا گلاس سماہا کی

طرف بڑھایا

جانتی ہوں!!!سماہا کی نظریں ابھی بھی وہی تھی

لیکن آب مجھے کسی کی محبت پر یقین نہیں یہ سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہے!!!سماہا نے

روخ موڑلیا

Clubb of Quality Content

ضروری تو نہیں ہر مرد ایک جیسا ہو!!!

مرد تو بہت خوبصورت لفظ ہے جس کا ساتھ تحفظ دیتا ہے شرط یہ ہے کے وہ مرد ہو جیسے "

ہارون ہاشم کبیر"!!!

آنابیہ نے سوچتے ہوئے کہا

سماہا نے کوئی جواب نہیں دیا

****

دیکھے آپ اندر نہیں جا سکتے!!! گارڈ مسلسل پولیس کو روک رہے تھے

آپ جانتے بھی ہے آپ کہاں کھڑے ہے؟!! ایک گارڈ نے بڑے سے دار وازہ کے پاس لگی

خوبصورت تختی کی طرف دیکھ کر کہا جس پر

"کبیر ولا" لکھا ہوا تھا

ہم جانتے ہے ہم صرف ہارون کبیر سے ملے گئے اور چلے جائے گئے!!! کونسٹیبل نے کہا

اتنے میں ایک گاڑی آکر اسکے برابر میں روکی

یااللہ ہارون یہ پولیس !! خانم کبیر گھبرا کر بولی

آپ لوگ اندر جائے میں دیکھتا ہوں !!!! ہارون نے نرمی سے کہا وہ دونوں اندر چلی گئی

Hello Mr Haroon Kabeer !!

ایک آفسر ہارون کی طرف بڑھا

کیسے آنا ہوا؟؟ بغیر کسی رد عمل کے سوال

ہمیں زارون کبیر کے خلاف کمپلین آئی ہے انہوں نے آپنی بیوی کو آگ لگا۔۔۔

اندر چل کر بات کرتے ہے !!! ہارون نے انکی بات کاٹی

قدم آگے بڑھائے اور آفسر کے ساتھ اندر چلا گیا۔

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے سامنے ہی صوفے پر زارون ہاتھ میں ٹی وی ریموٹ پکڑے بیٹھا تھا

زارون ایک سیکنڈ کے لئے چونکا تھا لیکن ہارون کو دیکھ کر ریلکس ہو گیا

Hello Mr Zaroon kabeer !!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لوگ وہی صوفوں پر بیٹھ گے

ہارون نے گھور کر زارون کی طرف دیکھا تو وہ بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

ہارون زارون کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

ہم اس کمپلین کورد نہیں کر سکے مسٹر کبیر کیوں کے انکی بیوی کا بیان بھی شامل ہے !!!آفسر نے بات شروع کی

زارون نے بے یقینی کے ساتھ ان آفسر کو دیکھا شاید وہ ابھی بھی اسی غلط فہمی میں تھا کے کوئی کچھ نہیں کہے گا

ہارون نے آفسر کی بات سن کر خود پر قابو پایا، لیکن نظریں زارون کبیر کی طرف مسلسل تھیں

جیسے کہنا چاہ رہا ہو لو آب سمبھال لو زارون روخ ہی بدل گیا ہمشہ کی طرح وہ پھر سب کچھ ہارون کر سر ڈال گیا تھا

میں جانتا ہوں کہ شکایت کی گئی ہے، لیکن یہ ہمارا فیملی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ فیملی میٹر نہیں ہارون۔۔!!!!!زرینہ کبیر نے ہارون کی بات کاٹی

سب نے ایک ساتھ پیچھے کی طرف دیکھا

زارون نے ضبط سے مٹھیاں بند کی

وہ چلتی ہوئی انکے پاس آئی

یہ میری بیٹی کی زندگی اور تحفظ کا میٹر !!!! نظریں زارون پر تھی

چچی جان۔۔

نہیں ہارون تم بیچ میں نہیں بولے گئے !!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرینہ کبیر نے ہارون کو روک دیا،ان کے لہجے میں مضبوطی تھی

خانم کبیر اور رابیل کبیر بھی وہاں آگئی تھی

اس نے میری بیٹی کو کمرے میں بند کر کے آگ لگانے کی کوشش کی اس سے بڑا اور کیا ہی جرم ہو سکتا ہے ایک زندہ انسان کو جلانے کی کوشش !!!!!زرینہ کبیر کا لہجہ مظبوط تھا

ہارون نے گہری سانس لی اور زارون کی طرف دیکھا جو چپ کھڑا تھا

آپ اس کو لے جائے!!! زرینہ کبیر نے آفسر کی طرف اشارہ کیا آفسر ہاتھ کھڑی لے کر آگے بڑھا اور انکے قدم ہارون کے زہریلی نظروں نے روکے تھے

ہم آپنی گاڑی میں آئیں گئے!!! ہارون اس آفسر کی طرف دیکھ کر کہا

وہ پولیس وہاں سے چلی گئی

مجھے معاف کرنا ہارون لیکن بیٹی اس کے ہوتے محفوظ نہیں!!! زرینہ کبیر پھوٹ پھوٹ کر رودی

چچی جان!! ہارون نے آگے بڑھا کر انکو اپنے ساتھ لگایا

وہ بہت مجبور اور بے بس تھا ایک طرف سچ کا ساتھ دینے تھا اور دوسری طرف اسکی ایک زندگی تھی جسکا نام زارون کبیر تھا وہ بہت بری طرح پھنس چکا تھا

چلو آب!!! ہارون نے زارون کی طرف غصے سے دیکھا

زارون اسکے پیچھے ہی چل دیا

دل تو کرتا ہے تمھیں وہی کوئی دس سال کی جیل کرواؤ لیکن۔۔۔۔

ہارون روکا اور پیچھے آتے زارون کی طرف دیکھا

لیکن.........!!زارون جیسے سننا چاہتا تھا

وہی دل جلنے لگتا ہے یہ سوچ کر آپنے دل جگر کیسے وہاں چھوڑ آؤ۔۔۔۔!!!!!اسکی آواز میں بھاری پن تھا جیسے زارون محسوس کر سکتا تھا

آسان نہیں ہوتا آپنے جسم کا حصہ کسی کو دے دینا لیکن تم نہیں سمجھو گئے ہمشہ میرے لئے مشکل کھڑی کر دیتے ہو!!!!ہارون کہتا واپس باہر کی طرف چل دیا

زارون گہرا مسکرایا

اگر یہ انسان اسکے ساتھ تھا تو اسے دنیا نہیں چاہیے تھی بس ہارون کبیر ہی چاہیے تھا

آب کیا کرو گئے وہاں جا کر؟؟؟زارون نے تھوڑا ڈرتے ہوئے سوال کیا تھا

ہارون نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کی

انکی گاڑی پولیس اٹیشن سے تھوڑا دور گارڈن آیریا کے پاس روکی تھی

****

دونوں ایک ساتھ پولیس اسٹیشن سے باہر نکلے۔

سفید شرٹس، سیاہ پینٹس، آنکھوں پر کالے چشمے ——اور قدم ایسے ہم آہنگ جیسے برسوں سے ایک ہی رفتار میں چلنا سیکھ لیا ہو۔ قدم باقدم آگے بڑھتے گئے، اور ارد گرد کا منظر خود بخود ان کے گرد ٹھہر سا گیا۔

کتنی ہی نظریں تھیں جو پلٹ پلٹ کر انہیں دیکھ رہی تھیں۔ کوئی چلتے چلتے رک گیا، کوئی سانس روکے بس دیکھتا رہ گیا۔

فضا میں سرگوشیاں بلند ہوئیں——

"یار... کیا چیز ہیں دونوں!"

وہ مگر مکمل بے نیازی کے ساتھ چلتے رہے، جیسے یہ توجہ، یہ نظریں، یہ داد... سب ان کے لیے نئی نہیں تھی۔

دونوں میں زیادہ پیارا کون ہے؟؟

کسی کی زبان پر ہارون کبیر تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

توکسی کے ہونٹوں پر زارون کبیر۔

فیصلہ کرنا سب کے لیے مشکل تھا——کون زیادہ ہینڈ سم ہے؟

سچ یہ تھا کہ وہ دونوں اپنے آپ میں اپنی مثال تھے۔

جب وہ ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو دشمن پناہ مانگتے تھے۔

کتنی زبانیں تھیں جو ان کے لیے زہر اُگلتی رہیں،

کتنی سازشیں تھیں جو انہیں الگ کرنے کے لیے بُنی گئیں——

مگر ہر کوشش ناکام رہی۔

غلط فہمیوں کے طوفان آئے، فاصلے ڈالنے کی ہر چال چلی گئی،

مگر انہوں نے کبھی کسی تیسرے کو یہ گمان تک نہ ہونے دیا

کہ وہ اب الگ ہیں۔

وہ ایک جسم اور دو جان تھے۔

"گاڑی تم چلاؤ گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون نے سنجیدگی سے کہا۔

زارون نے ایک لمحے کو اس کی طرف دیکھا — پھر خاموشی سے اس کے کندھے کی طرف نظر گئی۔

بغیر کچھ کہے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

دونوں گاڑی میں بیٹھے، دروازے بند ہوئے، اور گاڑی آہستہ آہستہ وہاں سے نکل گئی۔

مگر چند نظریں اب بھی اسی سمت جمی رہیں، جہاں وہ گاڑی لمحوں پہلے موجود تھی۔

کبیر محل میں بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پتا نہیں کیا بنا ہو گا... سلطان صاحب بھی یہاں نہیں ہیں؟"

خانم کبیر فکر سے ایک جگہ سے دوسری جگہ چکر لگا رہیں تھی۔

"فکر نہ کریں، میرا بیٹا اس کے ساتھ ہے۔ وہ اسے لے کر ہی واپس آئے گا۔"

رابیل کبیر نے کہا — لہجے میں فخر تھا، غرور تھا، اور ایک ماں کا بے پناہ مان۔

بھائی!!! اتنے وہ دونوں اندر داخل ہوئے

ہارون بغیر کسی کو دیکھے بغیر کچھ کہے آپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

زارون کی نظریں بھی اسی پر تھی

زارون!!! خانم کبیر زارون کی طرف بڑھی

"ایک منٹ میں آتا ہوں۔"

زارون مختصر سا کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

ہارون کمرے میں داخل ہوا۔

شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اس کے ہاتھ لمحہ بھر کو رُکے، پھر اس نے شرٹ اتار کر ایک طرف پھینک دی۔

کندھے پر لگا زخم ہلکی ہلکی دھڑکن کے ساتھ درد دے رہا تھا، اور خون آہستگی سے بہہ رہا تھا۔

کندھے میں تکلیف اٹھ رہی تھی

اتنے میں زارون بھی کمرے میں داخل ہوا

کچھ کہے بغیر ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بیٹھایا فرسٹ آیڈ باکس لے کر آیا

ہارون بھی خاموش رہا زارون کی نظر اسکے مسلز پر گئی آنکھوں میں جیلسی کی لہر دوڑ گئی اور نظر آپنے مسلز پر گئی پھر ہارون کے مسلز کو دیکھا

تھوڑے بڑے ہے بس!!! بے آختیار منہ سے نکلا

کیا؟؟! ہارون نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

آ.... کچھ نہیں!!! جلدی سے اسکی پٹی اتارنے لگ گیا

تم بھی دوبارہ ڈاکٹر کے پاس نہیں گئے ہو اور میرے ذہن میں بھی نہیں رہا!!! زارون نے آہستہ آہستہ پٹی کھولی

تمہارے ذہن سے تو ہارون کبیر اترتا جا رہا ہے یہ پھر ایک زخم ہے!!!! ہارون کی آواز میں طنز تھا جو زارون کے دل پر کسی تیر کی طرح لگا

"ایسا کچھ نہیں ہے..."

زارون نے دھیمی مگر بھاری آواز میں کہا،

نگاہیں اب بھی زخم پر تھیں، جیسے ہارون کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہ ہو۔

"ایسا ہی ہے،"

ہارون نے سنجیدگی سے جواب دیا،

"تمہیں اب فرق ہی نہیں پڑتا... پہلے میرے زخم دیکھ کر تم پاگل ہو جاتے تھے،

اب یاد بھی نہیں رہتا کہ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے یا نہیں۔"

زارون نے جب پٹی پوری طرح ہٹائی تو کندھے پر سیاہ سا نشان اور تازہ زخم واضح تھا۔اس نے گہری سانس لی، فرسٹ ایڈ سے روئی نکالی، اور غیر معمولی احتیاط سے زخم صاف کرنے لگا۔

ہارون زخم گہرا ہے ہمیں ڈاکٹر کے پاس چلنا چاہے!!! زارون کی نظر اس زخم پر تھی جہاں سے خون نکل رہا تھا

تم پٹی بدل سکتے ہو تو ٹھیک ورنہ میں خود کر لو گا!!!! ہارون نے رخ موڑ لیا۔لہجے میں ناراضگی صاف تھی

زخم گہرا ہے ہارون بلیڈ ینگ ہو رہی ہے ایک بار۔۔۔۔

شکریہ میں کر لو گا!!! ہارون نے اسکے ہاتھ سے باکس پکڑا

کر رہا ہو!!! زارون نے واپس فرسٹ آیڈ باکس اسکے ہاتھ سے لیا اور آرام سے اسکی پٹی بدلی

ہارون کے چہرے پر تکلیف کے آثرات واضع تھے لگ رہا تھا اسے تکلیف ہو رہی ہے

زارون نے بہت آحتیاط کے ساتھ پٹی بدلی ایک نظر ہارون کو دیکھا اور آگے بڑھ کر اسکے

کندھے پر ہونٹ رکھ دیے جہاں زخم تھا

ہارون ایک سیکنڈ کے لئے چونکا جانتا تھا اسے منانے کی کوشش ہو رہی ہے

وہ خاموشی سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلا گیا

زارون نے گہری سانس لی اسے ہی بیٹھے اسے دیکھتا رہا پھر چلتا ہوا اسکے پاس گیا اور زور سے اس

کے گلے لگ گیا لیکن خیال رکھا کے اسکے کندھے کو تکلیف نہ ہو

زارون ہارون کے گلے لگے اور ہارون کو تکلیف ہو یہ دو الگ چیزیں تھی

ہارون نے کچھ نہیں کہا

بہت تنگ کرتا ہوں تمھیں بہت تکلیف دیتا ہوں میں ہے نا!!! وہ اسے ہی اسکے گلے لگا رہا

آواز میں نمی تھی

ہارون نے آنکھیں بند کر لیں ہارون نے آپنے آنسو کو کنڑول کیا

نئ زارون تنگ کرو تکلیف دوں لیکن مجھے !!!!اس نے زارون کو پیچھے نہیں کیا

کسی دوسرے کو تکلیف دینے کی کیا تک بنتی ہے !!!!

آپ ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ؟؟؟ وہ ویسے ہی اسکے گلے لگا ہوا تھا

ایک زندہ انسان کو کمرے میں بند کر کے آگ لگا دی اور تم مجھ سے پوچھ رہے ہو ایسا کیا کر دیا میں نے !!!! ہارون کو اسکے اس سوال پر غصہ آیا تھا

اس نے مجھے تکلیف دی تھی !!! زارون اس سے دور ہوا

Clubb of Quality Content

ایسا بھی کیا تکلیف دے دی جو تم اسے جلانے جا رہے تھے ؟؟

ہارون نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

کہہ رہی تھی کے "میرے پاس ہارون ہے" بس غصہ آگیا مجھے !!! ہارون نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا

اتنی سی بات ----

تمہارے لئے اتنی سی بات ہو گئی میرے لئے یہ اتنی سی بات نہیں!!!!زارون اسکی بات کاٹ گیا

انداز ہے تمھیں آج میں یہاں نہ ہوتا تو وہ میرے گھر سے ہارون کبیر کے گھر سے اسکے زارون کو لے جاتے!!!!ہارون نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

''اوہ،لے جاتے؟''

زارون کے لبوں پر تحقیر آمیز مسکراہٹ آئی۔

''حلوہ تھوڑی ہوں میں۔

زارون کبیر ہوں——

ہاتھ لگا کر تو دیکھتے،

اسی کمرے میں جلا کر راکھ کر دیتا اُن سب کو!''

ٹھیک ہے جاؤ سب کو جلا کر مار دو!!!

ہارون نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور چلتا ہوا واپس بیڈ کی طرف آ گیا

ہارون؟؟

نئ زارون دن بادن میرے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتے جارہے ہو تم۔۔۔ تم وہ ہو ہی نہیں جو میری بات سنتے تھے سمجھتے تھے ٹھیک ہے پھر جو دل کرتا ہے وہ کرو!!!!ہارون نے شرٹ پہنی اور اسکی طرف دیکھا

کیا چاہتے ہو تم؟؟زارون نے بے بسی سے ہارون کی طرف دیکھا

مہاواپس۔۔۔

سوری یہ نہیں سکتا!!زارون دوٹوک لہجے میں بولا

پھر اسے باپ کا پیار دو زارون!!!ہارون تھکن بھرے لہجے میں کہا

تم دے تو رہے ہو دوں میں نے کون سا روکا ہو!!انداز بے پرواہی والا تھا

دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے!!!ہارون کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔

ہاں!!سیدھا سیدھا بولو نہ کے میں چلا جاؤ یہاں سے آب میری موجودگی تمھیں ڈسٹرب کرتی ہے۔۔!!!!

ہارون کا دل چاہا اپنا سر کسی دیوار پر دے مارے ـــــ مگر وہ کچھ کہے بغیر وہاں سے نکل گیا۔

چھوڑوں گا نہیں میں تمھیں تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے خلاف رپورٹ کرنے کی!!!!!

لہجہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا

سب سے پہلے تو اس آدم سے نپٹنا پڑے گا!!!! وہ کہتا ہارون کے لئے ایک اور مصیبت کھڑی کرنے چلا گیا

****

زرنیہ کبیر جائے نماز پر بیٹھی تھی وہ مغرب ادا کر رہی تھی

آسلام پھیرا

اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے

یااللہ!!

میری پر پھر ایسا کوئی شخص مسلط نہ کیجیے گا جس کی دست برس میں رہتے ہوئے اسے سجدے میں صبر کے آنسو بہانے پڑے

Clubb of Quality Content

اس پر وہ شخص مسلط کیجیے گا جیسے پاکر وہ شکر کا سجدہ ادا کرے!!!!

سماہا کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی۔ نظریں انہی پر تھی وہ جانتی تھی کے وہ آب اسکے نصیب کی دعا کر رہی ہو گئی

شام کی روشنی پردوں سے چھن کر اندر آ رہی تھی،

جیسے دن بھی آہستہ آہستہ اس کے زخموں کو چھونے کی کوشش کر رہا ہو۔

آنابیہ خاموشی سے اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔

کچھ لمحے گزرے — پھر اس نے ہمت کر کے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سماہا... تمہیں ایک بات بتانی ہے۔"

سماہا نے کوئی سوال نہیں کیا۔ بس نظریں کھڑکی سے ہٹا کر آنابیہ پر ڈال دیں۔

وہ نظریں جو پہلے ہی بہت کچھ سہہ چکی تھیں۔

"آدم نے...

زارون کے خلاف رپورٹ درج کروائی تھی۔"

سماہا کی پلکیں ایک لمحے کو لرزیں۔

سانس رکی ——پھر آہستہ سے باہر نکلی۔

"رپورٹ...؟"

آواز مدھم تھی، جیسے خود سے پوچھ رہی ہو۔

ہمم!! آنابیہ نے سر ہلایا

کیا فائدہ وہ اس وقت کبیر محل ہوگا کیا لگتا ہارون رہنے دیتا اسے جیل میں !!!

سماہا نے نظریں دوبارہ جھکا لیں۔ ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی——

ایسی مسکراہٹ جس میں خوشی نہیں بس تھکن تھی۔

آہہ !!! جب تک ہارون بھائی اسکو سزا نہیں دے گئے وہ یہ حرکتیں کرتا رہے گا!!!! آنابیہ نے گہری سانس لی

آنابیہ نے زرنیہ کبیر کی طرف دیکھا جو اب بھی کچھ مانگ رہی تھی

Clubb of Quality Content

آپی جب زارون بھائی آپکو چھوڑ دے گئے تو دوبارہ شادی کریں گئ!!!!!آنابیہ بے نے خود کو چین کرتا ہوا سوال پوچھ ہی لیا

شادی!!!وہ تلخی سے مسکرائی

نہیں میں جس جس کو مکمل میسر رہی ہوں انہوں نے میری ناقدری ہی کی ہے ڈر لگتا ہے شادی سے!!!!!سماہا کی آواز میں نمی اور تکلیف دونوں تھی

کمرے میں خاموشی چھا گئی

مجھے ڈر ہے وہ آدم کو نقصان نہ پہنچا دے!!!!سماہا نے آپنا خوف ظاہر کیا

Clubb of Quality Content

آدم اپنی فائل سمیٹ ہی رہا تھا کہ جب اچانک دروازہ زور سے کھلا۔

زارون کبیر اندر داخل ہوا—چہرے پر سکون، آنکھوں میں طوفان۔

"تم نے رپورٹ کی؟"

زارون کی آواز دھیمی تھی، مگر اس دھیمے پن میں خطرہ چھپا تھا۔

آدم نے سر اٹھا کر دیکھا، ایک لمحہ رکا—— پھر کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"ہاں۔

اور اگر دوبارہ موقع ملا تو دوبارہ کروں گا۔"" میں اب راستہ نہیں بدلوں گا تمھیں تمہارے انجام تک پہنچاؤ گا یا تو تم اپنا راستہ بدلو گئے یا میں انجام تک پہنچ جاؤ گئے لیکن کوئی ایک کام تو ہو گا

زارون کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"زارون کبیر راستہ نہیں بدلتا، لوگ اپنا راستہ بدل لیتے ہے۔"

تم بدلو گئے!!! آدم نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"بہت بہادر ہو گئے ہو آدم...

انسان ہوں!"

آدم کا لہجہ مضبوط تھا۔

"اور جو تم نے کیا وہ جرم تھا۔ خاموش رہنا اس جرم میں شریک ہونا ہوتا ہے۔"

زارون نے آہستہ آہستہ اس کے قریب قدم بڑھائے۔ اتنے قریب کہ

آدم کو اس کی سانس محسوس ہونے لگی۔

"تم جانتے ہو تم کس کے خلاف کھڑے ہو؟"

زارون نے سر جھکا کر

اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میں زارون کبیر ہوں۔ نام سنا ہے نا؟"

"سنا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آدم نے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹایا۔

"اسی لیے تو رپورٹ کی ہے۔ کیونکہ تم جیسے لوگ صرف نام سے ڈراتے ہیں،

قانون سے نہیں۔"

ہاہاہا قانون!!! زارون گہرا ہنسا

تم مجھے قانون بتاؤ گئے ایک پروسیکیوٹر کو قانون بتائے گئے!!!

زارون کا چہرہ سخت ہو گیا۔

اتنا سخت کے آدم کو قدم پیچھے لینے پڑے

ویسے سماہا زارون کبیر نے کیا ڈیل کی ہے تم سے جو تم اس کے حمایتی بن رہے ہو!!!!زارون سکون سے اسکی کرسی پر بیٹھ گیا

جو بھی کی ہو تمھیں اس کیا!!!!! آپنی کرسی پر بیٹھا دیکھ آدم کو غصہ تو بہت آیا لیکن صبر کر گیا

زارون کی مٹھی بند ہو گئی۔

آنکھوں میں غصہ

وہ اٹھا اور ایک ہی لمحے میں آدم کو گھسیٹ کر کرسی پر دے مارا۔

آدم کو سنبھلنے کا موقع تک نہ ملا

کہ زارون کے ہاتھ اس کے گلے میں پیوست ہو چکے تھے۔

''اتنی اکڑ...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج تک میں نے ہارون کبیر کی بھی برداشت نہیں کی،

اور تو کس کھیت کی مولی ہے؟!!"

پکڑا اتنی مضبوط تھی

کہ آدم کو اپنی سانس ٹوٹتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

آنکھیں باہر کو آنے لگیں۔

"میں زارون کبیر ہوں——

تمہاری نسلیں اجاڑ کر رکھ دوں گا،

سمجھے؟!!!"

گرفت مزید سخت ہوئی۔

آدم کا چہرہ سرخ سے سیاہی مائل ہونے لگا۔

پھر بھی اس نے آخری ہمت جمع کی۔

"تمہیں ختم کروں گا میں...

اور یہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے—"

"ہا...ہا...ہا!!!"

زارون کا قہقہہ

پورے آفس کی دیواروں سے ٹکرا کر گونج اٹھا۔

اگلے ہی لمحے وہ یکدم سنجیدہ ہوا

اور آدم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

"زارون کبیر کو مٹاتے مٹاتے

تمہاری نسلیں مٹ جائیں گی—مگر تم زارون کبیر کا بال بھی بیکا نہیں کر سکو گے۔"

اس نے اپنے ہاتھوں کی گرفت اور سخت کر دی۔

"جا کر میری سویٹ ہارٹ کو بتا دینا—

زارون کبیر

بہت جلد اس سے ملاقات کرے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک زوردار جھٹکے سے

اس نے آدم کا گلا چھوڑ دیا۔

آدم کرسی پر ڈھیر ہو گیا، سانس بحال کرتے ہوئے زور زور سے کھانسنے لگا۔

زارون نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا اور لمبے قدموں سے وہاں سے نکل گیا۔

آدم ہانپتے ہوئے سوچ رہا تھا—— وہ یقین نہیں کرتا تھا کہ زارون اتنا خطرناک ہو سکتا ہے۔
لیکن آج...

اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اسے یقین آچکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ سب اس وقت کھانے کے ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے سب موجود تھے سوائے

ہارون کبیر کے

میز پر بلکل خاموشی تھی زارون خاموشی سے بیٹھا تھا نا کھانا کھا رہا تھا بس بیٹھا تھا وہ جانتا تھا

ہارون اس سے ناراض ہے

ہارون کہاں ہے؟؟؟ہاشم کبیر نے پوچھا

اسکی طعبیت ٹھیک نہیں تھی کندھے میں درد تھا اس لئے وہ کچھ دیر آرام کر رہا ہے!!!!

اربیل کبیر نے بتایا

آپ دو لوگوں کا کھانا ایک ڈش میں لگادیں پلیز!!!!زارون نے ملازمہ کی طرف دیکھا وہ سر ہلاتی کھانا ایک ڈش میں رکھنے لگ گئ

خانم کبیر نے نفی میں سر ہلا وہ اسی ہی حرکتیں کرتا تھا جب ہارون ناراض ہوتا تھا اور باز پھر بھی نہیں آتا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ لے!!!اس ملازمہ نے ایک بڑی ساری ڈش میں کھانا لگا کر زارون کو دے دیا

وہ کھانا لیتے ہارون کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

آہستہ سے اس نے دروازہ کھولا۔

کمرے میں ہلکی سی تاریکی تھی،

خاموشی ایسی کہ سانسوں کی آواز بھی سنائی دے۔

وہ دھیمے قدموں سے اندر آیا،

کمرے کے ایک طرف رکھے صوفے کے پاس رکا،

کھانے کی ڈش میز پر رکھی اور پھر بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے لائٹ جلائی۔

نظر فوراً ہارون پر پڑی——

کمبل کے اندر سکون سے لیٹا ہوا، چہرے پر تکیہ رکھا تھا

ہارون!!! زارون نے بہت نرمی سے پکارا کوئی جواب نہیں

ہارون اٹھوں!!! وہ بیڈ پر ایک ٹانگ اوپر اور ایک نیچے رکھ کر بیٹھ گیا

کوئی جواب نہیں

ہارون!!! زارون نے کمبل اتارنے کی کوشش کی جو مظبوطی کے ساتھ لیا گیا تھا

زارون بے اختیار بڑبڑایا،

"مجھے ضدی کہتے ہو، خود دیکھو کتنے ضدی ہو تم..."

وہ جھکا

اور آہستہ سے اس کے چہرے سے تکیہ ہٹا دیا۔

روشنی میں

ہارون کا چہرہ نمایاں ہوا — آنکھیں بند تھیں، مگر پیشانی پر بل

اور چہرے پر تھکن کی گہری لکیر

سب کچھ کہہ رہی تھی۔

اٹھ جا اتنے نخرے تو میں نے کبھی آپنی بیوی کے نہیں اٹھائے!!!!!!!!زارون گہری

سانس لی

لیکن ویسے ہی لیٹا رہا

زارون کچھ سوچتے ہوئے جوتے سمیت اسکے کمبل میں گھوس گیا

اور ایک ادا سے اسکے چہرے پر ہاتھ کے ذریعے لکیر بنانے لگا

بے بی نخرے رات کو دیکھانا زارون کبیر اچھے سے جواب دیں گا لیکن ابھی اٹھو آپنے زارون کو کھانا کھالاؤ تمہارا زارون بھوکا ہے بے بی!!!!! زارون نے جھک کر ہارون کے کان میں بے باک انداز میں سر گوشی کی

کیا مسلہ ہے؟؟؟ ہارون تو سرخ ہو گیا تھا غصے سے

بے بی اتنی لال نہ ہو بندہ بشر ہوش کھو بیٹھے گا!!! وہ کہاں باز آنے والا تھا

تم!!!

آخر کار ہارون نے نرم انداز میں کمبل سے سر نکالا بیٹھا

نئی کرو سویٹ ہارٹ بیوی نہیں ہے میرے پاس تمہارے ساتھ ہی گزارہ کرنا پڑے گا

!!!!! زارون نے آفسوردگی کا اظہار کیا

ہارون کے ہونٹوں پر تلخ مٹھاس کے ساتھ ہلکی سی مسکراہٹ آئی،

دفع ہو کھانا لے کراؤ!!!! ہارون اس نوٹنکی باز کو صرف گھور ہی سکتا تھا

زارون نے ڈش ہاتھ میں پکڑی اور ہارون کے بیڈ کے پاس آگیا۔

ہارون ہاتھ دھو کر آیا

کندھا کیسا ہے؟؟زارون نے کندھے کی طرف اپنی آنکھیں اٹھائیں، جہاں اب بھی خون کی ہلکی لالی اور تکلیف کے آثار تھے۔

"ٹھیک ہے... درد ابھی بھی ہے،

لیکن زیادہ نہیں، بس تھوڑی حساسیت محسوس ہو رہی ہے۔"

اس نے آہستہ سے کہا، مگر لہجے میں سختی اور ضبط واضح تھا۔

زارون نے نظریں کندھے پر جمائیں،

ایک لمحے کے لیے دل میں ہلکی تشویش گزری،

پھر آہستہ آہستہ ہاتھ بڑھایا، پٹی ہٹائی اور نرم ہاتھوں سے اس کی جلی ہوئی جگہ کو چھوا،

پھر ایک خوش گوار میں کھانا کھایا گیا

شادی کب کر رہے ہو؟؟؟زارون نے کپڑے سے ہاتھ صاف کیے

تمہاری شادی کے حالات میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں آپ اس کے بعد کیا لگتا ہے شادی کروگا

!!!کس توقف کے بغیر جواب آیا تھا

یار تم تو اچھے انسان ہو تمہاری بیوی خوش رہے گئ تمہارے ساتھ !!!!زارون نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

تجھ جیسی زنانہ عورت میرے پاس ہے تو بیوی کا کیا کرنا ہے !!!ہارون نے شرارت سے آنکھ ونک کی

زارون بے آختیار ہنس پڑا

ناولز کلب
Club of Quality Content

****

وہ سر پھرا انسان آج آفس آرہا ہے کسی قسم کی کوئی اونچ نیچ نہیں ہونی چاہے

کیا زارون سلطان کبیر آفس آرہا ہے ؟؟ریسپشن پر بیٹھی لڑکی نے حیرت سے پوچھا

ریسپشن اور سیکریٹریز اپنی جگہ کھڑی، فائلیں، کیس ڈاکیومنٹس اور نوٹس فوری طور پر ترتیب دے رہی تھیں تاکہ زارون کے آنے پر کوئی بھی غیر منظم چیز نظر نہ آئے۔ ہر قلم، اسٹیشنری اور دستاویز اپنی جگہ پر، بالکل صاف اور حاضر۔

سٹاف کے چہرے پر سنجیدگی تھی، کوئی مسکراہٹ نہیں، سب کے لب محض ہلکے سے دبے ہوئے، تاکہ وہ زارون کے احترام اور پروفیشنلزم کے مطابق نظر آئیں۔

کلرک اور معاون عملہ اپنے کمپیوٹر کی سکرینیں دیکھ رہا تھا، ای میلز، کیس ڈیٹا، اور دستاویزات مکمل چیک کر رہا تھا، یہ جانتے ہوئے کہ زارون ایک حساب کتاب رکھنے والا اور اصولی پروسیکیوٹر ہے۔

Clubb of Quality Content!

آفس کا ماحول بالکل پرسکون تھا، فون کی آوازیں اور معمول کی سرسراہٹ بھی رک گئی تھیں۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ زارون کے آنے کے بعد کام کی رفتار اور توجہ دوگنی ہو جائے گی۔

معاونین اور اسٹاف کے قدم نرم، ہاتھ پیچھے، اور نظریں صرف اپنے کام پر، تاکہ وہ پروفیشنل ماحول برقرار رکھ سکیں۔

ایک سیاہ لینڈ روور (Land Rover) آکر رکی وہ گاڑی تقریباً

₹57,100,000+ کی تھی خوبصورت اور چمک دار

زارون کبیر گاڑی سے اترا آنکھوں پر چشمہ جو اس کے پرکشش اور مغرور انداز کو بڑھا رہا تھا۔

بازو پر برانڈ کی گھڑی، جو نفاست اور طاقت کی علامت تھی۔

لباس صاف، شاندار اور پروفیشنل، ہر جزو مکمل قابو اور اعتماد ظاہر کر رہا تھا۔

زارون کبیر آفس کے دروازے کی طرف بڑھتا ہے، ہر قدم کے ساتھ ماحول میں ایک

خاموشی اور سکون پھیلتا ہے۔

ولی بھی اسکے پیچھے تھا

وہ آفس میں داخل ہوا ایسا محسوس ہوا جیسے آفس میں کوئی بھی موجود نہ ہو زارون نے چشمہ

اتار ان سب کی طرف دیکھا جو بہت دیہان سے کام کر رہے تھے

Good morning Prosecutor Zaroon kabeer !!!

ریسپشن پر موجود لڑکی نے احترام سے کہا

زارون سر ہلاتا ایک طرف چلا گیا

Good morning !!!

سیکریٹری چلتا ہوا زارون کے پاس آیا ہاتھ میں فائل پکڑی ہوئی تھی چہرے پر مدہم سی مسکراہٹ

زارون نے بغیر کچھ کہے اسکے ہاتھ میں پکڑی فائل سیدھی کر کے اسے پکڑائی جو اس نے الٹی پکڑی ہوئی تھی وہ دانت نکالتا وہاں سے ایک سائیڈ پر چلا گیا

کمال ہے میں ابھی کل آفس آیا ہوں آفس کی حالت اسی تھی جیسے کباڑ ہو اور آج !!!! ولی حیرت سے پورے آفس کو دیکھ رہا تھا

زارون مغرور سی چال چلتا ہوا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا

ہارون کا پتا ہے کہاں ہے ؟؟ ولی اسکے پیچھے ہی داخل ہوا

زارون کے قدم روکے اور پلٹ کر ولی کی طرف دیکھا آنکھیں سرد تھی

ولی کو سمجھ نہیں آئی کے وہ اسے کیوں دیکھ رہا ہے

جو کام کہا ہے وہ کرو پچھلے دونوں کی ساری ڈیٹیل لا کر دو مجھے!!!زارون جا کر آپنی کرسی پر بیٹھ گیا

ہمم!!!ولی ایک سائیڈ چلا گیا

پھوپھو میں آج بہت ساری شوپنگ کروگئی!!!مہا کے ایک ہاتھ آئس کریم تھی اور دوسرا ہاتھ ریفاہ کے ہاتھ میں تھا

جی بچہ جتنی مرضی شوپنگ کرنا!!!ریفاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، مگر نظریں لاشعوری طور پر بار بار فون کی اسکرین پر جا رہی تھی۔

اور واپسی پر ماما سے بھی مل کر جائے گئے!!!مہا نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا، فوراًاگلا جملہ اچھالا

ہمم ضرور!!!وہ مسلسل فون کو دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی کی کال کی انتظار کر رہی ہو

اتنے میں جب اسکے فون پر رینگ ہوئی اس نے جلدی سے فون اٹھایا

کہاں ہو؟؟ریفاہ نے لمحہ بھر بھی نہیں لگایا، فوراًکال اٹھالی۔

مہانے معصوم تجسس سے ریفاہ کو دیکھا،

جیسے جاننا چاہتی ہو کہ فون کے اُس پار کون ہے...

وہ لاشعوری طور پر مہا کا ہاتھ چھوڑ گئی

میں سینٹورس مال سے تھوڑا دور کھڑی ہوں تم کہاں ہو مہا بھی میرے ساتھ ہے؟؟؟اس نے قدرے دھیمی آواز میں کہا

وہ مسلسل ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر اس نے فون کاٹ دیا

آجاؤ مہ۔۔۔

وہ پلٹی مہا وہاں نہیں تھی دل جیسے ایک لمحے کو رک سا گیا۔

آنکھیں تیزی سے ہجوم میں دوڑیں——

"مہا...؟"

رنگ برنگی روشنیوں، آتے جاتے لوگوں کے بیچ

وہ ننھی سی شکل کہیں نظر نہ آئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہا۔۔؟؟؟!وہ مسلسل ایک جگہ سے دوسری جگہ جارہی تھی

یااللہ!!سانس سینے میں اٹک گئی

بغیر ایک لمحہ ضائع کیے اس نے کانپتے ہاتھوں سے فون نکالا——

اسکرین پر نام ابھرا:Haroon Kabeer

کال ملاتے ہوئے دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا

کہ کانوں میں اپنی ہی دھڑکن گونجنے لگی۔

ہم بولو ریفاہ!!!دوسری طرف سے مصروف سی آواز گونجی

بھائی۔۔!!!آواز کانپ رہی تھی

ریفاہ!!ہارون جو کوئی کیس فائل کھول کر بیٹھا تھا ایک دم کھڑا ہوا

"ہارون بھائی..."

آواز پھسل گئی،ٹوٹتی ہوئی۔

"مہا...مہا میرے ساتھ تھی،ابھی...ابھی وہ نظر نہیں آرہی..."

کیامطلب وہ تمہارے ساتھ اور آب نظر نہیں آرہی!!!ہارون کی آواز سخت ہوئی تھی

بھائی آپ "سینٹورس مال میں ہوں——پلیز... جلدی آؤ۔"

ایک سیکنڈ کی دیر کیے ہارون آپنے آفس سے نکلا

مہا؟!!

آنکھیں نم ہو چکی تھیں

اس کیس کی ساری ڈیٹیل چاہیے مجھے آج رات تک!!!زارون نے ایک فائل ولی کی طرف بڑھائی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ فون اٹھالو ہارون کسی کی کال بار بار آرہی ہائیٹ!!!ولی نے اسکا فون ٹیبل پر رکھا

ابھی مجھے کام ہے بعد میں واپس چارج لگادوں!!زارون لیپ ٹاپ پر آنگلیاں چلتے ہوئے کہا

ولی واپس لے گیا جب فون دوبارہ رنگ ہوا

کون ہے؟؟زارون نے لاپرواہی سے پوچھا

پتا نہیں ہارٹ والی..........

ہارون نے ایک سیکنڈ سے پہلے اسکے ہاتھ سے موبائل پکڑا

ہارون !! لہجے میں فکر مندی تھی

دوسری طرف سے جو کہاں گیا وہ زارون کی دنیا ساکن کر گیا

وہ الٹے قدم وہاں سے بھاگا

کیا ہوا؟؟ ولی نے ناسمجھی کے ساتھ اسے جاتے ہوئے دیکھا

بھائی میں یہی کھڑی تھی وہ میرے ساتھ تھی لیکن۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ریفاہ کا جملہ ادھورہ رہ گیا

اگر وہ تمہارے ساتھ تو کہاں جا سکتی ہے؟؟ ہارون کا دل کر رہا تھا وہاں موجود ہر شخص کو آگ لگا دیں

زارون بھائی مجھے چھوڑے گئے نہیں؟؟ اسے سب سے زیادہ خوف ہی یہ تھا

مہا بچے دیکھو بابا آئے ہے۔۔!!! ہارون نے وہاں موجود ہر جگہ کو دیکھا ایسا کوئی بندہ نہیں تھا جس پوچھا نہ ہو

تھوڑی دور زارون کی گاڑی رو کی

مہا؟؟!! پہلی بار اس نے یہ لفظ ادا کیا تھا

وہ ڈورتا ہوا ہارون کی طرف آیا

یہاں کی سی سی ٹی وئی مل سکتی ہے!!! ہارون ایک دکان کی طرف بڑھا

معاف کیجیے گا یہاں کا کمرہ خراب ہے!!! اس دکان دار نے کہا

میں تمہاری زندگی خراب کر دوں گا۔۔۔

زارون ابھی ہمیں ہوش سے کام لینا!!! ہارون نے اسے پکڑا اور نہ دکان والا تو اللہ کو پیارا ہو جاتا

تم گاڑی میں جاؤ!! ہارون نے ریفاہ کی طرف دیکھا

وہ کرڑ کھڑاتے قدموں کے ساتھ گاڑی کی طرف چلی گئ

وہاں آس پاس انہوں نے پوچھا لیکن کچھ پتا نہیں چلا

وہ یہاں کر کیا رہی تھی؟؟ زارون چلایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زارون ابھی مہا زیادہ ضروری ہے یہ ساری باتیں بعد میں!! وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے

گاڑی سینٹورس مال کی طرف بڑھی

تاکہ وہاں کا سی سی ٹی وی ئی دیکھ سکے کیوں کہ وہ سارا آیریا مال کے کیمرے میں کور ہو رہا تھا

"ریفاہ، آخری بار مہا کہاں کھڑی تھی؟"

ہارون نے ڈرائیونگ سیٹ سے پوچھا، نظر سڑک پر جمائے۔

"فوڈ کورٹ کے پاس...آئس کریم کھا رہی تھی...بس ایک لمحے کو میں نے فون دیکھا تھا..."

آواز ٹوٹ گئی، آنسو لفظوں کے بیچ آ گئے۔

زارون نے مٹھی زور سے بند کی۔

"ایک لمحہ..."

زارون۔۔!!! ہارون نے اسے روکا

ریفاہ تو سانس روکے گاڑی میں بیٹھی تھی

گاڑی مال کے باہر روکی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی ابھی پوری طرح رکی بھی نہیں تھی کہ زارون چلتی گاڑی سے اتر کر تیزی سے مال کے اندر کی طرف بڑھ گیا،اس کے قدموں کی گونج اس کے اضطراب کی گواہی دے رہی تھی۔

ہارون فوراً اس کے پیچھے تھا۔

سیکیورٹی نے انہیں روکنے کی جسارت تک نہ کی ــــ آخر کون نہیں جانتا تھا ہارون کبیر اور زارون کبیر کو۔

اتفاق سے اس دن مال کے CEO، سردار یاسر الیاس خان بھی وزٹ پر موجود تھے۔

"Hello, Mr. Kabeer!"

زارون جیسے ہی اندر داخل ہوا،اس کی پہلی نظر یاسر الیاس خان پر ہی پڑی۔

"مجھے مال کی CCTV فوٹیج دیکھنی ہے!"

زارون نے بغیر کسی تمہید کے کہا، آواز میں حکم بھی تھا اور بے چینی بھی۔

"جی جی، ضرور، لیکن ــــ"

"CCTV...!!!"

پیچھے سے ہارون کی گرجتی ہوئی آواز گونجی۔

کوئی اور بات کیے بغیر سب اوپر کی طرف بڑھے، جہاں کنڑول روم واقع تھا۔

اگلے ہی لمحے اسکرین پر کیمروں کی فوٹیج فلم کی طرح ان دونوں کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگی۔

"یہ..."

ہارون کا جملہ ادھورا رہ گیا۔

اسکرین پر رِیفاہ فون پر بات کرتی دکھائی دے رہی تھی، اور اس کے پیچھے مہا کھڑی تھی — بالکل ٹھیک، بالکل محفوظ۔

اور پھر —

اچانک اسکرین سیاہ ہو گئی۔

"آہہ...!!!"

زارون نے غصے اور بے بسی سے ٹیبل پر مکا مارا۔

Clubb of Quality Content

"آگے کی فوٹیج!"

ہارون کی نظریں روم کنٹرولر پر جم گئیں۔

"یہ رہی، سر..."

فوٹیج دوبارہ چلنے لگی—لیکن اس جگہ سے، جہاں رِیفاہ ہارون کو کال کر رہی تھی۔

مہا...وہاں نہیں تھی۔

زارون کی سانس جیسے ایک لمحے کو رک گئی۔

"اتنا بڑا مال ہونے کے باوجود..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون کی آواز میں غصہ اب ٹھنڈے زہر میں بدل چکا تھا،

"...کسی ایک کیمرے کی فوٹیج مسنگ ہو جانا اتفاق نہیں ہو سکتا۔"

کنٹرول روم میں خاموشی چھا گئی۔

زارون نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں—

"مہا کو کوئی جان بوجھ کر لے گیا ہے..."

یہ جملہ تھا یا فیصلہ — کوئی نہیں جانتا تھا۔

کنٹرول روم کی فضا بوجھل ہو چکی تھی۔

اسکرین پر چلتی فوٹیج رک چکی تھی مگر زارون کی آنکھوں کے سامنے اب بھی مہا کا عکس ٹھہرا

ہوا تھا۔

"یہ آخری کیمرہ کون سا تھا؟"

ہارون نے آہستہ مگر خطرناک حد تک پر سکون آواز میں پوچھا۔

"سر... یہ بچوں کے پلے ایریا کے باہر والا کوریڈور ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کنٹرولر نے کانپتی آواز میں جواب دیا۔

"اور اس کے بعد؟"

ہارون آگے جھکا، آنکھیں اسکرین میں گاڑے۔

کنٹرولر نے کی بورڈ پر کچھ کلکس کیے۔

"اس کے بعد والا کیمرہ... ڈیڈ زون ہے، سر۔"

"ڈیڈ زون؟!"

ہارون کی آواز گونجی۔

"اتنے بڑے مال میں ڈیڈ زون؟!"

یاسر الیاس خان کے ماتھے پر پسینہ ابھر آیا۔

"ہم نے... ہم نے رینوویشن کے دوران——"

"بس!"

زارون نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروا دیا۔

وہ اسکرین کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔

"یہ دیکھو..."

اس نے فریم کو زوم کروایا۔

وہاں ایک سائے جیسی حرکت تھی——

ایک آدمی، سیاہ جیکٹ میں، سر جھکائے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اس کے ساتھ...

مہا کا ننھا سا ہاتھ۔

"اور اگر یہ تمہاری حرکت ہے..."

زارون کی آواز زہر میں بجھی ہوئی تھی،

"تو تم مجھ سے بچو گے نہیں!!!"

یہ کہتے ہی وہ پلٹا بھی نہیں۔

لمبے لمبے قدم اٹھاتا کنٹرول روم سے باہر نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زارون...؟!"

ہارون نے چونک کر آواز دی اور اگلے ہی لمحے اس کے پیچھے تھا۔

پارکنگ میں خاموشی عجیب طرح چیخ رہی تھی۔

زارون نے ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ کھولا

اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

ہارون خاموشی سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

انجن اسٹارٹ ہوا——گاڑی تیر کی طرح آگے بڑھی

کچھ لمحے صرف سڑک کی آواز تھی۔

"کہاں جا رہے ہو؟"

آخر ہارون نے پوچھا۔

زارون کی نظریں سڑک پر جمی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سماہا کے گھر۔"

"کیا؟!"

ہارون سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"تمہیں لگتا ہے——"

"مجھے یقین ہے۔"

زارون نے بات کاٹ دی۔

گاڑی ایک تیز موڑ کاٹتی ہوئی آگے بڑھی۔

"اور اگر وہ بے قصور ہوئی؟"

ہارون نے احتیاط سے کہا۔

زارون کے جبڑے بھنچ گئے۔اس نے اسٹیئرنگ مضبوطی سے پکڑا

گاڑی جبور محل کے باہر روکی

گارڈ نے دارواز کھول دیا

زارون ایک قدم اندر آیا۔

ہارون ذرا پیچھے مگر ہر چیز نوٹ کرتا ہوا۔

سماہا؟؟!!!زارون کی آواز پورے جبور محل نے سنی تھی

کیا ہوا؟؟زرینہ کبیر تیزی سے ہارون کی طرف بڑھی

سماہا کہاں ہے؟!زارون نے سیدھا سوال کیا——

نہ سلام،نہ تمہید۔

وہ گھر پر نہیں ہے کیا بات ہے ہارون ؟! وہ ہارون سے مخاطب تھی زارون کو تو انہوں نے دیکھا بھی نہیں تھا

وہ۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں پر ؟؟!!

اتنے میں سماہا کی آواز وہاں گونجی

کہاں سے آ رہی ہو۔۔!!! زارون نے دو لمبے قدم لیے

اور پل بھر میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔

پہلی بات آواز نیچی یہ کبیر محل نہیں ہے جہاں تم کچھ بھی بکواس کرتے رہو گئے اور میں سنو گئی یہ میرا محل ہے سماہا جبور کا سمجھ آئی !!!!

کمرے میں سناٹا چھا گیا

ہارون نے گہری سانس لی۔۔۔

مہا کہاں ہے ؟؟ زارون نے سیدھا سوال کیا

کیا مطلب مہا کہاں ہے؟؟! سماہا نے ناسمجھی کے ساتھ اسکی طرف دیکھا

"معصوم مت بنو۔"

زارون ایک قدم اور قریب ہوا۔

"اور سیدھا سیدھا بتاؤ—مہا کہاں ہے؟"

کیا بکواس۔۔۔

ایک منٹ!!! ہارون نے ہاتھ پکڑ کر زارون کو اپنی طرف کھینچا

یہ وقت لڑائی کا ہے؟ ہارون نے زارون کو گھور کر دیکھا زارون ایک سائیڈ پر چلا گیا

ہارون نے سماہا کو ساری بات بتائی وہ جیسے سن رہی تھی اسکے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا

مہا؟؟!! سماہا کے قدم خود باخود لڑکھڑائے

یااللہ!!! زرینہ کبیر اور آنابیہ کا بھی یہی حال تھا

کمرے میں موبائل کی آواز گونجی۔

سب کی نظریں ایک ساتھ زارون پر جا ٹھہریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے جیب سے فون نکالا۔

اسکرین پرUnknown Numberچمک رہا تھا۔

ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں کچھ بدلا—

غصہ نہیں،

خوف نہیں، بلکہ وہ خاموش درندگی جو طوفان سے پہلے آتی ہے۔

اس نے کال اٹھائی۔

Hallo Mr Kabeer !!!!

ایک ہنسی میں ڈوبی آواز جو زارون کے کانوں میں زہر کی طرح گھولی

مجھے یقین ہے اس وقت تم غصے سے لال ہو رہے ہو گئے تلملا رہے ہو گئے دل کر رہا ہو گا

دنیا کو آگ لگا دوں ہا.....ہا..ہا!!!! اس کے ساتھ ہی اسکا مذاق اڑتا قہقہ گونجا

مہا کہاں ہے؟؟؟ زارون نے ضبط سے مٹھیاں بند کی

ہمارے پاس محفوظ ہے بلکل محفوظ!!!! اس آدمی نے پر سکون سے انداز میں کہا

زارون کی گرفت فون پر سخت ہو گئی۔

"تم نہیں جانتے تم نے کس کی بیٹی اٹھائی ہے۔"

دوسری طرف ہلکی سی ہنسی ابھری——

"ہم سب جانتے ہیں، اسی لیے تو اٹھائی ہے۔"

زارون نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں، جیسے خود کو قابو میں کر رہا ہو۔

ہارون اسکے پاس آیا موبائل پر سے اسکا نمبر نوٹ کرنے لگا۔۔۔

"ہارون صاحب اگر ایک منٹ بھی عقل سے ہٹے تو بچی کی سانسیں بھی رک سکتی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون نے چونک کر زارون کی طرف دیکھا

لوکیشن ٹریز کرنی چاہی بچی تو مل جائے گئی لیکن مر۔۔۔۔

میں تمہارا خون پی جاؤ گا اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا۔۔!!!! ہارون نے ترک لہجے میں کہا

یار دونوں تڑپتے ہوئے کتنے اچھے لگتے ہے آئے گا آئے گا مزہ آئے گا اس کھیل میں !!!!!

دوسری طرف سے فون بند ہو گیا

کمرے میں صرف خاموشی رہ گئی تھی۔

زارون نے فون آہستہ سے نیچے رکھا۔

"ہارون—"

اس کی آواز پرسکون تھی، مگر آنکھوں میں موت تیر رہی تھی۔

اسی لمحے—

"تمہاری گندی کرتوتوں کی وجہ سے

آج میری بیٹی ان گھٹیا لوگوں کے پاس ہے!!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سماہا چیخی۔

اس نے ایک جھٹکے میں زارون کا گریبان پکڑ لیا۔

کمرے میں سناٹا ٹوٹ گیا۔

اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروگا زارون کبیر کبھی نہیں!!!!!

وہ ٹوٹتی بکھرتی اسکے گلے لگ گئی

زارون نے آنکھیں بند کی پھر کھولی

وہ آہستہ سے سماہا کی طرف جھکا،

اس کی گرفت نہیں چھڑائی ـــــ بلکہ اپنی آنکھوں میں اس کی آنکھیں گاڑ دیں۔

وہ زارون کبیر کی بیٹی ہے اور زارون مرتا مر جائے گا لیکن آپنی بیٹی پر انچ نہیں آنے دے گا

!!!!!

سماہا کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔

میری بیٹی لے کراؤ گئے نہ!!! اس نے ایک امید سے زارون کی طرف دیکھا

میرا وعدہ ہے میں اسے لے کراؤ گا!!!!! زارون نے نہایت نرمی سے کہا اور واپس ہال کی طرف دیکھا لیکن ہارون وہاں نہیں تھا

بھائی باہر نکل گئے ہے!!! آنابیہ نے کہا

زارون ان سب کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا

ماں میری بیٹی!!!! سماہا وہی زمین پر بیٹھ گئی

کچھ نہیں ہو گا ہماری بیٹی کو ہارون زارون گئے ہے نہ۔۔۔

زرینہ کبیر کا جملہ ادھورہ گیا جس کو آنابیہ نے پورا کیا

"اور یہ تو دنیا جانتی ہے ہارون کبیر اور زارون کبیر کو ہارنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے"

آنابیہ نے مغرور سے انداز میں کہا

وہ جب باہر آیا تو وہ ہارون کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

وہ جب باہر آیا تو ہارون کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چہرہ سنجیدہ

ٹھیک ہے ہم بس نکلتے ہے!!! ہارون نے فون بند کیا

زارون نے ایک لمحہ ہارون کو دیکھا

کس سے بات کر رہے تھے؟؟؟ زارون نے

سائبر والوں کو وہ نمبر دے دیا ہے ہمیں وہاں جانا ہے!!!

وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے گاڑی زارون چلا رہا تھا

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہارون بولا——

"جبور محل میں کیمرے لگے ہوئے ہیں...

اس کا مطلب ہے کوئی ایسا ہے جو وہاں کی ہر تفصیل جانتا ہے۔"

"آدم۔"

زارون نے صرف ایک لفظ کہا۔

اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو چکی تھیں۔

"آدم، لیکن——"

"اس کے علاوہ جبور محل تک کسی کی رسائی نہیں!"

زارون نے اس کی بات کاٹ دی۔

ہارون نے گہری سانس لی۔

"لیکن وہ ایسا کیوں کرے گا؟"

مرنے کے دن قریب جو آ گئے ہے؟؟ یہ بولتے ہوئے زارون کا لہجہ زہر سے بھی زہریلا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی کبیر محل رو کی وہ دونوں اندر کی طرف بڑھے

ہال میں سب موجود تھے ریفاہ پہلے ہی گھر آ گئی تھی زارون کی گاڑی لے کر

ہارون مہا۔۔۔۔

ماں، کچھ۔۔۔ابھی وہ کچھ کہنے والا تھا کہ اچانک دونوں کے موبائلز پر ایک ساتھ نوٹیفیکیشن آیا۔

پہلے دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پھر موبائل کی سکرین پر آنکھیں جمائیں جہاں ایک لنک نمودار ہوا تھا۔

لنک کھلتے ہی، ہارون کا اگلا سانس رک سا گیا۔ایک لمحے کے لیے موبائل اس کے ہاتھ سے نیچے جا گرا اور فرش پر پڑا، جیسے وقت تھم گیا ہو۔

زارون نے اس کی طرف ایک لمحے کے لیے دیکھا، پھر کچھ سوچتے ہوئے لنک اوپن کیا

ایک سیکنڈ سے زیادہ اس کی نظریں سکرین پر جمیں نہیں رہی، لاشعوری طور پر اس کی نظر ریفاہ کی طرف جا پہنچی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریفاہ زارون کے اس طرح دیکھنے پر گھبرا گئی اسکے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ رہے تھے

ہارون۔۔!!! زارون نے پکارا

جو ویسے ہی بے حسو و حرکت کھڑا تھا

کیا ہوا۔۔؟؟؟ سلطان کبیر آگے بڑھے موبائل اٹھانے کے لئے

تبی ہارون کا موبائل رنگ ہوا جو زارون نے اٹھایا

یا اللہ پتا نہیں کیا ہوا ہو گا!!!!! خانم کبیر اور رابیل کبیر خوفزدہ لہجے میں بولیں۔

کیسا لگا ہارون کبیر؟؟ دوسری طرف سے آدم کی مکاریت سے بھری آواز گونجی

تیری زندگی کے یہ آخری پل چل رہے ہے آدم جتنا اوچھلنا ہے اوچھل لو اس کے بعد موقع نہیں ملے گا!!!!!!

آدم کے نام پر ریفاہ بے یقین سی نظروں کے ساتھ ہارون اور زارون کی طرف دیکھ رہی تھی

اؤ زارون یہ اور بھی اچھا ہے!!! آدم نے کہتے ساتھ ہی ایک زوردار قھقہ لگایا

کیا چاہتے ہو تم؟؟ ہارون نے اسکے ہاتھ سے فون لیا

آپ سن۔۔۔

آدم ایک دم سنجیدہ ہوا

تم لوگوں کے پاس دو آپشن ہے۔۔۔ مہا بچا لو یہ بہن کی عزت یہ تم لوگوں کے ہاتھ میں ہے

!!!!!!آدم نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا

آدم کتے کی موت مارے گا تو۔۔!!! ہارون چلایا

یہ تو وقت ہی بتائے گا ہارون بابو کون کتے کی موت مرتا ہے اور کون نئ !!!!!!آدم نے کہتے فون بند کر دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون کی نظریں ریفاہ پر ایک بار بھی نہیں گئ تھی اور یہ چیز ریفاہ کو مزید تکلیف دے رہی تھی

ہوا کیا ہے کیا تھا اس وڈیو میں ہارون !!!! ہاشم کبیر اسکے پاس آئے

میری عزت کا جنازہ !!!! یہ دو لفظ ریفاہ کی روح تک ہلا گئے تھے

کیا مطلب !!! سلطان کبیر نے نا سمجھی کے ساتھ اسکی طرف دیکھا

ہارون کی آنکھیں نم ہو گئ وہ کیا بتاتا انکو وہ نئ بول پائے بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں

زارون کا دل کر رہا تھا سب ریفاہ کا کام ختم کریں اسکے بعد اس آدم

وہ کہہ رہا ہے دو آپشن ہے مہایا۔۔۔

چلو۔۔!!! ہارون نے زارون کی بات پوری نہیں ہونے دی

وہ دونوں سڑھیوں کی طرف بڑھ گئے

ریفاہ کا جسم کانپ رہا تھا

تھوڑی دیر بعد دونوں نیچے اتر رہے تھے۔

سیاہ لیدز جیکٹس، سیاہ جینز، مضبوط بوٹس——اندر گہرا سیاہ ٹی شرٹ، جسم پر فٹ، جیسے دونوں کی شخصیت کی سختی کو اور نمایاں کر رہی ہو۔

اور کلائی پر بندھی گھڑی ہاتھوں میں سیاہ گلواز

دونوں کے ایک ایک ہاتھ میں پستول تھا۔

نہ لہرایا ہوا، نہ دکھاوے میں——بس اس طرح پکڑا ہوا جیسے اگلا لمحہ فیصلہ کن ہو۔

——یہ صرف دو لوگ نہیں، بلکہ دو طاقتور ہلچلیں تھی

تباہی کا پہلا نام ہارون کبیر تھا جسکا انداز پر سکون

وہ بہت آرام اور پر سکون کے ساتھ آپنے دو شمن کے جسم سے روح الگ کرتا تھا کسی کو پتا ہی نہیں چلتا تھا دو شمن ڈھیر ہو جاتا تھا

تباہی کا دو سرا نام زارون کبیر جسکا انداز ہی جان لیوا تھا زندہ انسان کے جسم سے آپنے ہاتھوں سے کلیجہ نکال کر باہر پھنیک دے اور چہرے پر مسکراہٹ غائب نہ ہوا سے زارون کبیر کہتے تھے

وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایسے لگ رہے تھے جیسے وقت خود ساکن ہو گیا ہو، ہر قدم کی گونج سنائی دے، اور ہر نظر ان کی جانب مرکوز ہو

وہ دونوں باہر آئے آپنی سیاہ ہیوی

Suzuki Hayabusa bike پر بیٹھے دونوں نے ایک ساتھ ہیلمنٹ پہنا ویزر اوپر اٹھا ہوا دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی طرف دیکھا سیاہ آنکھیں ایک دوسرے سے ٹکرائی اگلے ہی لمحے بائیک کبیر محل سے نکل گئی

جیسے ہی وہ بائیک تھوڑا دور گئی انکے پیچھے ایک سیاہ گاڑی تھی جس میں سماہا تھی

اگر میرے بابا میرے زارو چاچو آ گئے نہ تو وہ چھوڑے گئے نہیں تم لوگوں کو!!!!!! مہا نے معصومیت مگر لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ارے اسے چپ کرواؤ، میرا سر پک گیا ہے اس کی بک بک سن کر!"

آدم نے بے زاری سے کہا۔

"نہیں کرو مجھے، مجھے سانس لینے میں مسئلہ ہو جائے گا...!"

وہ کپڑا لے کر آگے بڑھا ہی تھا کہ مہا زور زور سے رونے لگی، سسکیوں سے اس کا ننھا سا جسم ہلنے لگا۔

اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے آیا اور آدم کے کان میں سرگوشی کی—

"باس... وہ لوگ کبیر محل سے نکل گئے ہیں، اور مجھے امید ہے وہ ادھر ہی آئیں گے۔"

آنے دو آنے دو تو اور بھی اچھی بات ہے!!!!! آدم کے ہونٹوں پر ایک خطرناک مسکراہٹ ابھری، نظریں مہا پر جمی تھیں جو خوف سے کانپ رہی تھی۔

تمھیں پتا ہے بچے اس دن کا کتنی بے صبری سے انتظار کیا ہے میں نے!!!!!!آدم نے زور سے مہا کو جبڑے سے پکڑا

چھوڑو درد ہو رہا ہے!!!!مہا مسلسل رو رہی تھی، آنسو اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے

"درد؟"

آدم نے سفاک ہنسی کے ساتھ گرفت مزید سخت کر دی۔

"درد تو میں تمہارے بابا اور چاچو کو دینا چاہتا ہوں...اور تم اس درد کی پہلی چیخ ہو!"

آدم نے اسے اپنی طرف جھٹکا، آنکھوں میں وحشت اتار کر بولا،

"چِلاؤ مت...ورنہ ابھی یہیں سب ختم کر دوں گا۔ تم جانتی ہو نا، یہاں تمہاری آواز سننے والا کوئی نہیں؟"

مہا کی ہچکی بند ہوئی۔ آنسو اب بھی بہہ رہے تھے مگر اس نے گردن ذرا سی سیدھی کی۔

لرزتی آواز میں، مگر آنکھوں میں ضد کے ساتھ بولی——

"میری آواز نہ بھی سنے نا...تو میرے بابا کی خاموشی ضرور سن لے گی یہ جگہ!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آدم ایک لمحہ ٹھٹھکا۔

"بہت بولتی ہے تو...!"

"آپ کو لگتا ہے میں ڈر جاؤں گی؟"

وہ ہچکی کے درمیان بولی،

"میرے بابا اور زارو چاچو ڈر کے بغیر لڑتے ہیں...اور میں انہی کی بیٹی ہوں!"

آدم نے دانت پیسے۔

"نام مت لوان کا!"

مہانے کانپتے ہونٹوں سے مسکرا کر کہا—

"نام لینے سے ڈر لگتا ہے نا؟

پھر جب وہ سامنے آجائیں گے تو کیا کرو گے؟"

کمرے میں چند سیکنڈ کا سناٹا چھا گیا۔

مہا کے لفظ ابھی فضا میں ہی تھے کہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آدم کے ہاتھ کی گرفت ایک دم سخت ہو گئی۔

"چپ—!"

اس کی آواز میں وہ دراڑ آ گئی تھی جو غصے کے کنارے پر ہوتی ہے۔

اس نے مہا کو زور سے دیوار کی طرف دھکیلا۔

"تمھیں لگتا ہے تم مجھے ڈرا سکتی ہو؟"

آنکھیں سرخ، سانس بے ترتیب—

"میں نے تم جیسے کئی بچوں کو رُلاتے رُلاتے خاموش کیا ہے!"

مہا سسک اٹھی، لیکن مسکراہٹ اسکے ہونٹوں سے گئی نہیں

یہی بات آدم کو پاگل کر گئی۔

"چِلاؤ!"

وہ دھاڑا،

"چِلاؤ تاکہ وہ دونوں سن لیں—اور جب وہ آئیں نا..." وہ ہنسا، ایک وحشی ہنسی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو تمھیں میرے ہاتھوں میں دیکھیں!"

اس نے ہاتھ اٹھایا—

مگر وہ ہاتھ وہیں رک گیا۔

کیوں کہ اسی لمحے

مہا کی کانپتی آواز ابھری—

"بابا..."

بس ایک لفظ۔

مگر وہ آدم کے اندر کہیں لگ کر پھٹ گیا۔اس نے پلٹ کے دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا

صرف مہا کی ہنسی کے مہا زور زور سے ہنس رہی تھی جیسے اسکا مذاق اڑا رہی ہو

نام سے اتنا ڈر گئے جب ہارون کبیر خود آئے گا تو کیا ہو گا!!!! وہ ہستے ہستے بولی

اور بے آختیاری میں آدم نے ایک زوردار تھپڑ اس معصوم سی گال پر مارا

مہا بے ساکتہ نیچے گر گئی

"ہا...ہا..."

مہا کے ہونٹ ہلے، آواز بمشکل نکلی۔

یہ سننا تھا کہ

آدم کے اندر کا وحشی مکمل طور پر جاگ اٹھا۔

"بسسس!"

وہ چیخا، بالوں کو نوچتے ہوئے پیچھے ہٹا۔

"یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہے! ہارون کبیر...زارون کبیر...!"

اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے

پسینہ کنپٹیوں سے بہہ رہا تھا

اور دل——دل پہلی بار کہہ رہا تھا:

وہ آرہے ہیں۔

اور جب کبیر آتے ہیں...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو صرف بدلہ نہیں آتا

تباہی آتی ہے۔

ہمیں یہاں سے نکلنا ہے ابھی!!!آدم نے اونچی آواز میں کہا

وہ ایک بچی کی باتوں سے خوف زدہ ہو گیا تھا اور مقابلہ اس نے ہارون کبیر اور زارون کبیر کا کرنا تھا

کیوں کہ یہ خوف

کسی مرد کا نہیں تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ خوف ایک بچی کے لفظوں سے پیدا ہوا تھا_ایک معصوم سی آواز——

"بابا..."

بس یہی لفظ اس کے اعصاب چیر گیا تھا۔

آدم انکی بائیک کو آتے دیکھا گیا ہے!!!!یہ آواز وہاں زہر بن کر گونجی

وہ پیچھے ہٹا۔دروازے کی طرف دیکھا راستے ذہن میں دوڑنے لگے۔

مگر پھر ایک سچ اس کے سینے پر آ کر گرا—مقابلہ کسی ایک سے نہیں تھا۔ سامنے

ہارون کبیر تھا—

جو خاموشی سے زندگیاں ختم کر دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ

زارون کبیر—

جو مرنے سے پہلے زندہ رہنے کا خوف سکھاتا ہے۔

آدم نے مہا کی طرف دیکھا۔

اب وہ نہیں ہنس رہی تھی۔ وہ خاموش تھی۔ اور یہی خاموشی

اس کے لیے سب سے خطرناک اشارہ تھی۔ کیوں کہ جہاں بچے خاموش ہو جائیں وہاں

قیامت قریب ہوتی ہے۔

وہاں بیسمنٹ کے باہر دو بائیک ایک ساتھ روکی اور تھوڑی دور ایک سیاہ گاڑی

دونوں ایک ساتھ بائیک سے اترے فضا میں ایک لمحے کو خاموشی جم گئی۔ دونوں ایک ساتھ

بائیک سے اترے۔

Clubb of Quality Content

"اسے میں ماروں گا۔"!!!!زارون کی آواز میں نہ غصہ تھا،

نہ جوش——بس ایک ٹھنڈی، خطرناک سنجیدگی۔

ہارون خاموش رہا۔ یہ خاموشی زارون کے ہر لفظ سے زیادہ خوفناک تھی۔

وہ جیسے ہی اندر بڑھنے لگے——اچانک سایے حرکت میں آئے۔

چار... پھر چھ آدمی اندھیرے سے نکلے، ہاتھوں میں ہتھیار، چہرے ڈھکے ہوئے۔

پہلا وار ہارون نے روکا۔

ایک جھٹکا، کلائی مڑی، ہتھیار زمین پر گرا اور اگلے ہی پل آدمی فرش پر تھا——بے آواز۔

دوسری طرف زارون تھا۔

اس کا انداز وحشی نہیں تھا، لیکن جان لیوا ضرور تھا۔ ایک قدم آگے، ایک گھومتا ہوا گھونسا، پھر کہنی——اور آدمی دیوار سے جا ٹکرایا۔

دو اور لپکے۔ زارون نے پلٹ کر ہارون کی طرف دیکھا——ایک لمحے کی ہم آہنگی۔

Clubb of Quality Content

اگلے چند سیکنڈز میں بیسمنٹ کا فرش جسموں سے بھر چکا تھا۔ سانسوں کی آوازیں بھاری ہو رہی تھیں۔

تب — بوٹوں کی ایک اور آواز گونجی۔ تینوں چونکے۔ اندھیرے سے

ایک سایہ ابھرا۔ کالی جیکٹ، فٹڈ ٹیکٹیکل شرٹ، سیاہ جینز، کمر پر بیلٹ — جس میں ہولسٹر صاف نظر آ رہا تھا۔ بال پیچھے بندھے،

آنکھوں پر سیاہ شیشوں والا چشمہ، اور ہاتھوں میں سیاہ لیدر کے دستانے۔ وہ چلتی ہوئی قریب آئی۔

زارون کی آنکھیں ایک لمحے کو پھیلیں۔ ہارون نے سانس روک لی۔

"سماہا...؟"

وہ وہیں رُکی۔ چشمہ اتارا۔ آنکھوں میں خوف نہیں تھا۔ نہ کمزوری۔ بس وہی آگ

جو کبیر خاندان کے خون میں تھی۔

بیسمنٹ کی خاموشی اچانک ٹوٹ گئی۔ ایک دروازہ دھڑام سے کھلا —

پھر دوسرا۔اندھیرے سے مزید غنڈے نکل آئے۔آٹھ...دس...شاید اس سے بھی زیادہ۔

ہاتھوں میں راڈز، چاقو، کچھ کے پاس پسٹل۔ایک لمحے کو تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

سماہا آگے بڑھ چکی تھی۔

پہلا آدمی اسے آسان شکار سمجھ بیٹھا۔

غلطی۔

وہ جیسے ہی قریب آیا——سماہا نے جھک کر اس کے ہاتھ سے راڈ چھینی، گھوم کر پورے زور سے اس کے گھٹنے پر ماری۔

چٹاخ——!

آدمی کی چیخ پورے بیسمنٹ میں گونج گئی اور وہ زمین پر گر گیا۔

زارون چونکا۔ہارون کی آنکھیں پہلی بار واقعی پھیلیں۔

یہ وہ سماہا نہیں تھی جسے وہ جانتے تھے۔

Clubb of Quality Content

دوسرا آدمی پیچھے سے لپکا——سماہا نے پلٹ کر کہنی اس کے جبڑے میں ماری، پھر ایک

زوردار کِک——

اور وہ دیوار سے جا ٹکرایا۔

زارون نے ایک لمحے کو اسے دیکھا——اور مسکرایا۔

"کبیر خون..."

اس نے دانت بھینچتے ہوئے کہا،

"خاموش نہیں رہتا۔"

پھر وہ خود بھی آگ کی طرح ٹوٹ پڑا۔ایک طرف

ہارون——

جس کے وار پر سکون، لیکن مہلک تھے۔دوسری طرف

سماہا——

جس کی آنکھوں میں ڈر نہیں تھا۔صرف ماں ہونے کی طاقت۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زارون—

جس کی ہر حرکت تباہی کا اعلان تھی۔اور درمیان میں

ایک غنڈا پسٹل سیدھا کرنے لگا—زارون نے پل بھر میں

اس کا ہاتھ مروڑا، پسٹل چھینی اور دیوار پر دے مارا۔

دوسرا

سماہا کی طرف بڑھا—ہارون نے اسے بیچ میں ہی زمین پر گرا دیا۔

چند ہی لمحوں میں بیسمنٹ پھر خاموش ہو چکا تھا۔سانسوں کی آوازیں اور زمین پر پڑے جسم۔

زارون نے گہری سانس لی اور سماہا کی طرف دیکھا۔

"تم..." وہ ایک لمحہ رکا،

"تم کب—؟"

سماہا نے پسینہ صاف کیا،

"جب سے کوئی میری بیٹی کو چھیننے کی ہمت کرے،"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اس نے آہستہ کہا،

"تب سے"

ہارون نے نظریں جھکا لیں۔

حیرت؟

ہاں۔

فخر؟

اس سے کہیں زیادہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ تینوں بیسمنٹ کے اندر داخل ہوئے

آگے مت آنا ورنہ یہ وڈیو میں وائرل کر دوں گا!!!! آدم نے موبائل کی سکرین انکے سامنے کی

ہارون کا جسم ایک سیکنڈ کے لئے ساخت ہوا

سماہا کو تو سمجھ نہیں آئی وہ کس وڈیو کی بات کر رہا ہے زارون نے پہلے ہارون پھر آدم کی طرف دیکھا

کرویرل۔۔!!

زارون نے اسکی طرف قدم بڑھائے

زارون۔۔۔۔!!!ہارون نے کانپتی آواز میں کہا

میں کہتا ہوں آگے مت اؤ ورنہ۔۔۔۔۔۔

زارون اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا اور وہ پیچھے کی طرف

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ورنہ.........زارون کی آواز سرد تھی

ایک سیکنڈ جیسے ہی آدم نے بٹن کی طرف ہاتھ بڑھائے ہارون کو تو آپنی سانس بند ہوتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی

زارون نے وہ ایک قدم کا فاصلہ طے کیے اور ایک ہی لمحہ میں اسکے موبائل چھین لیا

ہارون کے جسم میں جیسے روح واپس آئی ہو

ہارون، زارون جن کے نام پر کہانیاں بنتی ہیں اور جن سے ٹکرانے والے کہانی کا حصہ نہیں

بنتے

سبق بنتے ہیں۔

تو انکو مٹانے چلا تھا۔۔۔!!!! زارون نے ایک زوردار مکا اسکے جبڑے پر مارا

زارون کی نظر سیدھی مہا پر پڑی۔

ایک پل کے لیے مسکراہٹ غائب۔ ہارون کی سانس ذرا سی بدلی۔

وہ زارون کبیر کی بیٹی ہارون کبیر جس نے اسے باپ بن کر پلا وہ مہا زارون کبیر لاوارثوں کی

طرح زمین پر پڑی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہا میری جان!!!!! سماہا ایک پل سے پہلے اسکی طرف بھاگی

آنکھیں بند۔ سانس ہلکی.... بہت ہلکی۔

مہا۔۔!!! ہارون بھی اسکے پاس گال پر ہاتھوں کے نشان ہارون کے ضبط کو توڑ گیا

اس نے آدم کی طرف دیکھا

میں نے آج تک اسکو پھول کا کانٹا تک نہیں چبھنے دیا تو نے.......

ہارون کی آواز میں غصے کے ساتھ درد بھی تھا۔

تو neمیری بیٹی کو تھپڑ مار دیا!!!!ہارون کے بلکل پاس روڈ پڑا تھا اس نے اٹھا کر آدم کے سر پر دے مارا

آدم بلبلاتا ہوا زمین پر گرا

ماما۔۔!!!!مہا کی کانپتی ہوئی آواز ہال میں گونجی

ماما کی جان ماما قربان آپنے بچے پے۔۔!!!!سماہا نے اسے آپنے سینے سے لگا لیا

با.... با اس نے.... مجھے تھپڑ.... مارا!!!!!وہ کمزور سی آواز زارون کے دل پر پٹرول کا کام کر گئی

اس نے آہستہ سے سر اٹھایا۔

نظریں سیدھی نیچے زمین پر تڑپتے ہوئے آدم پر جم گئیں۔

"کس ہاتھ سے مارا تھا، بیٹا؟"

آواز پُر سکون تھی—

مگر اس سکون میں موت چھپی ہوئی تھی۔

Left Hand Zaroo !!!

مہا کے کہنے کی دیر تھی

زارون نے ایک قدم آگے بڑھایا۔وہ ہاتھ، جس سے معصوم گال کو چھوا گیا تھا،اگلے ہی لمحے زارون کے پاؤں کے نیچے تھا۔

ایک زوردار دباؤ—

اور پھر...

''آہھھھ—!!!''چیخ بیسمنٹ کی دیواروں سے ٹکرا کر واپس لوٹی۔

آہھہ!!!!اسکی چیخے آسمان سے ٹکرائی

آبے آج تک زارون کبیر نے کبھی یہ سوچ کر ہاتھ نہیں لگایا کہی زارون کبیر کے ہاتھوں کی سختی برداشت نہ ہوئی تو.......تو نے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھپڑ کیسے مارا؟؟؟اس نے پاؤں کا دباؤ ذرا سا بڑھایا۔

سماہانے مہا کا سر اپنے کندھے سے لگائے رکھا۔

مہا کی انگلیاں اس کی قمیض میں جکڑی ہوئی تھیں ــــــ

ہارون خاموش کھڑا زارون کو دیکھ رہا تھا اسکے اندر باپ کی محبت کی جھلک نظر آرہی تھی اس لئے وہ آگے نئ بڑھا ورنہ جو حرکت وہ کر چکا تھا آب تک ختم ہو چکا ہوتا

زارون نے پاؤں اٹھایا

اور اسکے پاس بیٹھا

تیرے پاس دو آپشن ہے میرے بیس گیننے سے پہلے اگر تو اس بیسمنٹ سے نکل گیا تو بچ جائے گا اور اگر تو نہ نکلا

تو.............

زارون نے پستول کی طرف دیکھا

آدم نے اس کی طرف دیکھا وہ اس حالت میں نہیں تھا کے وہاں سے نکل سکتا لیکن ہمت جمع کی اور لڑ کھڑاتا ہوا بھاگنے کی کوشش کرنے لگا

وہ ابھی بہت مشکل سے ہی بیسمنٹ کے دارواز ہ تک بھی نہیں پہنچا تھا

ٹھیں۔۔!!!

ایک ساتھ چھ گولیاں آدم کے آر پار ہو گئی سماہا نے مہا کو آپنے اندر سمیت سالیا

زارون نے موڑ کر ہارون کی طرف دیکھا جو گن صاف کر رہا تھا

ہارون نے گن صاف کی اور ایک آنکھ دبائی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوی...اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

گھر بھی جانا ہے!"

زارون نے ہلکی سی مسکراہٹ دی،

زارون نے مہا کی طرف دیکھا جو آب کھڑی تھی

وہ دوڑتی ہوئی ہارون کی طرف بڑھی

بابا!!!!وہ کہتی ہوئی ہارون سے لیپٹ گئی ہارون نے زور سے اسے آپنے سینے سے لگایا

میرا بہادر بچہ!!!!ہارون نے نرمی سے اسکے بالوں پر ہونٹ رکھے

زارو، کو تھنکس نہیں کہو گئی!!!!ہارون نے پہلے زارون کی طرف دیکھا جو مہا کی طرف دیکھا

مہا ہارون کے کان کے نزدیک ہوئی

ڈانٹے گئے!!!نرمی سے سرگوشی کی

نہیں ڈانٹے گئے!!!ہارون نے بھی بلکل اسی کے انداز میں کان کے نزدیک سرگوشی کی

ہارون نے اسے نیچے اتارہ مہا نے زارون کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

سما کا دل شدت سے چاہا تھا کے ایک بار سے ہی سہی آپنے سینے سے لگا لے

مہا اسکے پاس جاکر کھڑی ہو گئی

آپ لمبے ہو بیٹھ جاؤ!!!مہا کی تو گردن ہی اکڑ گئی تھی اسے دیکھتے دیکھتے

زارون بے ساختہ نیچے بیٹھ گیا

Thanks Zarooo !!!

اس نے جلدی سے آپنے چھوٹے چھوٹے بازو زارون کے گرد لپیٹ دیے

ایک لمحے کے لیے...

زارون کی دنیا ہل کر رہ گئی۔

آپ تھوڑے کھڑوس ہو لیکن اچھے ہو!!!! وہ ابھی بھی ویسے اسکے ساتھ لگی ہوئی تھی

زارون نے لمحہ بھر کی دیر لگائے بغیر اسے آپنے بازو میں قید سا کر لیا اور زور سے آنکھیں بن

کر لی جیسے ہی آنکھیں بند کی ایک ساتھ کئی انسو پلکوں سے نیچے گرے

Clubb of Quality Content

اہ۔۔!!! ہارون نے گہری سانس لی جیسے کچھ بوجھ دل سے اترا ہو

سماہا سانس روکے وہ سب دیکھ رہی تھی

وہ کچھ نہیں بولا لفظ حلق میں اٹک سے گئے تھے وہ بس اسے ہی بیٹھا رہا اسے آپنے ساتھ لگائے

پھر کچھ دیر بعد اسے تھوڑا الگ کیا

اسکو چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو آپنے ہونٹوں سے لگایا

بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہے بچہ !!!! وہ کہنا چاہتا تھا لیکن نہیں کہہ سکا

یہ سب اتنا جذباتی تھا کے ہارون اور سماہا کی آنکھیں بھی نم ہو گئ

آپکو پتا ہے آپ بہت بہادر ہو !!! زارون نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

ہم آپکو پتا ہے میں پہلی روئی لیکن پھر مجھے بابا کی بات یاد آئی !!! مہا نے ہارون کی طرف دیکھا

بابا کہتے ہے اگر جب آپ اسی حالت میں ہو ڈر لگ رہا ہو تو بھی رو نہیں رونا سامنے والے کی ہمت کو مزید بڑھاتا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ہلکا سا مسکرائی۔

پھر میں چپ کر گئی میں نئ روئی زارو !!!!!

مہا کی بات سنتے ہی زارون کے ہونٹ ہلکے سے کپکپا گئے۔وہ فوراً اس سے نظریں نہیں ملا سکا۔

سر جھکا لیا—— جیسے اگر ایک لمحہ بھی دیر ہو گئی تو وہ خود کو سنبھال نہیں پائے گا۔

اس نے ایک ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھا، انگلیاں بالوں میں اتر گئیں۔

زارون نے رخ موڑ لیا، تاکہ کوئی اس کی آنکھوں میں اُترتی ہوئی شکست نہ دیکھ لے۔

مگر ہارون نے دیکھ لیا تھا۔

وہ جانتا تھا——

یہ وہ زارون نہیں جو دشمن کے سامنے مسکرا کر موت بانٹتا ہے۔

یہ ایک باپ تھا جو اپنی بیٹی کے سامنے ہار گیا تھا۔

مہا نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ننھی انگلیاں... مضبوط گرفت۔

"زارو..."

بس ایک لفظ۔ زارون وہیں بیٹھ گیا۔ زمین پر۔ سارے غرور، ساری سختی وہیں بکھر گئی۔ اس نے پیشانی مہا کے سر سے لگا دی۔ سانس بے ترتیب ہو گئی۔

"مجھے معاف کر دینا..."

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ پہلی بار تھا کہ زارون کبیر نے خود کو قصوروار مانا۔آنکھوں سے آنسو خاموشی سے گرتے

رہے——

نہ کوئی آواز،نہ کوئی شکوہ۔صرف ایک ٹوٹا ہوا باپ اور اس کے سینے میں چھپی دنیا کی سب سے

قیمتی چیز۔

****

انکے واپس گھر آئے گھنٹہ ہو گیا تھا سماہا ماہا کو کچھ وقت کے لئے آپنے پاس لے گئی تھی

ہارون جب سے آیا تھا اس نے خود کو آپنے کمرے میں بند کیا ہوا تھا رابیل بیگم نے پوچھنے کی

کوشش کی لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا بس خاموشی سے آپنے کمرے میں بند ہو گیا

زارون اسکے کمرے کئی چکر لگا کر گیا تھا لیکن اس نے دارواز‌ہ نہیں کھولا

ریفاہ اس کے بعد آپنے کمرے سے نہیں نکلی پورے گھر میں سنٹا چھپا ہوا تھا

ہارون آب میں آخری بار کہہ رہا ہوں دارواز‌ہ..........

اسکے جملہ ادھورہ گیا زارون نے ذرا سا ہاتھ لگایا تو دارواز‌ہ کھول گیا

وہ کمرے میں داخل ہوا وہ بلکونی میں کھڑا تھا کسی گہری سوچ میں آہستہ آہستہ قدم لیتا اسکے پاس گیا

کیا ہوا؟؟زارون اسکے پاس جا کر کھڑا ہوا

کچھ نہیں!!!دو لفظی جواب

تم مجھ سے بھی چھپاؤ گئے تو پھر کیسے بتاؤ گئے؟؟؟زارون نے اسکا مر جھایا ہوا چہرہ دیکھا

وہ چہرہ ہر کسی کے لئے مسیر ہوتا تھا بغیر کسی شکوہ کے بغیر کسی شکایت کے اسکے دل کے کیا حالات تھے یہ شاید زارون بھی نہیں جانتا تھا

یار سمجھ نہیں آرہا ہے کیا کرو؟؟ہارون کے لہجے میں تھکن تھی

میں ہوں نہ چلو بتاؤ سن رہا ہوں۔۔؟؟

زارون نے محبت سے کہا

ہارون نے ایک لمبی سانس لی۔

جیسے سینہ بھرا ہوا ہو اور لفظ راستہ نہ پا رہے ہوں۔

"ڈر لگ رہا ہے، زارون..."

آواز آہستہ تھی، مگر سچی۔

زارون چونکا۔

یہ لفظ اس نے ہارون کبیر کے منہ سے شاید پہلی بار سنا تھا۔

وہ اس ڈر کی وجہ سمجھ گیا تھا

ہارون!! زارون نے اسکا روخ آپنی طرف کیا

اتنے میں دار وازہ پر دستک ہوئی!!!

زارون نے دار وازہ کی طرف دیکھا جہاں ریفاہ کھڑی تھی البتہ ہارون نے نہیں دیکھا جیسے جانتا ہو

زارون نے ہارون کی طرف دیکھا اور وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا وہ بغیر ریفاہ کو دیکھے وہاں سے نکل گیا

ریفاہ وہی سر جھکائے کھڑی تھی ہارون بھی آپنی جگہ کھڑا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریفاہ نے سر اٹھا کر ہارون کی طرف دیکھا اور بہت ہمت کر کے اسکے پاس آئی

بھا.....ئی!!!!آواز لرز گئی

ہارون نے زور سے آنکھیں بند کی

مجھ سے.... غلطی.....

مجھے لگا میں نے تمہاری تربیت اچھی کر کے بھائی کا فرض ادا کر دیا میں نے پوری کوشش کی کے تمھیں اچھے برے میں فرق سمجھا سکو لیکن میں تمہارے اور زارون کے معاملہ میں ناکام ہو گیا ناکام!!!!آواز میں اتنی تکلیف تھی ریفاہ کا دل پھٹ جانے کو تھا

مجھے دکھ اس چیز کا نہیں ہے کے تم نے کسی سے

محبت کی۔۔۔۔

ہارون نے آنکھیں کھولیں، مگر نظریں اب بھی زمین پر تھیں۔

دکھ اس بات کا ہے کے میں تمھیں اتنا مان نہ دے سکا کے تم مجھ سے آکر اس چیز کا ذکر کر سکو

!!!!!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ریفاہ کی آنکھوں سے آنسو بے آواز گرے

نامحرم سے تعلق۔۔۔۔۔

وہ اس سے آگے نہ بول پایا

ریفاہ کا دل تھا یہ زمین پھٹیں اس میں سما جائے

،،غلطی انسان سے ہو جاتی ہے، ریفاہ...''

وہ رکا، پھر گہری سانس لی۔

،،مگر یہ جو خاموشی تھی نا...یہ مجھے توڑ گئی ہے۔''

،،میں ڈر گئی تھی، بھائی..........

مجھ.....ڈر گئی۔۔!!!!!

یہ سن کر ہارون کی آواز لڑکھڑا گئی

اسکی بہن اس سے ڈر گئی تھی اس کے لئے تو مر جانے کا مقام تھا لیکن وہ زندہ کھڑا تھا

ریفاہ کی سسکیاں بلند ہو گئیں۔

ریفاہ مجھے لگتا ہے مجھے کچھ دیر اکیلا رہنا چاہیے میری کسی بات سے تمہارا دل ٹوٹ جائے گا اور میں سنا ہے کے اگر بھائیوں کے ہاتھوں بہنوں کا دل ٹوٹ جائے تو وہ کبھی جڑ نہیں پاتے !!!!!!

وہ واقع اس وقت آکیلا رہنا چاہتا تھا

میں یہاں سے گئی تو مر جاؤگئی بھائی !!!! وہ ایک قدم آگے بڑھی مگر رک گئی

ریفاہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

اور بے اختیار ہارون کے سینے سے لگ گئی۔

"مجھے معاف کر دیں، بھائی...

ہارون نے آنکھیں بند کر لیں۔اس کی ہتھیلی ریفاہ کے سر پر ٹھہری رہی۔

بھائیوں میں آتنا وصف ہونا چاہے کے بہنوں میں عیب دیکھنے کے بعد بھی انکا ساتھ نہ چھوڑیں اور تمہارے بھائی میں بہت صبر ہے بہت ہمت ہے برداشت کرنے کی !!!!!

وہ ذرا سا پیچھے ہوا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

یہ بات تمھیں مجھے اور زارون کو پتا ہے اور یہ یہی دفن ہو جائے گی اللہ سے تم معافی مانگ لینا

ریفاہ تو آپنی جگہ ساکت کھڑی تھی بھائی اسے بھی ہوتے ہے وہ تو ہارون کو پلک چھپکائے بغیر دیکھ رہی تھی

اسکو آج احساس ہوا تھا کے زندگی میں بھائی کیوں ضروری ہے طوفانوں کا روخ بدل دیتے ہے

جو وہ کر چکی تھی اگر والوں کو پتا چلتا تو اسکے ساتھ نا جانے کیا کرتے

وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی وہ ایک نامحرم کے لئے آپنے ہیرے جیسے بھائی کو دوھکہ دیں رہی تھی وہ شدت سے دعا گو تھی کے اسکی سانسیں روک جائے

وہ وہاں سے چلی گئی اس میں ہمت نہیں تھی وہاں کھڑے ہونے کی

اہ۔۔!!!! اتنے ٹائم سے روکی گئی بے بسی ہوا میں خراج کی

نظریں دار وازہ پر تھی جیسے کسی کا انتظار ہو

ہارون کبیر کی آنکھوں کو زارون کبیر کا انتظار ہی ہو سکتا تھا

اور دل نے سکون کی سانس تب لی جب وہ اندر داخل ہوا

ہارون خاموشی سے اسکے گلے لگ گیا

زارون چونکا نہیں بس مسکرا دیا

مجھے بہت اچھا لگتا ہے جاناں تمہارا مجھ پر حق جیتانا یوں گلے لگ جانا کون رکھتا ہے ایسا مقام میری زندگی میں کسی کو آنے ہی نہیں دیا وہاں تک !!!! زارون نے نرمی سے اسکے کندھے پر ہونٹ رکھے

تو پھر شروع ہو گیا !!! ہارون اس سے دور ہوا

ایسا ہے ہارون کبیر تمھیں تنگ کیے بغیر میرا دن نہیں گزرتا !!!! زارون واپس کمرے میں آ گیا

کمینے اس لئے تیری بیوی تجھے چھوڑ کر چلی گئی تمہارے اس زنانہ ہارمون کی وجہ سے !!!!

ہارون صوفے پر بیٹھ گیا

یہ زنانہ ہارمون تو تیرے سامنے ہی پیدا ہوتے ہے بیوی کے ساتھ تو۔۔۔۔

بس کر پوری دنیا کو شرم آسکتی ہے لیکن تجھے نہیں !!!! ہارون نے اسکی بات کاٹی

Clubb of Quality Content!

شرم کے لئے تو ہے نہ مجھے بے شرم ہی رہنے دے۔۔!!!!زارون اسکے پاس ہی صوفے پر آکر بیٹھ گیا

چل تجھے آج زارون کبیر آپنے ہاتھ سے بریانی کھلائے گا آجا میرے دوست!!!!!زارون کھڑا ہوا

نئ نئ زارون بلکل نہیں یہ مت کہنا کے تو مجھے بریانی کھلانے والا ہے!!!!!!ہارون نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

میں نے یہی کہا اٹھو!!!زارون نے اسے گھور کر دیکھا

اچھا بریانی میں بنالو گا تم دیکھنا!!!!ہارون نے اٹھ کر اسکے ساتھ چل دیا

میرے ہوتے ہوئے تم کیوں بناؤ گئے میں بناؤ گا!!!!!زارون نے اپنے کلر ٹھیک کیے جو پہلے ہی ٹھیک تھے

زارون نے آستینیں چڑھاتے ہوئے ایسے فخر سے اپنے کالر درست کیے جیسے کسی محاذ پر جانے والا سپاہی ہو۔

ہارون نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا، ہونٹ بھینچے اور طنزیہ ہنسی ہنس پڑا۔

لگتا ہے آج کچن کسی حادثے کا شکار ہونے والا ہے۔"

"حادثہ تو تب ہوتا ہے جب تم جیسے نااہل اندر گھستے ہو!" زارون نے پلٹ کر گھورا۔

کچن میں داخل ہوتے ہی زارون نے فریج کھولا، مسالوں کی الماری دیکھی اور پھر ایک لمحے کو رکا...

بالکل ایسے جیسے دماغ میں حساب چل رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چاول کہاں ہیں؟"

"اوپر والی شیلف میں... لیکن خبردار اگر تم نے پورا پیکٹ گرا دیا!" ہارون نے فوراً تنبیہ کی۔

شلف کافی اوپر تھا

زارون نے کرسی کھینچ کر شیلف تک ہاتھ بڑھایا۔

چاول کا ڈبہ ہاتھ میں آیا تو فتح مندانہ انداز میں بولا:

"دیکھا؟ قدرتی شیف ہوں میں!"

ہارون نے ناک سکیڑی۔

"ابھی تو صرف چاول پکڑے ہیں، شیف تب مانوں گا جب یہ کھانے کے قابل نکلیں۔"

زارون نے ہنستے ہوئے برتن نکالا، چاول دھونے لگا۔ پانی میں ہاتھ ڈالتے ہی چونکا۔

"یہ پانی اتنا ٹھنڈا کیوں ہے؟"

"کیونکہ یہ پانی ہے، تمہاری طرح گرم دماغ نہیں!" ہارون کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر بعد پیاز کاٹنے کی باری آئی۔

زارون نے چھری اٹھائی، ایک پیاز کاٹا اور اگلے ہی لمحے آنکھیں سُرخ۔

"یار یہ پیاز جذباتی کیوں ہو گئی؟"

ہارون زور سے ہنسا۔

"نہیں، پیاز نہیں... تم کمزور ہو!"

زارون نے تولیہ آنکھوں پر رکھا اور بڑبڑایا:

"خاموش رہو، ورنہ آج بریانی میں نمک کی جگہ آنسو ڈال دوں گا۔"

چولہا جلایا گیا، تیل گرم ہوا، مصالحے پڑے۔

کچن میں خوشبو پھیلنے لگی تو ہارون بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"اچھا..."اس نے گردن آگے کی،"یہ خوشبو تو ٹھیک لگ رہی ہے۔"

زارون نے گردن اکڑائی۔

"کہا تھا نا، میرے ہاتھوں میں ذائقہ ہے۔"

جب دم تیار ہوئی تو زارون نے چاول ڈالے، اور بڑے اعتماد سے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب بس دعا کرو۔"

ہارون نے آہستہ سے کہا:

"دعا تو میں زندگی بھر کرتا آیا ہوں تیرے لیے۔"

زارون نے ڈھکن بند کرتے ہی سینہ پھلا لیا،

"بس اب پانچ منٹ...اور تاریخ میں لکھا جائے گا: زارون کبیر دی گریٹ بریانی!"

ہارون نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لی۔

"ہاں ہاں، اور اگلے صفحے پر لکھا ہوگا: عوام الناس کو کھانے سے منع کیا جائے۔"

زارون نے آنکھیں نکال کر دیکھا۔

"منفی پروپیگنڈا بند کر۔"

پانچ منٹ بعد...

زارون نے احتیاط سے ڈھکن اٹھایا۔ بھاپ نکلی، خوشبو پھیلی۔

ہارون فوراً اُٹھ کھڑا ہوا، ناک آگے کی۔

اسی دوران زارون نے نوالہ بنانے کی کوشش کی، چاول پلیٹ سے باہر گرے۔

"یہ چاول پلیٹ سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟"

ہارون ہنسا۔

"انہیں بھی تم پر اعتماد نہیں ہے!"

زارون نے پلیٹ سیدھی کی۔

"خاموش رہ، فوکس خراب ہو رہا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کھا کر بتاؤ۔"

ہارون نے نوالہ لیا... لمحہ بھر رکا... پھر آہستہ سے مسکرایا۔

"کمینے..."

"کیا؟"

"بریانی واقعی اچھی ہے۔"

ہارون نے پلیٹ اس کے آگے کی۔

"اور سن... اگر یہ بریانی اچھی نکلی تو میں مان جاؤں گا تو واقعی قابل شادی ہے۔"

زارون نے طنزیہ مسکراہٹ دی۔

"اسی لیے بیوی گئی تھی نا؟ میری بریانی کھا کر ڈر گئی ہو گی!"

"کمینے!" ہارون نے چمچ اٹھا کر دھمکی دی۔

"چپ کر ورنہ آج ہی تجھے باورچی خانے سے طلاق دے دوں گا۔"

زارون ہنستے ہنستے کرسی پر بیٹھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"قسم سے یار، تم نہ ہوتے تو میں آدھا پاگل اور آدھا بور ہوتا۔"

ہارون نے آخری نوالہ لیتے ہوئے کہا:

"اور تم نہ ہوتے تو میں پر سکون ہوتا۔"

دونوں ایک ساتھ ہنس پڑے——

اس وقت دونوں کو کوئی اس حالت میں دیکھ لیتا پہلی ہی فرصیت میں زہر کھا کر مر جاتا

کچن میں قہقہوں کی آواز ابھی ٹھیک سے گونج ہی رہی تھی کہ

دروازے پر کھنک دار کھانسی سنائی دی۔

کھانسی کم...

اعلانِ قیامت زیادہ تھی۔

زارون اور ہارون دونوں نے ایک ساتھ سر اٹھایا۔

اگلے ہی لمحے جیسے کسی نے اسپرنگ لگا دیا ہو——

دونوں کھڑے!

زارون کے ہاتھ میں چمچ،

ہارون کے ہاتھ میں پلیٹ،

اور چولہے پر....

ایک ایسی بریانی جو خود بھی حیران تھی کہ اس کا کیا بننے والا ہے۔

خانم کبیر دروازے میں کھڑی تھیں۔

ان کی نظریں آہستہ آہستہ کچن کا جائزہ لینے لگیں——

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ادھر چاولوں کا چھوٹا سا ملبہ،

ادھر ڈھکن الٹا،

کاؤنٹر پر مسالوں کی ایسی ترتیب

جیسے زلزلے کے بعد کی رپورٹ ہو۔

ان کا منہ...

کھلا رہ گیا۔

ایک لمحہ۔

پھر دوسرا۔

پھر تیسرا۔

خاموشی اتنی گہری تھی کہ اگر کوئی چاول گرتا تو آواز گونج جاتی۔

خانم کبیر نے انتہائی سنجیدگی سے سوال کیا:

"یہ... کیا ہوا ہے؟"

زارون نے فوراً ریڑھ سیدھی کی۔

"ماں... تجربہ۔"

ہارون نے سر ہلایا۔

"سائنسی۔"

خانم کبیر کی بھنویں اوپر گئیں۔

"سائنسی؟ میرے کچن میں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انہوں نے ایک قدم اندر رکھا، پھر دوسرا——

اور چولہے کے پاس آکر رک گئیں۔

"زارون کبیر..."

لہجہ اتنا پر سکون تھا کہ ہارون کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی۔

"جی امی؟" زارون نے مسکراہٹ جمائی۔

انہوں نے پلیٹ اٹھا کر بریانی دیکھی۔ چاولوں کو غور سے پرکھا۔

چمچ ہلایا۔

ایک لمحے کو تو ایسا لگا جیسے اب خطاب شروع ہو گا۔

پھر...

اچانک انہوں نے گہری سانس لی،

اور سنجیدگی کی دیوار میں دراڑ پڑی۔

"میں سوچ رہی ہوں..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انہوں نے سر ہلایا،

"یا تو میں بہت بوڑھی ہو گئی ہوں،

یا میرے بیٹے واقعی پاگل ہو گئے ہیں۔"

ہارون نے فوراً کہا:

"تائی جان، پاگل نہیں... باصلاحیت!"

خانم کبیر نے اسے گھور کر دیکھا۔

انہوں نے چمچ اس کی طرف کیا۔

"تم دونوں نے زندگی میں کبھی کچن میں قدم رکھا ہے؟"

زارون نے ہلکی سی کھانسی کی۔

"امی... آج دل چاہا۔"

"دل؟"

خانم کبیر نے کچن کے گرد اشارہ کیا۔

"یہ دل نہیں، حملہ لگ رہا ہے!"

پھر وہ خود ہی ہنس پڑیں۔

"اور سنو..."

انہوں نے آستین چڑھائی۔

"اگر بریانی اچھی نکلی نا، تو میں مان جاؤں گی تم بڑے ہو گئے ہو۔"

ہارون فوراً بولا:

"اور اگر خراب ہوئی؟"

خانم کبیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:

"تو تم دونوں ایک ہفتہ برتن دھوؤ گے۔"

زارون اور ہارون نے ایک دوسرے کو دیکھا——

اور بیک وقت بولے:

"، ہم دعا کر رہے ہیں!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خانم کبیر نے سر ہلاتے ہوئے کہا:

"چلو، پلیٹ دو... دیکھتے ہیں زارون کبیر کی کچن کریمنل ہسٹری۔"

پہلا نوالہ۔

وہ پلک جھپکائے، پھر نوالہ منہ میں رکھا۔

چاول، مسالہ، اور تھوڑا سا گوشت ——سب ایک ساتھ ایک ایکسپلوژن آف فلیور میں بدل گیا۔

"یہ... واقعی... زارون کبیر؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خانم کبیر کے لب ہل رہے تھے۔

"تم نے... یہ خود بنایا؟"

ہاں.....ماں.. ہاں میں نے بنائی ہے!!!

زارون نے چھوٹی سی سر جھکائی، جیسے کوئی چھوٹا بچہ اول کلاس میں پہلا پراجیکٹ دکھا رہا ہو۔

اور خانم کبیر نے پہلا نوالہ کھا کر فیصلہ سنایا:

"یہ واقعی... قابلِ تعریف ہے!"

خانم کبیر نے نوالہ نگلتے ہی ایک لمحے کے لیے چپ رہی، پھر آنکھیں تیز کر کے دونوں کی طرف دیکھا:

"اب بتاؤ... کچن کون صاف کرے گا؟"

زارون اور ہارون کی نظریں ایک دم جمی رہ گئیں۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر جیسے ایک خفیہ سائن لے رہے ہوں—اور پھر...

ایک ہی سیکنڈ میں دونوں بھاگ گئے! 🏃💨

Clubb of Quality Content

خانم کبیر نے ان کے غائب ہونے کے بعد، کچن کی طرف دیکھا، سر پکڑ لیا اور آہ بھری

"زندگی میں ایک دوست بہت سی دعاؤں کے قبول ہونے کے برابر ہوتا ہے"

"اس لئے ایک دوست ہونا چاہے جیسے ہارون کے لئے زارون کبیر تھا اور زارون کے لئے ہارون کبیر زندگی خوبصورت لگتی ہے"

****

صبح کا سورج آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا، پرندے آسمان کی بلندیوں پر آزاد اڑ رہے تھے۔

ہارون کی آنکھ کھلی تو وہ آہستہ سے اٹھ کر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ کچھ لمحے خالی نقطے کو دیکھتا رہا، جیسے دماغ میں رات کی ساری باتیں دوبارہ چل رہی ہوں۔

پھر اس کی نظر ساتھ لیٹے زارون پر پڑی۔

بال بکھرے ہوئے، چہرے پر ہلکی سی شکن، اور نیند میں بھی وہی ضدی انداز —— بے ترتیبی سے سویا ہوا۔

ہارون اسے کافی دیر دیکھتا رہا۔

دل میں ایک عجیب سا بوجھ اتر آیا۔

"تو اتنا ضدی کیوں ہے...؟"

اس نے جھک کر زارون کا بازو پکڑا اور زور زور سے ہلایا۔

"اُٹھ! آج پھر کورٹ جانا ہے!"

آواز میں جھنجھلاہٹ تھی، مگر اس کے پیچھے فکر چھپی ہوئی تھی۔

"آخر مان کیوں نہیں جاتا؟ یا تو سماہا کو واپس لے آ... یا مہا واپس کر دے!"

آخری جملہ اس نے تقریباً چیخ کر کہا۔

زاورن نے آنکھیں تک نہیں کھولیں۔

ویسے ہی لیٹے لیٹے منہ موڑ کر بڑبڑایا:

"اپنی مرضی سے گئی تھی... خود آنا ہوا تو آ جائے گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر ذرا سا رکا، اور اگلا جملہ اور بھی سخت تھا:

"میں نہیں جا رہا اسے لینے۔"

"اور مہا؟" اس نے دھیمی مگر بھاری آواز میں پوچھا۔

زاورن نے کروٹ بدلی، آنکھیں آدھی کھولیں اور سیدھا چھت کو گھورتے ہوئے بولا:

"مہا... کسی صورت نہیں دے رہا۔"

"وہ میری ہے، میری رہے گی!"

ہارون نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

"زارون یہ ضد نہیں، ظلم بن رہا ہے!"

"اچھے خاصے ماحول کو جنگ کا میدان مت بنا!"

زارون اچانک سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔آنکھوں میں نیند نہیں تھی،بس تھکن اور درد تھا۔

تم بھی تو اسکا ساتھ دے رہے ہو!!!!زارون نے شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھا

میں پہلے بھی بہت بار کہہ چکا ہوں میں اسکا نہیں حق کا ساتھ دے رہا ہوں اور حق یہی کہتا ہے کے تم غلط ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تم لوگوں کو میں ہی کیوں غلط نظر آتا ہوں۔۔۔۔

ہارون ایک دم بھڑک اٹھا

کیوں کہ تو غلط ہے تو ایک ساتھ تین تین زندگیاں برباد کر رہے ہو آپنی،سماہا کی اور مہا اور شاید میری مینٹل ہیلتھ بھی!!!!!!!

کمرے میں خاموشی پھیل گئی۔

زاروں نے نظریں چرا لیں۔ ہونٹ بھینچ لیے،

جو بھی ہے نہ میں اسے طلاق دوں گا اور نہ مہا بات ختم!!!! زاروں نے فیصلہ کن انداز میں کہا

ہارون نے اسے غصے سے دیکھا وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیچھے ہٹا، جیسے خود کو روک رہا ہو۔

کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے تجھے اتنا مارو اتنا کے بس بہت مارو!!!! وہ تھک گیا تھا اسے سمجھاتے سمجھاتے سناتے سناتے،

اور اس امید میں کہ شاید آج زاروں مان جائے گا

تمہاری یہ ضد ایک دن تمہارا بڑا نقصان کروائے گئی پھر منہ اٹھا کر دیکھنا!!!! ہارون کہتا ہوا باتھ روم میں بند ہو گیا

زاروں خاموش کھڑا رہا۔ وہ جانتا تھا——

ہارون کی باتوں میں غصہ کم، بے بسی زیادہ تھی۔اور یہی بے بسی سب سے زیادہ درد دیتی ہے۔

سماہا مہا کے پاس بیٹھی تھی جو گہری نیند میں تھی وہ اسے ہی بیٹھے اسکو دیکھتی رہی اسے پتا ہی نہیں چلا کے آنابیہ اسکے کمرے میں آئی ہے

آپی!!!آنابیہ نے بازو سے پکڑ کر ہلایا

ہاں!!!سماہا نے ایک دم گھبرا کر آنابیہ کی طرف دیکھا

ناشتہ کرلے اور مہا کو بھی اٹھائے آج کورٹ بھی جانا ہے!!!!آنابیہ نے نرمی سے کہا

عدالت جانے کے نام پر سماہا ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی

اسے تو یاد ہی نہیں تھا کے کورٹ کی پیشی بھی تھی

آج تو مہا کو بھی لے کر جانا ہے!!!!سماہا نے غمگیں سے لہجے میں کہا

ہارون بھائی سے پوچھ لینا جیسا وہ کہے گئے ویسا کرلینا!!!!آنابیہ نے سماہا کے ہاتھ پے ہاتھ رکھا

ہمم!!!اس نے کھوئے سے انداز میں کہا

آجائے ناشتہ ٹھنڈہ ہورہا ہے!!!آنابیہ کہتی وہاں سے چلی گئ

سماہانے نم آنکھوں سے مہا کی طرف دیکھا

میں نے پوری کوشش کی بیٹا آپکو ماں اور باپ کا پیار ایک ساتھ ملے لیکن ناکام رہی بلکل ناکام

!!!!!ایک ساتھ کئی آنسو بے مول ہوگئے

تھوڑی ہی دیر میں سماہا اور مہا دونوں تیار کھڑی تھیں۔

کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی تھی

سماہا کی آنکھوں میں فکر تھی، دل میں بے چینی...

اور مہا؟

وہ تو مکمل طور پر دروازے کی قیدی بنی ہوئی تھی۔

بار بار دروازے کی طرف دیکھتی،

"ماما... بابا کب آئیں گے؟"

آجائے گئے بیٹا!!!! وہ نا جانے کتنی بار یہ سوال کر چکی تھی

لیکن مہا کو تسلی نہیں ہوئی۔

وہ آہستہ آہستہ دروازے کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی،

جیسے صرف دیکھنے سے ہی گاڑی آجائے گی۔

سماہا کے دل میں عجیب سی کسک تھی ——وہ اور زارون اسکے دل میں وہ جگہ نہیں بنا پائے جو

ہارون بنا گیا تھا

اچانک باہر سے گاڑی کے بریک کی ہلکی سی آواز آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہا کی آنکھیں چمک اٹھیں

"ماما... مجھے لگتا ہے بابا آ گئے ہیں!!!"

اسی لمحے دروازہ کھلا——

"بھائی آ گئے!!!"

آنابیہ کی آواز ہال میں گونجی۔

مہا نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔

بابا!!!!اور سماہا ان دونوں کو وہاں نظر نہ آئی

بابا۔۔بابا!!!!پورے جبور محل نے اس پکار کی گونج سنی تھی

ہارون جو گاڑی پارک کر رہا تھا بے آختیار گہرا مسکرایا

بچے آرام سے!!!سماہا اسکے پیچھے آہستہ آہستہ چل رہی تھی

"باباااا!!!!"

ہارون نے جیسے ہی پلٹ کر دیکھا——

ننھی سی جان پوری رفتار سے اس کی طرف آ رہی تھی۔

"ارے ارے...آرام سے!"

وہ فوراً جھکا، بازو پھیلائے——مہا سیدھی آ کر اس سے ٹکرا گئی۔

ہارون نے اسے مضبوطی سے اٹھا لیا،

پتا ہے کب سے انتظار کر رہی تھی!!!!مہا نے منہ بنایا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹریفک بہت زیادہ تھا بچے اس لئے بابا کو دیر ہو گئی!!!!! ہارون نے اسکی گالوں پر نرمی سے ہونٹ رکھے اور اندر کی طرف چلا گیا

،،ہمم...''

مہا نے ڈرامائی انداز میں سوچا،

پھر سر ہلایا

Ooo thanku !!!

ہارون نے اس کے ماتھے کو چوما، پھر گال، پھر دوبارہ آپنے ساتھ لگا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی دیر بعد:-

عدالت کا ہال غیر معمولی طور پر پر سکون تھا۔وہ سکوت جو لفظوں سے نہیں، دلوں کی دھڑکنوں سے ٹوٹتا ہے۔

سماہا ایک بینچ پر بیٹھی تھی۔ہاتھ آپس میں جڑے ہوئے، انگلیاں کانپتی ہوئی۔

مہا اس کے ساتھ بیٹھی تھی——ننھا سا وجود، مگر آنکھوں میں غیر معمولی سنجیدگی۔

ہارون چند قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا، چہرے پر وہی مضبوطی، مگر آنکھوں میں ایک انجانا سا

خوف——

آج بطور بھائی نہیں، بطور وکیل کھڑا تھا۔

اور پھر——

زارون۔ وہ کمرہ عدالت میں داخل ہوا تو

زارون کی آنکھوں میں غصہ نہیں تھا... وہ درد تھا جو غصے سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سماہا نے فوراً نظریں جھکا لیں۔

"آل رائز!"

جج کے داخل ہوتے ہی سب کھڑے ہو گئے۔

مہا نے چونک کر ہارون کی طرف دیکھا۔

"بابا...؟"

ہارون نے آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"سب ٹھیک ہے بچے۔"

جج اپنی کرسی پر بیٹھے، فائل کھولی۔

"کیس نمبر —"

آواز گونجی۔

"سماہا بنتِ جبور بنام زارون کبیر۔

طلاق، کفالتِ طفل، اور کسٹڈی کے معاملات۔"

یہ الفاظ سماہا کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جج نے نظریں اٹھائیں۔

"مسز سماہا، آپ طلاق کی درخواست پر قائم ہیں؟"

"جی... میں درخواست پر قائم ہوں۔"

یہ کہتے ہوئے اسکی آواز پر سکون تھی

جج نے قلم گھمایا،

پھر زارون کی طرف دیکھا۔

''مسٹر زارون کبیر،

کیا آپ اس طلاق پر رضامند ہیں؟''

کمرہ عدالت جیسے سانس روک کر بیٹھ گیا۔

زارون نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں——

سماہا کی طرف نہیں،

مہا کی طرف۔

پھر اس نے سیدھا جج کی طرف دیکھا۔

''نہیں۔''

ایک لفظ۔

مگر جیسے پورا کمرہ ہل گیا ہو۔

سماہا کے دل سے جیسے کچھ ٹوٹ کر گر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں نہ طلاق دوں گا،

نہ اپنی بیٹی سے دستبردار ہوں گا۔

یہ کیس میرے لیے ختم ہے۔"

جج نے چونک کر دیکھا۔

"مسٹر کبیر، عدالت جذبات نہیں، قانون پر چلتی ہے۔

آپ کو اپنی بیوی کے الزامات کا جواب دینا ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاروں نے جب دوبارہ منہ کھولا،

تو آواز میں ضبط تھا—

وہ ضبط جو کبھی بھی ٹوٹ سکتا تھا۔

"میری بیوی نے گھر چھوڑا۔

اپنی مرضی سے۔

میں نے نہ اسے نکالا،

نہ تشدد کیا۔

اور جہاں تک مہا کا تعلق ہے——

وہ میری بیٹی ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اس کی آواز بھرائی۔

مہا بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بابا...!"

سماہا فوراً اسے پکڑ کر بٹھانے لگی۔

"مہا...بیٹا، بیٹھو..."

مہا بچی کو ہمارے پاس لایا جائے!!!!!جج صاحب نے نرمی سے کہا

آجاؤ!!!سماہا نے نرمی سے کہا

No !!

آواز میں خوف تھا اور نظریں ہارون پر تھی ہارون نے گہری سانس لی مہا کی طرف آیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آجاؤ بچے بابا ساتھ ہے!!!! ہارون نے نرمی سے کہا اور اگلے ہی پل وہ ہارون کے بازوؤں میں تھی

جج صاحب نے اسے کٹھکھرے میں کھڑا کرنے سے منع کیا تو ہارون نے آپنے بازوؤں میں ہی اٹھائے رکھا

بیٹا آپکا نام کیا ہے؟؟؟ جج صاحب نے بہت پیار سے پوچھا

مہا کچھ نہیں بولی بس ہارون کی گردن میں منہ چھپا گئی

مہا زارون کبیر!!! ہارون نے نرمی سے کہا

بچے آپ ماما کے ساتھ رہنا چاہتے ہو یا بابا

جج صاحب کی بات تک نہ پوری ہونے دی

بابا۔۔!!!!

"آپ بابا کو مجھ سے دور مت کرنا..."

وہ جج کی طرف دیکھ کر بولی۔ عدالت میں سناٹا چھا گیا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

اور یہاں ہارون سارا معاملہ سمجھ گیا وہ زارون کی نہیں ہارون کی بات کر رہی تھی اس نے موڑ زارون کی طرف دیکھا وہ نظریں پھیر گیا جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو

ہارون نے گہری سانس لی اور واپس مہا کی طرف متوجہ ہوا

بیٹا آپ ہارون کبیر کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں یا زارو کے ساتھ

ہارون کے ساتھ !!!!

اس کی آواز اب باقاعدہ رونے میں بدل چکی تھی

پھر دو ٹوک جواب ہال میں ایک دفع پھر خاموشی چھا گئی

سماہا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ ایک ماں تھی...

اور ماں کے لیے یہ منظر قیامت سے کم نہیں ہوتا۔

زارون کی انگلیاں بے اختیار مٹھی میں بند ہو گئیں۔

اسے لگا جیسے کوئی اس کے سینے کے اندر چاقو گھما رہا ہو۔

Clubb of Quality Content

یہ اور دونوں کی آپنی غلطیوں کا انجام تھا

زارون کو اس وقت ہارون پر جتنا غصہ آیا تھا وہ اسکی سرخ آنکھوں میں صاف نظر آ رہا تھا

آپ کے ساتھ ؟؟ جج نے ناسمجھی کے ساتھ ہارون کی طرف دیکھا

بیٹا آگر آپکو کہا جائے کے ماما کے ساتھ رہنا یا زارو کے ساتھ تو کس کے ساتھ رہو گئ !!!!!

ہارون نے بہت نرمی کے ساتھ پوچھا

ما.......ما!!!!!

مہا نے کانپتی آواز میں کہا

اور اسی لمحے زارون کی دنیا ہل گئ۔

وہ تو مہا زارون کبیر کی دنیا میں کہی تھا ہی نہیں

زارون نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

ہارون نے زور سے آنکھیں بند کی وہ اس وقت اسکی تکلیف کو بہت اچھے سے سمجھ سکتا تھا اور

اسی دن سے وہ ڈرتا تھا اور چاہتا تھا وہ آپنی ضد چھوڑ دے لیکن یہ اسکا خود چنا ہوا راستہ تھا

جج نے نرمی سے کہا،

تو سیدھی سی بات ہے بچی آپنے باپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور بچی کو ماں کی ضرورت زیادہ ہے تو یہ عدالت بچی کی کسٹڈی ماں کو دیتی ہے

کمرۂ عدالت میں جج صاحب کے الفاظ گونج کر رہ گئے تھے۔

بالکل سادہ، بالکل قانونی——

مگر ان لفظوں نے تین دلوں کو چیر دیا تھا۔

سماہا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

زارون کا حال اس وقت اس سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا

ہارون...

وہ تو خوش بھی نہ ہو سکا۔

اس کے چہرے پر نہ فتح تھی نہ اطمینان۔ صرف ایک انجانا خوف۔

وہ جانتا تھا——یہ فیصلہ زارون کو اس سے دور کر دے گا۔ شاید ہمیشہ کے لیے۔

اسی لمحے مہا چونک کر ہارون کے سینے سے لگی۔

اس کی ننھی انگلیاں ہارون کے کوٹ میں پیوست ہو گئیں

اس کی گرفت اور سخت ہو گئی۔

“No... please...”

اب وہ باقاعدہ سسک رہی تھی

"مجھے نہیں جانا... مجھے بابا کے پاس رہنا ہے..."

کمرۂ عدالت میں سرگوشیاں بند ہو گئیں۔ سب کی نظریں اسی ایک بچی پر تھیں جو کسی فیصلے کو نہیں سمجھتی تھی،

صرف اپنے دل کو جانتی تھی۔ سماہا بے اختیار ایک قدم آگے بڑھی۔

"مہا... بیٹا..."

اس کی آواز کانپ گئی

میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی..."

Clubb of Quality Content

مہا نے سر اٹھایا۔

آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں

اور نظریں سیدھی سماہا پر۔

”لیکن... بابا؟“

بس دو لفظ۔

مگر دونوں ماں باپ کے دل پر بھاری۔

ہارون نے آنکھیں بند کر لیں۔اس نے مہا کے بالوں کو چوم لیا

ہارون نے اسے تھپتھپایا۔

”بابا کہیں نہیں جا رہا، جان...“

وہ جھوٹ بول رہا تھا یا خود کو تسلی دے رہا تھا——یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

زارون نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا۔

اسے لگا اگر اس نے ابھی نہ نکلا تو شاید وہ خود کو سنبھال نہ پائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون کے بازو ذرا سے ڈھیلے پڑے۔بس ذرا سے۔

مگر مہانے فوراً محسوس کر لیا۔ ننھی انگلیاں اور زیادہ مضبوطی سے اس کے کوٹ میں پیوست ہو گئیں،

"نہیں... بابا..."

آواز اب رونے سے آگے جا چکی تھی، یہ فریاد تھی۔

ہارون نے گہری سانس لی۔

ایسی سانس جو سینے کے اندر کہیں اٹک کر رہ جائے۔اس نے خود کو سیدھا کیا، کندھوں کو سخت کیا، چہرے پر وہی پر سکون نقاب چڑھایا جسے وہ برسوں سے پہنتا آیا تھا۔

مگر ہاتھ... ہاتھ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

سماہا ایک قدم آگے بڑھی۔ آنکھوں میں آنسو، مگر بازو کھلے ہوئے۔

"مہا... بیٹا..."

آواز میں ماں کی نرمی تھی اور عورت کی ٹوٹ پھوٹ بھی۔

مِہانے ہارون کی گردن میں منہ چھپالیا۔سسکیاں اب چیخوں میں بدل رہی تھیں۔

"بابا پلیز...

میں اچھی بچی بن جاؤں گی...روز ہوم ورک کروں گی...

بس مجھے مت چھوڑنا..."

یہ وہ لمحہ تھا جہاں ہارون کا ضبط لرز گیا۔اس کی پلکیں نم ہوئیں،

جبڑا بھینچ گیا،

اور آنکھیں زور سے بند ہو گئیں جیسے آنسوؤں کو اندر ہی قید کر لینا چاہتا ہو۔

اس نے مِہا کے بالوں کو آہستہ سے سہلایا۔

ایک بار۔

دو بار۔

جیسے ہر لمس کو یاد میں محفوظ کر رہا ہو۔

"جان..."

آواز بھاری ہو گئی

مگر ٹوٹی نہیں۔

"بابا کہیں نہیں جا رہا۔ یہ بس تھوڑا سا ٹائم ہے...

؟"

مہا نے نفی میں سر ہلایا۔ آنکھیں لال، سانس اکھڑی ہوئی۔

"جھوٹ...

یہ لفظ ہارون کے سینے میں خنجر بن کر اترے۔

اس نے آہستہ آہستہ مہا کو اپنے بازوؤں سے الگ کیا۔

ہر انچ پر دل جیسے پیچھے کھنچ رہا ہو۔ جب اس نے مہا کو سماہا کے حوالے کیا

تو ایک لمحے کے لیے اس کی انگلیاں مہا کی کلائی سے جڑی رہ گئیں۔

بس ایک لمحہ۔ پھر اس نے خود کو جھٹکا دیا۔ سماہا نے مہا کو سینے سے لگا لیا۔

مہا نے فوراً ہاتھ پھیلائے اور آخری بار چیخ کر کہا——

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باباااا...!!!"

وہ چیخ کمرۂ عدالت کی دیواروں سے ٹکرا کر

ہارون کے اندر واپس آ گئی۔اس نے فوراً رخ موڑ لیا۔اگر ایک سیکنڈ اور رکتا تو شاید سب دیکھ لیتے

کہ ہارون کبیر ٹوٹ چکا ہے۔اس نے مٹھی بھینچی، آنکھیں نم رہنے دیں مگر ایک آنسو بھی گرنے نہ دیا۔

آسان نہیں تھا اسکے لئے مہا کو یوں چھوڑ دینا آٹھ سال آٹھ سال آپنے سینے سے لگائے رکھا تھا جب وہ دونوں اپنی لڑائیوں مصروف میں تھے تب ہارون کبیر نے انکی لڑائیوں کا اثر کبھی بھی مہا پر نہیں ہونے دیا ہمشہ آپنے بازوں کے سائے میں چھپائے رکھا

ہارون باہر آئے اسے زارون کہی نظر نہیں آیا لیکن مہا کی آوازیں ابھی تک اسے سنائی دے رہی تھی وہ آپنی گاڑی میں بیٹھا اور وہاں سے چلا گیا اس نے آج تک کوئی کیس نہیں ہارا تھا لیکن یہ جیت اسے توڑ گئی تھی اور سب سے زیادہ تکلیف زارون کے ٹوٹنے پر ہوئی تھی

****

اسکی گاڑی کبیر محل آکر رو کی وہ کمزور سے قدموں کے ساتھ اندر داخل ہوئے

کیا بات ہے وکیل صاحب آج بھی آپ کیس ہارے نہیں دات دینی بنتی ہے!!!!!!جب طنز سے بھری آواز اسکی اندر زہر بن کر اتری

ہارون جو سڑھیاں چڑنے لگا تھا موڑ کر ہال کی طرف دیکھا جہاں زارون ہاتھ میں سیب پکڑے صوفے پر ٹیک لگائے پاؤں سامنے ٹیبل پر رکھے بیٹھا ہوا تھا

ہارون تم مہا سما ہا کو دے آئے وہ اس گھر کی بیٹی کبیر خاندان کی بیٹی!!!!!خانم کبیر کی آواز میں بے یقینی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارے ماں وکیل صاحب حق کا ساتھ دیتے ہے رشتے گئے بھاڑ میں!!!!زارون نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سیب دھیرے سے دانتوں کے درمیان دبایا اور ہارون کی طرف دیکھا،ایک لمحے کے لیے بالکل پر سکون مگر آنکھوں میں وہ شدت، جو کسی بھی دشمن کے دل میں خوف پیدا کرنے کے لیے کافی تھی۔

کہنا کیا چاہتے ہو تم؟؟؟

ہارون چلتا ہوا اسکی طرف آئے

تم چاہتے تو آج مہا ہمارے ساتھ ہوتی ہارون کبیر !!!!!زارون ایک دم کھڑا ہوا

اور میں یہ نہیں چاہتا تھا!!!!!

ہارون نے سانس گہرائی سے کھینچتے ہوئے جواب دیا

تم کون ہوتے ہو یہ چاہنے یا نہ چاہنے والے وہ میری بیٹی تھی زارون کبیر کی؟؟

زارون نے آہستہ کہا، لیکن ہر حرف میں وزن اور شدت تھی۔

آج یاد آگیا کے وہ تمہاری بیٹی تھی آٹھ سال تک تو یاد نہیں آیا!!!!!ہارون نے ہنستے ہوئے کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تم نے جو حرکت کی ہے نہ ہارون اس کی انجام تم سماہا دونوں دیکھوں گئے مہا اس گھر میں واپس آئے گئی۔۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا مزید ہارون کے قریب آیا

میرے ہوتے ہوئے یا نا ممکن ہے زارون کبیر !!!!!!ہارون نے پر سکون انداز میں کہا

میں مہا کو وہاں نہیں رہنے دوں گا اس کے لئے چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے کسی کی بھی جان کیوں نہ لینی پڑے!!!!!!!زارون نے دھمکی بھرے انداز میں کہا

ہاں ٹھیک ہے کھانے میں زہر ملا دینا میں کھا لو!!!!!!ہارون کہتا وہاں سے پلٹ گیا وہ مزید اس سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا

زارون ایک لمحے کو ساکت رہ گیا۔

یہ جواب اس کی توقع میں نہیں تھا۔

وہ موڑا اور گھر سے نکل گیا

اور گھر والے وہی کھڑے انکو دیکھتے رہ گئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

"بابا...مجھے بابا کے پاس جانا ہے!!!"

اس کی آواز کانپ رہی تھی، مگر ضد میں پختہ تھی۔

سماہا فوراً آگے بڑھی اور اسے گلے لگانے کی کوشش کی،

زرینہ کبیر اور آنابیہ بھی قریب آئیں، دونوں نے آہستہ آہستہ اس کے کندھے پکڑے، اور

نرم انداز میں کہا:

"بیٹا، سب ٹھیک ہے... ہم سب یہاں ہیں"

مہانے سر گھماتے ہوئے کہا:

"نہیں... نہیں... میں صرف بابا کے ساتھ جانا چاہتی ہوں!"

اس کی ننھی انگلیاں زمین پر دروازہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھیں، نظریں دار وازہ پر تھی

جیسے ہارون وہاں سے آئیں گا اور اسے لے جائے گا

جب انکو کسی گاڑی کے روکنے کی آواز آئی وہ ایک دم حیران ہوئے

بابا!!!!!

آنسو کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی

وہ زرینہ کبیر اور سماہا کی گرفت سے نکل کر دروازے کی طرف دوڑی

یہ ہارون نہیں ہے!!! زرینہ کبیر نے سماہا کی طرف دیکھا

مہادروازے کی طرف بھاگئی

"بابا آگئے...مجھے لینے آگئے..."

وہ خود سے بڑبڑاتی جارہی تھی۔

ننھے ہاتھوں سے دروازہ کھولا—اور اگلے ہی لمحے...وہیں رک گئی۔

سامنے زارون کھڑا تھا

زارون مسکرا کر اسکی طرف دیکھا

"بابا...؟"

اس کی آواز سوال بن گئی۔

مسکراہٹ ہونٹوں پر آکر وہیں ٹوٹ گئی،

آنکھوں میں آنسو پلٹ آئے،

اور ہاتھ جوش میں آگے بڑھے تھے، آہستہ آہستہ نیچے گر گئے۔

مہا!!!زارون اسکے پاس آیا

آنابیہ نے آپنا موبائل پکڑا اور ہارون کو فون کر دیا

زارو۔۔ بابا کہاں ہے؟؟

یہ لفظ کسی تیر کی طرح اسکے دل پر پیوست ہوئے

وہ لمحہ بھر کو بول ہی نہ سکا۔

مہا!!!! پیچھے سے سماہا دوڑی آئی، اسے سینے سے لگالیا۔

مہانے کچھ نہیں کہا، بس چہرہ سماہا کے کندھے میں چھپالیا

اور پہلی بار اس کا رونا بے آواز تھا۔ زرینہ کبیر نے آنکھیں بند کر لیں——

ان سے یہ منظر دیکھا ہی نہیں جا رہا تھا۔

وہ کیسے باپ کے لئے تڑپ رہی تھی اور باپ اسکے سامنے کھڑا تھا جسکا اسے پتا تک نہیں تھا

بیٹا میں آپکو لینے آیا ہوں آپکے بابا آپ کا انتظار کر رہے ہے!!!! زارون نے بہت حد تک خود کو سمبھالا

نہیں!! سماہا اس سے دو قدم دور ہوئی

سچی!!!!

مہا نے ایک امید سے اس نے زارون کی طرف دیکھا

ہمم!!!!زارون نے آپنے ہاتھ پھیلا دیا

وہ جیسے ہی زارون کی طرف جانے لگی سماہا اسکو لے کر اندر کی طرف چلی گئ

زارون نے بہت ضبط سے آپنی آنکھیں بند کی

زارون تم چلے جاؤ یہاں سے!!!!زرینہ کبیر نے سختی سے کہا

مہا کو لئے بغیر میں یہاں سے نہیں جانے والا!!!!زارون آپنے قدم اندر کی طرف بڑھائے

کہاں جا رہے ہو؟؟؟رابیل کبیر نے ہارون کی طرف دیکھا

دعا کریں زارون کبیر زندہ واپس آجائے!!!!!!آواز خطرناک حد تک سنجیدہ تھی

ہارون.......ہارون۔۔!!!انہوں نے ہارون کو آواز دی لیکن وہاں سے جا چکا تھا

تم اندر نہیں جا سکتے!!!زرینہ کبیر نے اسکا راستہ روکنا چاہا

چچی جان مجھے کچھ غلط کرنے پے مجبور مت کریں!!!!!!

اس نے ایک قدم اندر کی طرف بڑھایا

"مجھے جانا ہے...!"

مہا نے اچانک سماہا کی گرفت سے خود کو جھٹکا دیا

"نہیں، مہا!"

سماہا کا دل جیسے حلق میں آ گیا۔

اس نے پھر سے مہا کو اپنے ساتھ بھینچ لیا

"مجھے بابا کے پاس جانا ہے!"

مہا نے پاؤں زمین پر مارا۔

"میں یہاں نہیں رہوں گی...مجھے ڈر لگتا ہے!"

یہ لفظ سماہا کے سینے میں خنجر بن کر اترے۔

"ڈر...؟"

اس کی آواز کپکپا گئی۔

''میں ہوں نا...نانی ہیں، آنا بیہ خالہ ہیں...سب ہیں یہاں...''

''لیکن بابا نہیں ہیں!''

مہا چیخ پڑی۔

آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے،

آپ مجھے چھوڑ کر آ گئی تھی وہاں آپ آپ بھی مجھے چھوڑ دے گئی لیکن بابا نہیں چھوڑے گئے

سماہا جیسے پتھر کی ہو گئی۔آنکھیں پھیل گئیں،

ہونٹ ہلے—مگر آواز کہیں اندر دفن ہو گئی۔سماہا ایک لمحے کو ساکت رہ گئی۔

مہا!!!

زارون کی آواز اندر گونجی

زارو مجھے بابا کے پاس لے جائے!!وہ زارون کی طرف بڑھی

سماہا وہیں کھڑی رہ گئی۔نہ آگے بڑھ سکی،نہ پیچھے ہٹ سکی۔

اسے لگا جیسے اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے ہوں۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content

زارون نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا۔وہ جھکا،

مہا کو اپنی گود میں اٹھایا——

جیسے ہی وہ ہال میں آیا ہارون سامنے کھڑا تھا

بابا!!!

"بابا!!!"

زارون کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔مہا اس کی گود سے پھسلی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور پوری طاقت سے بھاگ پڑی۔

"بابا...بابا...!"

ہارون نے ایک پل سوچا بھی نہیں۔وہ جھکا،بازو پھیلائے——

مہا اس سے ٹکرائی اور ایسے اس کے سینے میں سمٹ گئی

"میرا بچہ..."

ہارون کی آواز ٹوٹ گئی۔

اس نے زور سے سینے سے لگا یا

مہا کے آنسو اس کے کوٹ میں جذب ہو رہے تھے۔

"آپ آ گئے...

آپ چھوڑ کے نہیں جائے گئے نہ مجھے...؟"

"کبھی نہیں..."

ہارون نے اس کے بالوں میں چہرہ چھپا لیا۔

زرنیہ کبیر نے زارون کی طرف دیکھا پھر ہارون کی طرف دیکھا اور تلخی سے مسکرا دی

اس مقام تک پہنچنے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے

زارون کبیر نے اس کے لئے کوشش تک نہیں کی تھی

ہارون نے اسے نیچے کھڑا کیا گھوٹنوں کے بل نیچے بیٹھا

آپ بابا سے پیار کرتی ہو؟؟؟

ہارون نے نرمی سے پوچھا

مہا نے ایک لمحے کو کچھ نہیں کہا۔

اس کی چھوٹی چھوٹی انگلیاں ہارون کے کوٹ کے بٹنوں میں الجھیں رہیں

"بہت زیادہ..."

"اتنا کہ جب آپ نہیں ہوتے نا...

تو سب آوازیں تیز ہو جاتی ہیں...اور مجھے ڈر لگتا ہے..."

ہال میں سناٹا چھا گیا۔

زرینہ کبیر نے پلکیں جھپکیں، آنکھوں میں نمی کو ضبط کرتے ہوئے

نگاہ زارون پر ڈال دی۔

ہارون نے مسکرا کر اس کی ناک کو ہلکا سا چھوا، مگر آواز لرز گئی تھی۔

"تو ایک بات مانوں گی... بابا کی؟"

مہا ایک لمحہ خاموش رہی۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ سر ہلایا——

"ہمم...؟"

Clubb of Quality Content

اس نے ہلکی سی آواز میں کہا،

آنکھیں سوال بن کر ہارون کے چہرے پر ٹک گئیں۔

"اگر بابا کہیں گے تو مانوں گی..."

وہ رکی،

پھر دھیرے سے بولی،

"لیکن بابا چھوڑ کے نہیں جائیں گے نا؟"

یہ سوال نہیں تھا—یہ ڈر تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون نے فوراً اسے اور مضبوطی سے اپنے ساتھ لگالیا۔

"نہیں... کبھی نہیں۔"

"تو پھر..."

مہا ذرا سا پیچھے ہٹی۔

آنکھیں اب بھی ہارون کے چہرے پر تھیں، مگر دل جیسے کسی اور طرف کھنچ گیا تھا۔

"آپ کو پتا ہے..."

ہارون نے آواز جان بوجھ کر بہت نرم رکھی،

"آپ کی ماما بالکل ٹھیک نہیں ہیں۔

ان کو بہت تیز بخار ہے..."

یہ سنتے ہی مہا کی نظریں فوراً سماہا کی طرف چلی گئیں۔

سماہا وہیں کھڑی تھی—

چہرہ زرد، آنکھوں میں تھکن، مگر نظریں پوری کی پوری مہا پر جمی ہوئی تھیں، جیسے کچھ کہنے کی

ہمت ہی نہ ہو۔

مہا کے ہونٹ ہلے۔

"ماما...؟"

"ہمم..."

سماہا نے بس اتنا ہی کہا، مسکرانے کی ناکام کوشش کے ساتھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون نے موقع نہیں چھوڑا۔

وہ گھٹنوں کے بل ہی بیٹھا رہا،

مہا کی آنکھوں کی سیدھ میں آ کر بولا:

"آپ کی ماما کو ابھی ایک بہت بہادر بچے کی ضرورت ہے..."

وہ ذرا رکا،

"ایسے بچے کی جو ان کا خیال رکھے، ان کے پاس بیٹھے،

ان کو اکیلا محسوس نہ ہونے دے..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہا کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"لیکن..."

آواز بھاری ہو گئی،

"بابا کے بغیر نہیں رہ سکتی میں..."

یہ پہلا صاف انکار تھا۔ہارون نے فوراًاُسے ڈانٹا نہیں نہ ہی ضد کی۔بس ایک گہری سانس لی اور ذرا سا مسکرادیا۔

"بابا تو یہیں ہیں نا..."!!! وہ آہستہ سے بولا،

"بابا کہیں نہیں جارہے۔

لیکن ماما..."!!!!اس نے سماہا کی طرف دیکھا،

"ماما ابھی کمزور ہیں۔"

مِہانے دانت ہونٹ میں دبالیے۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"اگر میں ماما کے پاس رہوں..."

وہ رکی،

"تو آپ جائیں گے تو نہیں؟"!!! یہ سوال سیدھا دل سے نکلا تھا۔

ہارون نے فوراًاُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"نہیں، جان۔

Clubb of Quality Content

بابا یہی ہیں۔ لیکن بابا کو لگتا ہے..." آواز ذرا نم ہو گئی،

"کہ میری بہادر بچی ابھی اپنی ماما کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔"

کمرے میں چند لمحے بالکل خاموش گزرے۔

پھر مہا نے آہستہ سے سر ہلایا۔

"میں بہادر ہوں نا...؟"

ہارون کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"سب سے زیادہ۔"

مہا نے ایک قدم سما کی طرف بڑھایا،

پھر اچانک پلٹ کر ہارون کے گلے لگ گئی۔

"بس وعدہ..."

اس نے سرگوشی کی،

"بابا روز ملیں گے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"روز۔"

ہارون نے اس کے بالوں میں ہونٹ رکھ دیے۔

تب جا کر مہا سماہا کے پاس گئی۔

اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا،

جیسے اب وہی اس کی ڈیوٹی ہو۔

سماہا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

اس نے مہا کو سینے سے لگا لیا۔

ہارون نے زارون کی طرف دیکھا جو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہارون کو عجیب سی

نظروں سے دیکھ رہا تھا جو ہارون بھی سمجھ نہ سکا

وہ چلتا ہوا ہارون کے پاس آیا دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں تھے

ہاتھ نکلا اور اسکا بازو پکڑا اور باہر لے گیا ہارون کو سمجھ تو نہ آیا کے وہ کیا کرنے والا لیکن اسکے

پیچھے چل دیا

وہ دونوں گھر سے باہر نکلا زارون نے ہارون کا ہاتھ ویسے ہی پکڑا ہوا تھا

زارون کھڑا خاموشی سے اسے دیکھتا رہا ہارون بھی کچھ نہ بولا

زارون نے ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا اس کے الفاظ ہوا میں زہر بن کر گولے

"آج سے تیرا میرا رشتہ ختم!!!!"

یہ جملہ تھا... مگر ہارون کے لیے تو ایک دھماکہ تھا۔

ہارون نے پلک تک نہیں جھپکی۔نہ حیرت، نہ غصہ—

بس ایک گہرا، خاموش صدمہ۔

جیسے کانوں نے کچھ غلط سن لیا ہو۔

"کیا...؟"

آواز خود ہی حلق سے نکلی،

بے اختیار، بے یقین۔وہ ہنسنا چاہتا تھا۔واقعی ہنسنا۔کیونکہ یہ مذاق لگ رہا تھا—

بہت برا مذاق۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج کے بعد تو خاص کر تو..... میرے معاملوں میں داخل اندازی نہیں کریں گئے مجھے سے میری چیزوں سے میرے رشتوں سے سو قدم کی دوری پر رہے گا!!!!!!!

زارون کی آواز پہلی بار اونچی ہوئی

ہارون شوکڈ کی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا اسے تو اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز تک سنائی نہیں دے رہی تھی

تو ایک جملے میں...سب ختم نہیں کر سکتا۔"

ہارون کی آواز میں نمی واضع تھی

"کر دیا ہے، ہارون۔"

آواز سرد تھی۔

"اور سن — یہ فیصلہ غصے میں نہیں ہے۔ سوچ سمجھ کر ہے۔"

یہ الفاظ

ہارون کے دل پر ہتھوڑے بن کر گرے۔

Clubb of Quality Content

وہ ایک قدم پیچھے ہوا۔ جیسے توازن بگڑ گیا ہو۔

"تو..."

وہ رکا۔ سانس سیدھی کی۔

"تو واقعی سمجھتا ہے کہ میں تجھے چھوڑ سکتا ہوں؟"

میں تیرے لئے مر گیا اور تو میرے لئے۔۔۔۔!!!!

زارون نے نگاہ موڑ لی۔

یہی وہ لمحہ تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جہاں ہارون کا یقین مان آپنے اور اسکے رشتے کا غرور سب چکنا چور ہو گیا۔

وہ بے حس و حرکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اسے اس بات پر یقین کرنے کے لئے ایک عمر چاہیے تھی شاید وہ عمر بھی کم پڑ جاتی اس بات پر یقین کرنے کے لئے اسکے زارون نے یہ الفاظ کہے ہے

اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن وہ سینے میں کہی آٹک گئی

آنکھوں کے سامنے سب دھندلا گیا۔

ایک پل کو لگا کہ زمین اس کے قدموں کے نیچے سے کھسک رہی ہے۔

وہ چاہتا تھا چیخے،

کچھ تو کہے——مگر آواز جیسے اس کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔

زارون وہاں سے پلٹ گیا

ہارون کو گاڑی کے چلنے کی آواز تک سنائی نہ دی

کتنا آسان تھا اسکے لئے یہ کہنا تیرا میرا رشتہ ختم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یااللہ!!!!!

اس نے بے آختیار سینے پر ہاتھ رکھ کر سانس لینی چاہی جو مشکل سے آرہی تھی آنکھوں سے

ایک ساتھ کئی آنسو بہہ کر بے مول ہو گئے

اسے مان تھا آپنے رشتے پر ایک غرور تھا کے دنیا آپنی جگہ سے ہل سکتی ہے لیکن انکا یہ رشتہ

....

رشتہ یہ رشتہ تو نہیں تھا یہ تو تعلق سے بڑھ کر کچھ تھا

اور زارون کبیر کو ایک سیکنڈ لگا تھا یہ رشتہ یہ دوستی یہ تعلق توڑنے میں

وہ کتنی بے رحمی کے ساتھ کہہ کر گیا تھا آج سے میں تیرے لئے اور تو میرے لیے مر گیا

کیا واقع آسان تھا اسکے لیے ہاں شاید

"ماما، میڈیسن کھاؤ، تا کہ آپ فوراً ٹھیک ہو جاؤ،

مہانے اپنی ننھی انگلیوں سے اس کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑ کر تھوڑا سا کھانا کھلایا، اور ساتھ ہی نرم آواز میں کہا

سماہا نے وہ میڈیسن کھالی

مہانے پانی دیا

سماہانے پی لیا

ماما آرام کرو میں یہی بیٹھی ہوں !!!!!!

مہانے آہستہ سے سماہا کا ہاتھ پکڑا اور نرم انداز میں کہا

Clubb of Quality Content

سماہالیٹ گئی چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی

****

دو دن بعد:-

اسکے بعد دونوں کا آپس میں کوئی سامنا نہیں ہوا دونوں کے بیچ خاموشی رہی جیسے سب وقت پر چھوڑ دیا ہو

آجائے!!!!

ہارون آپنے کمرے میں تھالیپ ٹاپ پر بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا اچانک دار وازے پر دستک ہوئی

رابیل کبیر اندر داخل ہوئی

بیٹا تمہاری چائے!!!!

ایک کپ ٹیبل پر رکھا

شکریہ بہت ضرورت تھی اسکی!!!!ہارون نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گئی

کیا بات ہارون کوئی بات ہوئی ہے تم دونوں کے بیچ؟؟رابیل نے آہستہ سے پوچھا

کن کے بیچ!!!

جیسے جان بوجھ کرنا سمجھ بنا ہو

تم جانتے ہو میں کس کے بارے میں پوچھ رہی ہو!!!!!

رابیل نے کہا

کچھ خاص نہیں بس وہی روز کے جھگڑے!!!!ہارون نے نورمل سے انداز میں کہا

ہارون اگر کوئی جھگڑا ہوتا تو پچھلے دو دنوں سے تم دونوں یوں خاموش دیکھائی نہ دیتے پچھلے دو دنوں سے تم دونوں کو ساتھ نہیں دیکھا!!!!!!

رابیل بیگم نے زار سختی سے کہا

آہ!!!!!!!ہارون نے گہری سانس لی

کچھ نہیں بس کہہ رہا تھا میں اسکے لئے مر گیا اور وہ میرے لئے۔۔۔۔!!!!انداز آب بھی سکون بھرا تھا جیسے یہ عام سی بات ہو

کیا؟؟؟رابیل بیگم نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا

ہاں اور کہہ رہا تھا کے آج سے میرا اور اسکا رشتہ ختم!!!!!اطمینان کے ساتھ چائے کا سیپ لئے

یہ بات زارون نے تم سے کہی ہے؟؟انکی آواز میں بے یقینی تھی

نئ آیا نہ یقین مجھے بھی نہیں آیا تھا لیکن............

وہ زار روکا

جب وہ پچھلے دو دن سے مجھے ماننے نہیں آیا تو مجھے بھی یقین آگیا تھا مجھے لگا تھا کے وہ غصے میں ہے شاید اس لئے بول گیا پھر آئے گا آپنی بے تو کی حرکتوں سے مجھے منالے گا لیکن۔۔۔۔۔

وہ جملہ ادھورہ چھوڑ گیا

ہارون نے نظریں جھکا لیں۔آنکھیں بے تاثر تھی

رابیل بیگم کا دل دھک سے رہ گیا

مجھے لگا کے پھر کوئی بات ہوئی ہو گئی لیکن۔۔۔۔

انکو تو ابھی تک خود یقین نہیں آ رہا تھا

ہارون نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا ـــــ وہ مسکراہٹ جو دل کے زخم چھپانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ واپس آپنے کام میں مصروف ہو گیا

پھر مصروف سے انداز میں بولا

بعض لوگوں کی طرف ہم حد سے زیادہ چل پڑتے ہے کچھ زیادہ ہی آپنے اندر بسا لیتے ہے میں نے بھی یہ غلطی کر دی زارون کو کچھ زیادہ ہے پیار کر بیٹھا آپنی حد میں رہنا چاہیے تھا لیکن کہتے ہے نہ دیر آئے درست آئے خوش رہے آپنی زندگی میں !!!!!!

اور باہر جاتے زارون کے قدم روکے تھے

رابیل بیگم کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

مجھے لگتا تھا زارون اور میرے بیچ دل کا رشتہ ہے لیکن شاید صرف خون کا رشتہ تھا

اس رشتے میں امیدیں میں نے زیادہ لگائی تھی اور یا بات توطے ہے جو امیدیں زیادہ لگاتا ہے نقصان اس کا زیادہ ہوتا ہے !!!!!

وہ صوفے کے ساتھ ٹیک لگا گیا

کتنا آسان تھا اسکے لئے یہ کہنا کے تیرا میرا رشتہ ختم!!!!! یہ کہتے ہوئے ہارون کی آواز ٹوٹ گئی

زارون نے آنکھیں بند کر لی

لعنت ہو گئی مجھ پر اگر زارون سے بات کر گیا اس نے میرا دل بہت دکھیاں ہے میرے دل کو اتنی تکلیف دی ہے میں آپکو بتا نہیں سکتا!!!!!! آواز میں بھاری پن تھا

زارون سانس روکے سن رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دو دن..........

دو دن بے صبری سے میں نے اسکا انتظار کیا ہے ڈھیٹوں کی طرح لیکن وہ نئی آیا!!!!!! یہ کہتے ہوئے وہ تلخی سے مسکرا دیا

رابیل بیگم نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

جب تک میں زندہ ہوں میں اسے بھول نہیں سکتا بھولنا بھی چاہوں تو مجھے نئ لگتا ہے کے میں اسے آپنے دل سے نکال سکوگا

بس یہ ہے کے بات کرنا چھوڑدوں گا!!!!!!!!!

زارون نے بند داروازے کو دیکھااور گہری سانس لی اور قدم آگے بڑھادیے

اسکے لئے تو میں نے آپنی محبت قربان کردی آپنے بچپن کی محبت پلیٹ میں سجا کر اسے دی لیکن وہ اسکی قدر بھی نہ کر سکا!!!!!!

وہ ہنس پڑا جیسے اسے زارون کی بے عقلی پر ترس آیا ہو

تمھیں وہ عزیز تھی!!!!رابیل بیگم دھمی آواز میں پوچھا

وہ مجھے آج بھی عزیز ہے!!!!یہ جملہ بے آختیار تھا

اگر زارون اسے چھوڑدے گا تو تم۔۔۔۔

پتا نہیں اللہ اسے خوش رکھے!!!!وہ بس اتنا ہی کہہ سکا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا لے کر بیٹھ گئے مجھے کام تھا!!!!!زارون نے آپنی آنکھیں صاف کی دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا

رات کافی ہوگئی ہے سوجانا!!وہ اسکے بالوں پر ہونٹ رکھتی وہاں سے چلی گئ

ہارون نے بند ہوتے دارواز ہ کو دیکھا

آپنا سر صوفے پر پیچھے کی طرف گرادیا آنکھیں چھت پر کسی خالی نقطے پر تھی ذہن کسی اور ہی جہاں میں

زارون کمرے میں آیا اور باتھ روم میں بند ہو گیا کپڑے سمیت شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا پانی کے قطرے اس کے چہرے پر گرتے رہے۔پانی کی ٹھنڈک اور آواز میں بھی وہ اپنی سوچوں کے بوجھ سے نہ چھٹکا۔

جب تک میں زندہ ہوں میں اسے بھول نہیں سکتا بھولنا بھی نئ لگتا ہے کے میں اسے آپنے دل سے نکال سکوگا

بس یہ ہے کے بات کرنا چھوڑدوں گا

ہارون کے جملے باتھ روم کی دیواروں سے ٹکرائے

زارون نے ہاتھ سے پانی کی لکیریں اپنے چہرے سے صاف کیں، پھر شاور کا پانی بند کیا۔

کپڑے پہن کر وہ آئینے کے سامنے آیا، اپنے آپ کو دیکھا۔

دل کر رہا تھا کے وہ اسکے کمرے میں چلا جائے لیکن دماغ بغاوت کر رہا تھا

"ہم آپنی کھوکھلی آناؤں کی تسکین کے لیے روٹھے رہتے ہے جب کے ہمارے اندر کا انسان صلح چاہتا"

بال سیٹ کرتا وہ بیڈ پر لیٹ گیا لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی

"دو دن بے صبری سے میں نے اسکا انتظار کیا ہے ڈھیٹوں کی طرح لیکن وہ نئ آیا"

زارون نے سانس ہوا میں خراج کی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

زارون نے آہستہ سانس لی

''تم میری زندگی کا حصہ ہو...اور رہو گے۔

میں چاہے دنیا کے سب رشتے چھوڑ دوں...

تمہارے بغیر، میں مکمل نہیں ہوں..."لیکن۔۔۔۔

تم نے میری بیٹی مجھ سے دور کی اس کے لئے میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروگا

کیا واقع اس نے تمہاری بیٹی تم سے دور کی!!!!!زارون چونکا اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا یہ اسکی آواز نہیں تھی یہ اسکا ضمیر تھا

ہاں اس نے وہ چاہتا تو مہا کی کسٹڈی لے سکتا تھا!!!!!زارون آپنے خیالوں میں کھڑے زارون کو جواب دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر کیا ہوتا۔۔؟؟؟ایک اور سوال

وہ یہاں ہوتی ہمارے پاس ہوتی!!!!زارون نے جلدی سے جواب دیا

تمہارے پاس یا ہارون کے پاس؟؟؟ایک اور طنز بھرا سوال

زارون کچھ نہ بول سکا

اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ جلائی کمرے میں کوئی نہیں تھا سوائے اسکے

کمرے میں خاموشی گہری ہو گئی۔اتنی گہری کہ دل کی دھڑکن سنائی دینے لگی۔

****

ہمشہ کی طرح صبح کا سورج آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا اتوار تھا

Dad, do you know? My teacher was saying that I'm a very good student!"

(بابا آپکو پتا ہے میری ٹیچر کہہ رہی تھی کے میں بہت اچھی سٹوڈنٹ ہوں)

مہا جوش سے بولی

ہارون صوفے پر بیٹھا تھا، ہاتھ میں کافی کا مگ تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

"I'm not surprised at all,"

"I always knew you were smart. You just needed someone to notice it."

ہارون نے نرمی سے کہا۔

مہانے فخر سے سینہ پھلایا۔

"Really, Dad?"

"Really," وہ ہلکا سا ہنسا۔

"And I'm very proud of you. Keep working hard, okay?"

وہ ہلکا سا ہنسا۔

مہانے سر ہلایا اور پھر اچانک اس کا لہجہ بدل گیا، معصوم سا سوال تھا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"Dad... you'll come to my school next time, right?"

ہارون نے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھا، پوری توجہ مہا کی طرف کی

"I'll try,"

"I promise, I'll try my best."

اس نے دھیرے سے کہا،

اسی لمحے سیڑھیوں پر ہلکی سی آہٹ ہوئی۔

زارون آہستہ آہستہ نیچے آیا۔وہ آکر دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔

اس کی نظریں ہارون پر ٹک گئیں۔

مگر ہارون...

وہ جیسے جان بوجھ کر بے خبر تھا۔اس کی نظریں مہا پر ہی تھیں،

کمرے میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔

مہا نے سب سے پہلے اس خاموشی کو توڑا۔

"Zaroo!"

"You're awake?"

وہ خوش ہو کر بولی،

زارون نے فوراً مسکراہٹ چہرے پر سجالی،وہ مسکراہٹ لی

"Hmm... I heard your voice,"

"Someone sounded very happy today."

اس نے نرمی سے کہا۔

مہا ہنس پڑی۔

"Of course! My teacher says I'm a very good student."

زارون نے اس کی طرف جھک کر دیکھا، آنکھوں میں فخر تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"Really?"

"Then I think we should celebrate."

اس نے جان بوجھ کر حیرت ظاہر کی،

مہا نے آنکھیں پھیلا لیں۔

"Celebrate? How?"

زارون نے ہلکی سی نظر ہارون کی طرف ڈالی——بس ایک پل کے لیے۔ لیکن وہ آب بھی

اپنے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا

مگر جواب مہا سے ہی مخاطب ہو کر دیا

“I'll take you for ice cream,”

“Just you and me. What do you say?”

مہا نے تالیاں بجائیں۔

“Yay! But Dad has to come too!”

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہتے ہی اس نے معصومیت سے ہارون کی طرف دیکھا۔

ہارون نے کافی کا سیپ لیا ایک لمحے کو پلکیں جھپکیں، جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

پھر آہستہ سے کہا،

“Maybe some other time, sweetheart

زارون کی نظریں دوبارہ ہارون کی طرف اٹھیں——

مگر ہارون نے اب بھی اسے نہیں دیکھا

مہا کچھ لمحے کے لیے ضد کرتی رہی، بھویں چڑھائی، منہ بنایا، مگر آخر کار اس نے ہارون کے چہرے کی سنجیدگی اور نرم لہجے کو محسوس کیا اور سر ہلایا:

"Okay... maybe later then."

ہارون نے آہستہ سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا، ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"That's my girl, very patient and smart

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مہا نے چپ چاپ سر جھکایا

مہا نے ہارون کی طرف ایک بار پھر نظریں اٹھائیں، لیکن ہارون اب لیپ ٹاپ کی سکرین پر مصروف تھا۔ زارون نے محسوس کیا کہ مہا کی آنکھوں میں تھوڑی مایوسی ہے، اور وہ اب ہارون کی توجہ حاصل نہیں کر پا رہی۔

یا ہارون جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا

زارون نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا

چلو، تھوڑا باہر چلتے ہیں۔ تھوڑی تازہ ہوا لگے گی !!!!!!

مہا کی آنکھوں میں چمک دوبارہ آ گئی، اور وہ فوری سے زارون کے ساتھ باہر کی طرف چل پڑی۔

دونوں آہستہ آہستہ گھر کے گارڈن میں آ گئے، باہر کی سرد ہوا مہا کے گالوں کو چھو رہی تھی۔

باہر کی ہوا ہلکی ٹھنڈی تھی اور سورج کی نرم روشنی دھیرے دھیرے درختوں کے پتوں سے جھلملا رہی تھی۔ مہا نے زارون کے ہاتھ مزید مضبوطی سے پکڑ لیے اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

زارو! دیکھو، یہ پتے کتنے خوبصورت ہیں !!!!!

اس نے خوشی سے کہا اور ایک چھوٹا سا پتہ اُٹھا کر زارون کی طرف بڑھایا۔

زارون نے ہنستے ہوئے کہا

ہاں، بالکل !!!!!

مہا نے پھر ہاتھ بڑھایا اور زارون کے ہاتھ میں پتہ رکھ دیا، اور خود پتہ زمین پر چھوڑ کر دوڑنے لگی۔ زارون نے اس کی پیچھا کیا، کبھی اس کے ہاتھ پکڑ کر، کبھی پتوں کے درمیان چھپ کر۔

دور سے ہارون گھر کے کھڑکی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی مسکراہٹ تھی، چلتا ہوا واپس صوفے پر آ گیا

اور پھر دونوں دھیرے دھیرے، ہنستے کھیلتے، پتوں کے درمیان دوڑنے لگے۔

بابا تھوڑا اسیڈ ہے تو انکو بھی لے آتے ہے!!!! مہا ایک دم رو کی جیسے ہارون کا خیال آیا ہو

زارون نے نرمی سے سر ہلا دیا مہا دوڑتی ہوئی ہال کی طرف گئی

Clubb of Quality Content

Ded come !!!!

آواز تھکی ہوئی لیکن خوشی سے سرخ گالوں کے ساتھ ہال میں داخل ہوئی

زارون بھی اسکے ساتھ تھا

ہارون نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے نرم انداز میں کہا

مجھے تھوڑا کام ہے بچے آپ مستی کرو!!!!!

مہانے چھوٹے چھوٹے قدموں سے ہارون کے ارد گرد گھومتے ہوئے کہا:

"نہیں آپ میرے ساتھ چلو!!!!!!

مان جاؤ اتنی وہ اتنی ضد کر رہی ہے!!!!!آخر زارون تنگ آکر بولا

نئ شکریہ!!!!!

مجھے کوئی اور طعنہ نہیں سنانا آپنے الفاظ یاد ہے نہ تم سے تمہارے رشتوں سے دور رہو

!!!!!!!

ہارون، جو پہلے ہی تھوڑا تنگ ہو چکا تھا غصے سے بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زارون خاموش ہو گیا

مہانے ہارون کی بات سن کر کچھ لمحے کے لیے رک کر نظر زارون اور ہارون کے درمیان گھما

دی جیسے حالات کو سمجھنا چاہ رہی ہو

جاؤ بیٹا کھیلوں مجھے تھوڑا کام ہے!!!!!ہارون نے نرمی سے کہا

مہا باہر کی طرف چلی گئ

تمھیں آپنائی یاد تم نے کیا کیا بس میرا یاد ہے!!!!!مہا کے جانے کے بعد زارون نے سنجیدگی سے کہا

کیا کہا تھا میں نے مجھے نئ لگتا میں نے ایسا کچھ کیا ہے جو غلط ہو!!!!!!ہارون کی نظریں لیپ ٹاپ پر مرکوز تھی

تم نے میری۔۔۔

آب یہ مت کہنا تمہاری بیٹی میں نے تمہاری بیوی کو دے دی میں یہ سن سن کر تھک چکا ہوں!!!!!ہارون نے لیپ ٹاپ بند کیا اور زارون کی طرف دیکھا

Clubb of Quality Content

تم مہا کو اس لئے نظر انداز کر رہے ہو!!!!

زارون کی آنکھوں میں ناراضگی اور درد کے ساتھ چمک تھی، وہ ہارون کی طرف قدم بڑھاتا ہوا بولا:

نئ میرے بھائی تیری بات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔

ہارون چلتا ہوا زارون کے سامنے کھڑا ہوا

تو نے کہا تھا تجھ سے.....

ہارون نے اسکے سینے پر آنگلی رکھ کر زور دیا

تیری چیزوں سے تیرے رشتوں سے دور رہوں بس اسی کی کوشش کر رہا ہو!!!!!!!

زارون نے نظریں نیچی کیں، دل میں خالی پن سا محسوس ہوا،

مجھے یقین ہے میں اس کوشش میں پورا اتروں گا ایک دن میں تمھیں تمہارے اور تمہارے رشتوں کے بیچ نظر نہیں اؤ گا اور اس دن..........

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہارون مزید اسکے قریب ہوا

اس دن تمھیں آپنی غلطی کا احساس ہو گا لیکن آفسوس یہ وقت گزر چکا ہو گا اور۔۔۔

لہجہ ایک دم پر سکون ہوا

مجھے اس دن کا بے صبری سے انتظار رہے گئے!!!!!

زارون کا چہرہ سخت تھا، لیکن اندر سے دل ہل رہا تھا

زارون نے ایک لمبی سانس لی، دل کی تیز دھڑکن کو تھوڑا کنٹرول کیا

مطلب تم مجھے بد دعا دے رہے ہو!!!!!

ایک لمحے کے لیے رکا، پھر دھیمی مگر سنجیدہ آواز میں بولا

اللہ معاف کریں زارون کبیر میں تمھیں بد دعا کیسے دے سکتا ہوں تم میری دعاؤں کا حصہ رہے ہو اور جو دعاؤں کا حصہ ہو انکے لئے بد دعائیں نہیں کی جاتی!!!!! ہارون نے نرم انداز میں مسکراتے ہوئے کہا

ہارون وہاں سے موڑا اور پھر ایک سیکنڈ کے لئے روکا

مجھ تم سے کوئی گلہ نہیں ہے.بنتا بھی نہیں ہے گلہ کرنا لیکن۔۔۔

Clubb of Quality Content

اس نے زارون کی طرف دیکھا

لیکن ایک چھوٹا سا شکوہ ہے بلکل چھوٹا سا

بات اتنی بگڑی نہیں تھی یار، میں بس ناراض ہوا تھا وہ بھی اس لئے ہوا تھا مجھے مان تھا کہ تو مجھے منا لے گا لیکن تم نے وہ جو مان توڑا ہے نہ اسکی تکلیف زیادہ ہوئی ہے!!!!!!!

"بس اس سبب سے تجھ پر بہت بھروسہ تھا

گلے نہ ہو تو حیرانیاں تو ہوتی ہے"

زارون کو اپنے دل میں تکلیف کی شدت بڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

مجھے بہت مان تھا تم پر آپنی دوستی پر لیکن.............

خیر.............

ہارون نے اپنوں ہاتھوں سے آنکھوں کی نمی صاف کی

جاؤ تمہاری کوئی جزا و سزا نہ ہو، بس چاہتا ہوں تیرا مجھ سے سامنا نہ ہو، تیرا شاید گفتگو کا دل ہو

کبھی، اور مجھ سے رابطے کا کوئی راستہ نہ!!!!!!اس نے نم آواز میں ا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہلکا سا مسکرایا اور اسکے نزدیک آیا

"جاؤ تمھیں آزاد کیا.....

کوئی مجھ سا مل جائے تو ہزار بار لعنت بھیجنا میری وفاؤں پر"

وہ کہتا وہاں سے پلٹ گیا اور وہ پلٹنا زارون کو مار گیا

وہ اسے روک نہ سکا اور اسکا نہ روکنا ہارون کو مزید زخمی کر گیا وہ شاید آب بھی آس لگائے بیٹھا تھا کے وہ اسے روک لے گا لیکن وہ کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

قدم زمین میں جم گئے کیا واقع انکا رشتہ اتنا بے مول تھا ہاں شاید قیمتی ہوتا تو وہ روک لیتا لیکن اس نے روکا ہی نہیں

****

صبح سے شام ہو گئی لیکن ہارون واپس گھر نہیں آیا تھا رابیل کبیر نے اسے بہت کالز کی لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا

صبح سے اتنا فون کیا ہے لیکن ایک بار بھی فون نہیں اٹھایا!!!!رابیل بیگم نے پریشانی کے ساتھ ہاشم کبیر کی طرف دیکھا

فکر نہیں کرو آجائے گا ضرو کوئی اہم کام ہوگا!!!!!

وہ سب ہال میں بیٹھے تھے مہا واپس چلی گئی تھی زارون بھی سارا دن گھر پر ہی تھا آپنے کمرے میں بند رہا

ہارون اسکے بعد گھر نہیں آیا تھا

زارون نے بات کریں نہ وہ فون کرے اسکا فون مصروفیت میں بھی اٹھالیتا ہے!!!!!!!!

کتنا فخر تھا لوگوں کو انکے رشتے پر لیکن انکو.........

اچھا تھوڑا سا انتظار کرلو پھر میں جا کر زارون سے کہہ دوں گئی!!!!!خانم کبیر نے نرمی سے کہا

زارون آپنے کمرے میں تھا صوفے پر لیٹا ہوا تھا دل بوجھل سا تھا کسی کام میں دل نئی لگ رہا تھا

فون پر رنگ ہوئی بغیر دیکھے فون اٹھالئے

ہمم!!!!!کھوئی ہوئی سی آواز

اگلے بیس منٹ میں شکرپڑیاں کے جنگلاتی کنارے پر تم نئ آئے ختم ہارون کبیر ختم!!!!!!

کلک فون بند ہو گیا

زارون جو آنکھوں میں ہاتھ رکھے لیٹے ہوا تھا جھٹکے کے ساتھ اٹھا

فون کی طرف دیکھا جہاں ابھی یہ لفظ بولے گئے تھے

اس نے جلدی سے اس نمبر پر دوبارہ فون کیا لیکن نمبر بند تھا

ہارون!!!اس نے ہارون کا نمبر ملایا لیکن نمبر سوئچ افف تھا

وہ ایک لمحہ ضائع کے بغیر دارواذے کی طرف دوڑا جوتی پہناتک بول گیا

وہ تیزی سے سڑھیوں سے نیچے اترا سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

کیا ہوا۔۔۔

خانم کبیر کے لفظ ادھورے رہ گئے وہ آپنی گاڑی کی طرف بھاگا

یااللہ پتا نہیں کیا ہوا ہے؟؟؟رابیل بیگم کا دل خوف سے کانپ رہا تھا

ہاشم کبیر بھی باہر کی طرف گئے اپنی گاڑی نکالی اور اسکی گاڑی کے پیچھے لگادی

گاڑی کی سپیڈ اتنی تھی کے ہاشم کبیر کی گاڑی بہت پیچھے رہ گئی

یااللہ!!!

زارون نے اپنی جھٹکے بھری سانسیں کنٹرول کرنے کی کوشش کی، لیکن ہاتھ بار بار فون پر جاتے اور نمبر کی بندش کا پتا چلتے ہی دل کے دھڑکن اور بڑھ جاتے۔

"اگلے بیس منٹ میں شکرپڑیاں کے جنگلاتی کنارے پر تم نئ آئے ختم ہارون کبیر ختم"

اسکے ذہن میں وہ زہریلے الفاظ گونج رہے تھے

سینے پر ہاتھ رکھ کر سانس لینے چاہی ہر لمحہ جیسے ہارون کی موجودگی کی شدت محسوس کر رہا ہو۔

زارون کی بے چینی اور دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ ہر لمحہ جیسے وقت بھی سست ہو گیا ہو

شکرپڑیاں وہاں سے بہت دور تھا پہنچنے کے لئے کوئی ایک دو گھنٹے درکار تھے

لیکن جس سپیڈ سے گاڑی چلا رہا اگلے کوئی ایک گھنٹے میں وہ اس جگہ پر موجود تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون!!! وہ گاڑی سے نیچے اترا

لیکن وہاں سڑک پر کچھ بھی نہیں تھا سوائے اسکے

جب ایک زوردار روڈا اسکے سر پر لگا

آہہ!!!!! زارون بلبلا کر رہ گیا درد کی شدت اتنی تھی لگ رہا تھا دماغ کی کوئی نس پھٹ گئ ہے

سر سے خون نکل رہا تھا اس نے پیچھے موڑ کر دیکھنا چاہا جب ایک زوردار مکا اسکے جبڑے پر لگا

وہ لاشعوری طور پر نیچے گرا

تو نے ہی جلایا تھا نہ میرے باپ!!!!ایک زہریلی آواز

زارون نے بہت مشکل کے ساتھ سر اٹھا کر اسے دیکھا

آویس فاروقی!!!!وہ بلکل اسکے سامنے کھڑا تھا

زارون کی آنکھیں پھٹی رہ گئی

آویس اسکے پاس بیٹھا زارون کے کلر کو پکڑا

ادھر دیکھ۔۔۔

اس نے ایک طرف اشارہ کیا

زارون کی نظرے لاشعوری طور پر اس طرف گئی

جہاں سامنے ہارون کبیر درخت کے ساتھ بندھا ہوا تھا

ہارون!!!!!دل زور سے دھڑکا اسے آپنی آواز تک سنائی نہ دی

Clubb of Quality Content

اس نے اٹھنا چاہا لیکن وہ نئ اٹھ سکا وہ سر پر لگا رو ڈا سکی کمزوری کی وجہ بنا

تیرے سامنے میں اسے مارو گا بلکل ویسے جیسے تو نے میرے باپ کو اس آگ میں جلایا تھا

!!!!!!!!اس نے ہستے ہوئے کہا

آئے !!!!!پوری ہمت کر کے زارون نے اسے پیچھے دھکا دیا

زارون زمین پر گھٹنوں کے بل تھا، خون آنکھوں میں اتر رہا تھا، مگر نظر ہارون پر جمی ہوئی تھی۔ درخت کے ساتھ بندھا ہارون نیم بے ہوشی میں تھا، چہرہ زرد، ہونٹ خشک۔ زارون کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو جیسے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آویس چند قدم پیچھے لڑکھڑایا، پھر قہقہہ لگایا۔

"واہ زارون... اب بھی ہیرو بننے کی کوشش؟"

"اگر کچھ ہوا اسے —" زارون کی آواز ٹوٹ گئی،

"تو میں —"

"تو کیا کرو گے؟" آویس نے طنز سے بات کاٹی

زارون نے کانپتی مگر مضبوط آواز میں کہا،

"جو بدلہ لینا ہے مجھ سے لے۔اسے جانے دے۔"

آویس رکا۔چند لمحے سوچا۔پھر مسکرایا—خوفناک مسکراہٹ۔

"نہیں... تم دونوں۔ایک ساتھ۔"

زارون ایک قدم آگے بڑھا جب دو تین آدمیوں نے ایک ساتھ اسے پکڑا

چھوڑو مجھے!!!!زارون نے مذاحمت کی لیکن بے کار

آویس نے پستول نکالااور ہارون کی طرف سیدھا کیا

زارون نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے دیکھا

اگر اسے کچھ ہوا نہ تو تجھے زارون کبیر کے قہر سے کوئی نئ بچا سکے گا!!!!!!!زارون مسلسل مذاحمت کر رہا تھا

ہارون!!!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہارون!!!اس نے ہارون کو آوازیں دی جو درخت کے ساتھ بندھا ہارون نیم بے ہوشی میں تھا،

ہاہاہاہا!!!!!!آویس نے قہقہہ لگایا۔

مجھے ماردے اسے چھوڑ دے!!!!!!زارون نے التجائی انداز میں کہا

ہمم..........نئ!!!آویس نے سوچتے ہوئے سر ہلایا

ٹھاہ۔۔۔۔۔۔!!!!!!

ایک گولی چلی اور سیدھا ہارون کے پیٹ میں پیوست ہوئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور زارون کی دنیا اس آواز میں رہ گئ

ہارون کے جسم نے ایک جھٹکا لیا۔ بندھی ہوئی کمر درخت سے ٹکرائی، سانس ایک لمحے کو اٹکی، پھر ہونٹوں سے ایک دبی سی کراہ نکلی۔ آنکھیں نیم وا رہیں، جیسے وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ کیا ہوا ہے۔

"ہارون...

اس کی آواز کانپ رہی تھی

خدا کا واسطہ ہے اسے چھوڑ دو!!!!

"ہارون..........! چھوڑ دو! خدا کے لیے... خدا کے لیے چھوڑ دو اسے!!!"

اس کی آواز کانپ رہی تھی، گلے میں سانسیں اٹک رہی تھیں، لیکن الفاظ نکلنے سے رک نہیں رہے تھے۔

ٹھاہ..........!!!

اسکے ساتھ ایک اور گولی چلی اور زارون کو اپنی سانس بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی اسے لگا اسکی جان نکل جائے گئی

ہارون۔۔!!! یہ لفظ کی پکار اسے خود سنائی نہ دی

زارون کا جسم کا کانپ رہا تھا۔

اس نے سینے پر ہاتھ رکھ لیا، جیسے سانس واقعی رک گئی ہو۔

"نہیں... نہیں... ایسا مت کرو...!"

Clubb of Quality Content

"مجھے مار دے! مجھے! ہارون کو نہیں... پلیز...!"

ٹھاہ...!

تیسرہ گولی۔

یااللہ..... میرا ہارون۔۔۔!!!!!

وہ چیخ نہیں پا رہا تھا، بس بلک رہا تھا۔

ٹھاہ...!

چوتھی گولی۔

ٹھاہ...!

پانچویں گولی۔

ٹھاہ...!

چھٹی گولی۔

وقت جیسے رک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پل میں ہارون کا جسم بے جان ہو گیا

اور کچھ آدمیوں نے ہارون کی رسیاں کھول دی وہ بے جان جسم زمین پر گر پڑا

اسکے ساتھ ہی ان آدمیوں نے زارون کو چھوڑ دیا

زارون کی ٹانگیں جیسے جواب دے گئیں۔بے جان سا

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا۔ مٹی، خون اور پسینے میں لتھڑا ہوا، بالکل ایک بے بس بچے کی طرح۔

خدا کا قہر یہ تھا اسکے سامنے اسکے ہارون کو گولیاں لگی تھی

Clubb of Quality Content

زارون لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا۔

ہر قدم پر جیسے زمین ہل رہی ہو، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔

وہ ہارون کے پاس پہنچ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا... نہیں، بیٹھا نہیں——ڈھیر ہو گیا۔

"ہارون...؟"

یہ آواز نہیں تھی، بس ہونٹوں کی جنبش تھی۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے ہارون کے کندھے کو تھاما، ہلایا۔

"اُٹھو نا......دیکھو میں آگیا ہوں..."

ہاتھ خون سے بھر گئے، مگر وہ محسوس ہی نہ کر سکا۔

"ہارون...پلیز...میری طرف دیکھو..."

اس نے ہارون کے سینے پر سر رکھ دیا، جیسے دل کی دھڑکن سن لے گا۔

مگر وہاں خاموشی تھی...خوفناک، بے رحم خاموشی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک وہ چیخ پڑا——

ایسی چیخ جو جنگل کو چیر دے۔

"ہاااارون———!!!"

اس نے ہارون کو بازوؤں میں بھرنے کی کوشش کی۔

جسم بے جان تھا، ڈھلکتا ہوا۔

وہ سنبھال نہ سکا، خود پیچھے گر گیا مگر پھر لپک کر اسے سینے سے لگا لیا۔

''نہیں... نہیں... تم ایسے نہیں جا سکتے...''

وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لے کر رونے لگا۔ہارون کو آپنے سینے سے لگایا ہوا تھا وہ بار بار اسکے چہرے کو ماتھے کو چوم رہا تھا

آواز ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہی تھی۔

''ہم نے وعدہ کیا تھا نا... ہم ہمیشہ ساتھ رہے گئے...''

''آنکھیں کھولو...ایک بار بس ایک بار...''

وہ ہارون کو ہلانے لگا، جھنجھوڑنے لگا۔

''ہارون اٹھ ناخدا کا واسطہ اٹھ جا میں کیا کرو گا تیرے بغیر مجھے جینا نہیں آتا تیرے بغیر یار یہ سزا مت دے مجھے...!''

آخر کار اس کی چیخیں سسکیوں میں بدل گئیں۔

وہ ہارون کے ماتھے کو بار بار چوم رہا تھا۔

بازو ڈھیلے پڑ گئے۔

اللہ جی!!!!اس نے آسمان کی طرف دیکھازارون کے آنسو زمین کو بھگو رہے تھے۔

ہارون میں ضد نہیں کروگا پکا میں تیری ہر بات مانوں گا تو جو کہے گا میں کروں گا بس ایک بار آنکھیں کھول کر مجھے دیکھ لے!!!!!!

اس کی آوازا تنی دل دہلا دینے والی تھی کہ ہوا میں بازگشت مچ گئی۔

یہ ظلم نہ کر میرے ساتھ خدا کے لئے!!!!!!!

اس کی آنکھوں سے آنسو اور دل کی تڑپ ایک ساتھ گر رہی تھی، کپڑے پسینے اور خون سے بھرے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ تڑپ رہا تھا بلک رہا تھا بچوں کی طرح سسک رہا تھا وہ مہلت مانگ رہا تھا ہارون کی زندگی کی مہلت لیکن موت مہلت نہیں دیتی

مجھے بھی مار دوں اللہ کا واسطہ ہے مجھے بھی مار دو!!!!!

وہ اپنی چیخیں اور رونا ہر پل کی ہچکی کے ساتھ دل دہلا دینے والی آواز نکل رہی تھی۔

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا شاید وہ اسکو زندہ چھوڑ گئے تھے نئ وہ پل پل مرنے کے لئے چھوڑ گئے تھے

کیا سچ میں زندگی اتنی بے مول ہے جو ایک پل کی مہلت تک نہیں دیتی وہ آخری بار اسکو گلے بھی نہ لگا سکا وہ تو ناراض ہو کر گھر سے نکلا تھا وہ تو اسے منا بھی نہ سکا

17 نومبر ہارون کبیر کی زندگی کا آخری دن تھا

****

چار سال بعد:-

17 نومبر کا دن کبیر محل پر قیامت بن کر ٹوٹا تھا ایسا ٹوٹا اسکے بعد کوئی سمبھل ہی نہ سکا

زندگیاں چل رہی تھی لیکن سانس انکی مرضی کا نہیں تھی وہ تو بس رب کی خوشی میں سانس لے رہے تھے کیوں وہ دے رہا تھا

رابیل کبیر ہارون کے جانے کے بعد ایک خاموش صدمے میں چلی گئی اس دن کے بعد ایک لفظ نہ بولی ہاشم کبیر انہوں نے خود کو اتنا مصروف کر دیا کے سانس لینے کے لئے وقت کی ضرورت پڑتی تھی اور وہ وقت انکو نہیں چاہیے تھا ہر سانس کے ساتھ انکو ہارون یاد آتا تھا

ریفاہ کی شادی ہو گئی تھی وہ شاید آخری بار کبیر محل میں ہی ہسنی تھی ہارون کے ساتھ اسکے بعد وہ کب مسکرائی تھی اسے نئی یاد تھا

سماہا واپس کبیر محل آگئی تھی زارون اسے لے آیا تھا

مہا کو سمبھالنا بہت مشکل تھا

ناولز کلب
Club of Quality Content

زارون سڑھیوں سے چڑھتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا، لیکن اس کی نظریں بار بار ہارون کے کمرے پر جم جاتی تھیں۔

کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا

آہستہ سے داروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا

پہلی نظر ہی بیڈ کے پیچھے لگی اسکی اور آپنی تصویر پر گئی آنکھوں سے ایک ساتھ کئی آنسو بہے

وہ باری باری ہر چیز کو دیکھ رہا تھا اسکے کمرے میں آپنی اور اسکی تصویر جو بے شمار تھا کچھ دیواروں پر کچھ ٹیبل کچھ ڈریسینگ پر

وہ بیڈ کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گیا

خدا سے کوئی بہانہ کر کے اؤ نہ مجھے ضرورت ہے تمہاری بہت زیادہ!!!!!!!! وہ اسکے ساتھ ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا

سماہا آپنے آنسو صاف کرتی اندر داخل ہوئی

اور اسکے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گئ

کمرے کے ہر گوشے میں وہ تصویریں، وہ یادیں، ہر لمحہ اس کے دل میں دوبارہ زندہ ہو رہا تھا۔

زارون!!! سماہا نے نرمی سے پکارا

وہ مجھے چھوڑ گیا اس نے مجھے زندگی بھر کی سزا دے دی نا میں جی سکو اور نہ میں مر سکو !!!!!!!!

Clubb of Quality Content
novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو اس کے چہرے پر بے ساختہ گر رہے تھے، ہاتھ بے بسی سے ٹخنوں پر رکھے ہوئے۔

سماہا خاموش رہی اسکی تکلیف کا احساس لگانا بہت مشکل تھا

اس نے مجھ سے کہا تھا کے پوری کوشش کریں گا میرے رشتوں سے دور رہنے کی اور وہ جیت گیا!!!!! آواز لرز گئی ہونٹ کانپ رہے تھے.......

وہ مجھ سے ناراض تھا سماہا بہت تکلیف دی تھی میں نے اسے کتنی بے رحمی سے میں نے اسے کہا..........

لاشعوری طور پر آواز حلق میں اٹک گئی

تیرا میرا رشتہ ختم کتنے بے رحم جملے تھے لیکن میں نے اسے کہے!!!!!

اس کو اس دن کا بے صبری سے انتظار تھا!!!!!! نظر سامنے لگی آپنی اور اسکی تصویروں پر تھی آنکھوں سے آنسو مسلسل نکل رہے تھے

Clubb of Quality Content

"کاش میں نے وہ لفظ نہ کہے ہوتے"

"کاش میں اسکی سن لیتا"

"کاش میں اسکو بچا لیتا"

"کاش کوئی بھی ہمارے بیچ نہ آیا ہوتا"

کاااااش۔۔۔۔!!!!!!

اس نے آپنے بالوں کو ضرو سے جکڑ لیا

"آب یہ کاش کا پچھتاوا اس کے ساتھ ساری زندگی رہنے والا

تھا"

خدا نے مجھ سے میری زندگی میری دنیا میرا بھائی میرا دوست میرا اہم راز سب کچھ چھین لیا

بس بھول گیا تو بس میری سانسیں چھیننا بھول گیا..........!!!

آواز میں اتنی تکلیف تھی سماہا بھی آپنے آنسو روک نہ سکی

Clubb of Quality Content

وہ آج بھی مجھ سے میری سانسیں لیناچاہے تو میں خوشی خوشی دینے کے لئے تیار ہو جاؤں گا قسم سے میرا جینے کو دل نہیں کرتا!!!!!!!!!!!

وقت ہر طرح کا آتا ہے اس کا مطلب یہ تو نئی کے تم جیناہی چھوڑدو!!!!!!

سماہانے اسکے کندھے پے ہاتھ رکھا

وہ زخمی سا مسکرایااس ہنسی میں اتنی تکلیف تھی سماہاآنکھیں بند کر گئی

وقت ہی تو نئی آیا مجھ پر سماہا۔۔۔وقت آیاہوتا تو میں شاید سنبھل جاتالیکن.......

وہ روکا

قیامت آئی تھی مجھ پر قیامت جو میرا سب کچھ بہالے گئی اور میں کچھ نہ سکو!!!!!!!!

زارون نے اپنے بازو اپنے سینے پر لپیٹ لیے، سانس گھٹن رہی تھی۔

آپ کی زندگی میں کچھ لوگ اسے ہوتے ہے جنکے بغیر آپ جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتے

میری زندگی میں وہ ایک ہی انسان تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا ہارون"۔۔۔!!!!!اسکی آواز کانپ رہی تھی ہونٹ لرز رہے تھے آنسو بے رحمی کے ساتھ نکل رہے تھے

یا اللہ میری سانس لے لے نئ جیا جاتا مجھ سے!!!!!وہ بلک بلک کر رو رہا تھا

زارون!!!!سماہا سے آب اور نئ دیکھا جا رہا تھا

اٹھوں باہر چلو!!!!سماہا نے اسے بازو سے پکڑا

نئ تم جاؤ میں کچھ دیر اور یہاں رہو گا!!!!!

زارون نے آپنا بازو چھوڑوالیا

سماہا نے اس سے بار بار کہا لیکن وہ وہی بیٹھا رہا

سماہا چلتی ہوئی دار وازہ تک ایک سیکنڈ کے لئے روکی موڑ کر دیکھا وہ ویسے ہی بیٹھا سامنے لگی تصویروں کو دیکھ رہا تھا وہ آہستہ سے کمرے سے نکل گئی دار وازہ بند ہو گیا اور جس کے ساتھ زندگی کا ایک باب بھی ختم ہو گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم آپنی جھوٹی آناؤں کو تسکین دینے کے لئے سامنے والے کے دل کے ٹکرے اتنے حصوں میں کر دیتے ہے کے بعد میں اگر ان ٹکروں کو سمیٹنے کا دل کریں بھی تو وہ انسان ہی نہیں بچاتا

"وقت کی رفتار بہت تیز ہوتی جو لمحہ آج ہے وہ کل نہیں"

"کوئی روٹھ جائے تو منا لینا چاہے ورنہ موت مہلت نہیں دیتی پھر ہم زارون کبیر کی طرح کمروں میں بیٹھ کر روتے ہے جسکا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا"

"اچھے دوست آپ کا کمفرٹ زون ہوتے ہیں"

وہ آپ کی سنتے ہیں وہ ہر بات جو آپ کسی سے بھی نہیں کہہ سکتے وہ بات بھی جواپ خود سے کہنے سے بھی کتراتے ہیں۔

اور کچھ دوست تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں بھولنے کی اجازت زندگی بھی نہیں دیتی

جیسے :-زارون کبیر کے لیے ہارون کبیر تھا

"نہ مدتوں جدا رہے نہ ساتھ صبح شام رہے

Clubb of Quality Content

نہ رشتہ ہے وفا پہ ضد نہ یہ کہ ازن عام ہو

نہ ایسی خوش لباسیاں کہ سادگی گلہ کرے

نہ اتنی بے تکلفیاں کہ ائینہ حیا کرے

نہ اختلاط میں رمز کے بدمزہ ہو خواہشیں

نہ اس قدر سپردگی کہ زچ کرے نوازشیں

نہ عاشقی جنون کی کہ زندگی عذاب ہو

نہ اس قدر کٹور پن کے دوستی خراب ہو"

(ختم شدہ) 📕

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842